بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نکتہ ہائے بصیرت

زیرِ سرپرستی:

شاہ محمد افضل

قادری چشتی (صابری نظامی) قلندری

(المعروف "افضل سرکار")

پبلشرز:

حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ

ملنے کا پتہ:

۶۸ - ۶۷، اوورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی، بلاک ۷/۸ - کراچی

e.mail: arfeen @ cyber.net.pk

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نکتہ ہائے بصیرت

زیرِ سرپرستی:

شاہ محمد افضل

قادری چشتی (صابری نظامی) قلندری

(المعروف "افضل سرکار")

○

پبلشرز:

حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ

ملنے کا پتہ:

۶۸ - ۶۷، اوورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی، بلاک ۷/۸ - کراچی

Marfat.com

81139

تاریخ اشاعت

تعداد — (باراول) ربیع الاوّل ۱۴۱۷ھ (جولائی/اگست ۱۹۹۶ء) — ایک ہزار
تعداد — (باردوم) رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ (جنوری ۱۹۹۸ء) — پانچ سو
تعداد — (بارسوم) رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ (جنوری ۱۹۹۹ء) — ایک ہزار
تعداد — (بارچہارم) رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ (جنوری ۲۰۰۰ء) — دو ہزار
تعداد — (بارپنجم) — دو ہزار
تعداد — (بارششم) ربیع الاوّل ۱۴۲۴ھ (مئی ۲۰۰۳ء) — دو ہزار

Marfat.com

فہرستِ سوالات

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	وجہِ تالیف	۱۳
۲	کیا بات ہے کہ نماز، تلاوتِ کلام پاک اور نیک کاموں کی طرف طبیعت مائل نہیں ہوتی اور جب اس کی طرف قدم اُٹھاتے ہیں تو طبیعت پر منوں بوجھ محسوس کرتے ہیں، اور اگر کسی بُرے کام کا خیال بھی آجاتا ہے تو طبیعت فوراً چُست ہو جاتی ہے؟	۱۵
۳	اکلِ حلال، صِدق مقال اور صُحبتِ صالح کے بارے میں کچھ فرمائیے؟	۲۰
۴	خوفِ الٰہی کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائیے؟	۲۱
۵	میرا بیٹا قادیانیت کی طرف مائل ہے، وہاں شادی کرنا چاہتا ہے، لڑکی خوبصورت ہے۔ مجھے کیا کرنا چاہیئے؟	۲۴
۶	نماز میں حضوریٔ قلب کس طرح ہو سکتی ہے؟	۲۸

Marfat.com

۷ — میرا شوہر بیحد ظالم ہے۔ اُس کے کچھ حالات مَیں لکھ رہی ہوں۔ آپ میری رہنمائی فرمائیں کہ مَیں اُس سے کیسے چھٹکارا حاصل کروں؟ — ۳۵

۸ — میں تفسیرِ قرآن پاک پڑھنا چاہتا ہوں، مجھے تفسیر کی کون سی کتاب پڑھنی چاہیئے؟ — ۳۶

۹ — کیا ڈاکو کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھانی چاہیئے؟ — ۳۸

۱۰ — ہم ایک گھر میں تین چار گھر رہتے ہیں۔ گھر میں نااتّفاقی رہتی ہے، کوئی نہ کوئی جھگڑا رہتا ہے، اسکا تدارک کیسے کیا جائے؟ — ۳۹

۱۱ — مذہبِ شیعہ کے اصل عقائد کیا ہیں؟ بعض اہلِ تشیع بحث کر کے عام مسلمانوں کو جو دینی علوم میں کمزور ہیں، گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ازراہِ کرم اس بارے میں رہنمائی فرمائیے؟ — ۴۰

۱۲ — اگر پیرِ طریقت گمراہ ہو جائے تو کیا مُرید اپنے ایسے پیر سے علیٰحدگی اختیار کر سکتا ہے؟ — ۶۰

۱۳ — بیعتِ مُریدی اور بیعتِ خلافت میں کیا فرق ہے؟ — ۶۳

۱۴ — مزار شریف کو غسل دینے کا کون حقدار ہے، اور مزار شریف کا جائز وارث کسے مانا جائے؟ — ۶۴

۱۵ — آیا پیری مُریدی ضروری ہے؟ — ۶۷

۱۶ — مزارات کے سلسلہ میں محکمۂ اوقاف کی کارکردگی کچھ قابلِ رشک

Marfat.com

نہیں، آیا اصلاحِ احوال ہو سکتی ہے؟ —— ۶۹
۱۷ — شجرہ شریف کے فیوض کیا ہیں؟ —— ۷۱
۱۸ — ازراہِ کرم آغاخانی اور داؤدی بوہرہ مذاہب کے بارے میں
ہماری رہنمائی فرمائیے؟ —— ۷۱
۱۹ — میرے دوست نے ہندو عورت سے شادی کی مگر اُس نے
اسلام قبول نہیں کیا، وہ آخری دَم تک ہندو رہی اب جُدائی
ہوگئی ہے اور خاوند کہتا ہے کہ میں نے طلاق دیدی۔ براہِ کرم
ہماری رہنمائی فرمائیں؟ —— ۷۸
۲۰ — ہم کُفو رشتے کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائیے؟ —— ۷۸
۲۱ — کیا موجودہ مسلمانوں کی اصلاح ہو سکتی ہے؟ —— ۷۹
۲۲ — کیا مسلمان ایک ہو سکتے ہیں؟ —— ۸۰
۲۳ — کیا مادرزاد ولی بیعت ہوتے ہیں؟ —— ۸۰
۲۴ — کیا واقعی قادیانیوں کا اخلاق بہت اچھا ہے؟ —— ۸۱
۲۵ — مغربی جمہوری نظام مسلمانوں کے لئے کیسا ہے؟ —— ۸۱
۲۶ — اسلام اور علمائے اسلام سے نفرت کرنے والے مسلمانوں کے
لئے کیا ہدایت ہے؟ —— ۸۴
۲۷ — علمِ سفینہ اور علمِ سینہ کیا ہیں؟ اور ولایت کی کتنی اقسام ہیں؟ ۸۵
۲۸ — کیا مُرید اپنے پیر سے مرتبہ میں بڑھ سکتا ہے؟ —— ۸۷
۲۹ — پاکستان میں دینی اداروں کی کثرت اور تبلیغ کے باوجود اب تک

Marfat.com

شریعت کا نفاذ کیوں نہ ہو سکا؟ ——— ۹۱
۳۰— مُلکی حالات سے دل برداشتہ ہو کر بیرونِ مُلک جانا چاہتا ہوں، رہنمائی فرمائیے؟ ——— ۹۳
۳۱— یہ ہمارے مُلک میں کیا ہو رہا ہے؟ ہماری قوم کو کیا ہو گیا ہے؟— ۹۶
۳۲— ہمارے مُلک کے حالات کیسے درست ہو سکتے ہیں؟ ——— ۹۹
۳۳— میں دُکھوں میں گِھرا ہوا ہوں، میری دستگیری کیجئے؟ ——— ۱۰۰
۳۴— کیا بدترین گناہگار کے لئے بھی بخشش ہے؟ ——— ۱۰۸
۳۵— پنشنروں کے معاملہ میں حکومت اتنی سنگدل کیوں ہے؟— ۱۱۳
۳۶— حالاتِ حاضرہ کی روشنی میں کوئی پیشین گوئی فرمائیں؟— ۱۱۵
۳۷— پاکستان کے حالات کیوں اتنے خراب ہیں؟ ——— ۱۱۶
۳۸— سیاستدان کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیے؟ ——— ۱۱۷
۳۹— میں اور میرے دوست امریکہ جانا چاہتے ہیں، ہمارے لئے دُعا کیجئے؟ ۱۱۸
۴۰— پاکستان میں شریعت کا نفاذ کب ہو گا؟ اسکے امکانات کیا ہیں؟ ۱۲۰
۴۱— پاکستان کے حالات کبھی ٹھیک بھی ہونگے یا نہیں؟ ——— ۱۲۲
۴۲— ہمارے بچے بیرونِ مُلک تعلیم حاصل کر کے لَوٹے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو یہاں ایڈجسٹ نہیں کر پا رہے ہیں۔ بڑی پریشانی ہے؟ ۱۲۵
۴۳— بیعت کے بارے میں ہماری رہنمائی کیجئے؟ ——— ۱۳۰
۴۴— میرے چچا کے بچے اپنے والدین سے بُرا سلوک کرتے ہیں۔ اِس بارے میں کیا کرنا چاہیئے؟ ——— ۱۳۲

Marfat.com

۴۵ــ معاشرے میں موجود بیشمار خرابیوں اور کج رویّوں سے مایوسی
طاری ہوگئی ہے۔ اصلاحِ احوال کیلئے کیا کرنا چاہیئے؟ ـــــ ۱۳۳
۴۶ــ وسوسوں کا علاج کیا ہے؟ ـــــ ۱۳۶
۴۷ــ میں چاہتی ہوں کہ لوگ نیک ہو جائیں، اس بارے میں جب
اپنے جاننے والوں میں تبلیغ کرتی ہوں تو میرا مذاق اُڑایا جاتا
ہے، بتائیے میں کیا کروں؟ ـــــ ۱۳۷
۴۸ــ کیا عورتوں کو مَردوں پر فضیلت حاصل ہے؟ ـــــ ۱۴۰
۴۹ــ وراثت کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائیے؟ ـــــ ۱۴۷
۵۰ــ اسراف کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیے؟ ـــــ ۱۴۹
۵۱ــ کیا شریعت میں عورت کی حکمرانی کی گنجائش ہے؟ ـــــ ۱۵۰
۵۲ــ تزکیۂ نفس کے بارے میں میری تعلیم فرمائیے؟ ـــــ ۱۵۳
۵۳ــ مسلم لیگ کے کردار پر کچھ روشنی ڈالیئے کیونکہ یہ پاکستان کی
خالق جماعت ہے؟ ـــــ ۱۵۴
۵۴ــ تعمیرِ شخصیت اور اسلامی کردار کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟ ـــــ ۱۶۱
۵۵ــ آجکل مُلک میں مذہبی جماعتیں جو سیاست میں حصّہ
لے رہی ہیں، کیا یہ اسلام کے لئے کر رہی ہیں؟ ـــــ ۱۶۴
۵۶ــ فلسطین کے یاسر عرفات کے کردار کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیے؟ ۱۶۵
۵۷ــ آجکل دُنیا میں سیاسی اسکینڈلز بہت ہو رہے ہیں، اس کی
کیا وجہ ہے؟ ـــــ ۱۶۷

Marfat.com

۵۸ — سندھ کے قوم پرست لیڈر جی۔ایم۔سیّد کے کردار کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائیے؟ — ۱۶۹
۵۹ — دُنیا میں بے سکونی اور اضطراب زیادہ کیوں ہے؟ — ۱۷۱
۶۰ — کیا خوشی یا دعوت کے موقع پر ایک سے زیادہ کھانے پکوانا اسراف ہے؟ — ۱۷۳
۶۱ — اہل سُنّت والجماعت کے مابین اختلافات کیسے ختم ہو سکتے ہیں؟ — ۱۷۴
۶۲ — رُوس کے ٹوٹنے کے بعد امریکہ ساری دنیا کا Policeman بن گیا ہے، کیا اس سے بھی کبھی نجات ممکن ہو سکے گی؟ — ۱۷۶
۶۳ — پاکستان میں پنشن یافتہ طبقے کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ اصلاحِ احوال کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟ — ۱۸۰
۶۴ — مجھ سے پُوری قیمت لیکر ناقص مال سپلائی کیا گیا ہے جس کی وجہ سے بڑی پریشانی ہے۔ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ — ۱۸۲
۶۵ — میں جہاں کام کرتا ہوں، میرا مالک فاسق و فاجر ہے اور انتہائی خوشامد پسند ہے۔ میں اَوروں کی طرح اُن کے سامنے اُنکی تعریف نہیں کرتا اِس لئے زیرِ عتاب رہتا ہوں۔ مجھے کیا کرنا چاہیئے؟ — ۱۸۳
۶۶ — میں اگرچہ تندرست ہوں لیکن اکثر تنگدستی کا شکار رہتا ہوں اِس بارے میں میری رہنمائی فرمائیے اور اگر ہو سکے تو کوئی وظیفہ بھی عنایت کیجئے؟ — ۱۸۶

Marfat.com

۶۷ — میں اپنے دُکھی حالات لکھ رہی ہوں ۔ آپ ان کو مہربانی کرکے
اپنے تک ہی رکھیں ۔ جواب کی منتظر رہوں گی ۔ —— ۱۸۷
۶۸ — آجکل رشوت دیئے اور لئے بغیر نیچے سے اُوپر تک کوئی کام نہیں
بنتا ۔ اِس باب میں رہنمائی فرمائیے؟ —— ۱۹۱
۶۹ — ایمان کے بارے میں رہنمائی فرمائیں؟ —— ۱۹۲
۷۰ — آجکل T.V. پر جو اسلام کے خلاف گمراہ کُن Propaganda
کیا جارہا ہے، اُس کا کیا تدارک ہونا چاہیئے؟ —— ۱۹۳
۷۱ — چند لوگوں کے شکوہ کا جواب —— ۱۹۵

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ○ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی حَبِیۡبِہِ الۡکَرِیۡمِ

وجۂ تالیف

ہمارے قلبی اور رُوحی بچوں کی بار بار فرمائش تھی کہ مختلف موقعوں پر کئے ہوئے سوالات کے جو جوابات دیئے گئے ہیں' وہ بکھرے پڑے ہیں جس کی وجہ سے وہ اُن سے پُورا پُورا افادہ حاصل نہیں کر پا رہے۔ اگر ان سب کو ایک جگہ کر دیا جائے تو اُن کے لئے ہر لحاظ سے یہ نفع بخش ثابت ہوگا۔

ہم کوئی ہفتہ وار یا ماہوار میگزین شائع نہیں کرتے۔ سوالات بھی جو ہم تک آتے رہے وہ ایک دوسرے سے نوعیت میں مختلف ہوتے تھے۔ اُن کا ایک دوسرے سے کوئی ربط نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اِس تالیف میں کوئی باب نہیں باندھے گئے۔ ہر سوال بذاتِ خود ایک موضوع ہے۔ جیسے جیسے سوالات آتے گئے جوابات دیدیئے گئے۔ کسی ترتیب کا باندھنا مشکل تھا۔

بہر حال فرمائش معقول تھی لیکن ان چیزوں کے لئے وقت اور دیگر وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم موقع کی تلاش میں تھے کہ یہ فرمائش جلد از جلد پُوری کی جا سکے۔ لہٰذا ان کو اکٹھا کرنا شروع کر دیا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ کرم

Marfat.com

سے یہ اہم مرحلہ طے ہوگیا ہے۔ اِس کا عنوان "نکتہ ہائے بصیرت" رکھا گیا ہے۔ اب یہ آپ کی خدمت میں پیش کردی گئی ہے۔

جوابات اپنے علم و فہم کے مُطابق دیئے گئے ہیں۔ اِس میں کچھ جوابات حقائق کی وجہ سے شاید ناپسندیدگی کا شکار ہوں لیکن ہماری ذات کا اِس میں کوئی دخل نہیں۔ اکثر حقائق تلخ بھی ہوتے ہیں چونکہ ہماری اپنی ذات کا اِس میں کوئی دخل نہیں، لہٰذا اِن سے دِل آزاری کا مقصد ہمارا ہرگز نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری یہ حقیر کاوش قبول فرمائے اور جنہوں نے بھی اِس کام میں جس طرح بھی معاونت کی ہے، اللہ تعالیٰ اُنھیں اجرِ عظیم عطا فرمائے اور ہم سب کی عاقبت بخیر کرے۔ آمین ثم آمین!

بیگم راشدہ صدیقی
قادری۔چشتی۔صابری۔عارفی
المعروف رابعہ ثانی

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سوال :- کیا بات ہے کہ نماز، تلاوتِ کلامِ پاک اور نیک کاموں کی طرف طبیعت مائل نہیں ہوتی اور جب اِس طرف قدم اُٹھاتے ہیں تو طبیعت پر منوں بوجھ محسوس کرتے ہیں، اور اگر کسی بُرے کام کا خیال بھی آجاتا ہے تو طبیعت فوراً چُست ہو جاتی ہے؟

جواب :- یہ آپ کے تاثرات بجا ہیں۔ جسم و رُوح کی صحت کیلئے کچھ قوانین ہیں۔ جب یہ توڑے جاتے ہیں تو نتیجہ ظاہر ہے' دونوں بیمار ہو جاتے ہیں۔ جسم انسان کا ظاہر ہے اور رُوح باطن ہے۔ جسم کی بیماری کے لئے آپ ظاہری طبیب کے پاس علاج کے لئے دوڑتے ہیں اور صحت حاصل کرنے کے لئے دِل کھول کر خرچ کر دیتے ہیں۔ انسان کے باطن میں اس کی رُوح ہے۔ انسان جب اللہ تعالیٰ اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت سے رُوگردانی کرتا ہے تو گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ہر گناہ رُوح کی ایک بیماری ہے۔ اس کے بھی طبیب ہیں۔ علمائے حق، پیرانِ کامل اور اُن کی صحبت۔

انسان کے اندر قلب معدنِ الخیر ہے اور نفس منبعِ شر ہے اور عقل و شعور

Marfat.com

اگر بے لگام ہو جائیں تو اُن دونوں میں ہی فتور آجاتا ہے۔

ہر بچّہ معصوم ہوتا ہے خواہ وہ کافر کا ہی کیوں نہ ہو۔ بچّے کی پہلی تربیت گاہ ماں کی آغوش ہوتی ہے' اور پھر جب وہ چلنے پھرنے لگ جاتا ہے تو اُسکا اپنا گھر پہلی درسگاہ ہوتا ہے۔ جب وہ تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہوتا ہے' تو دوسری درسگاہ اسکول اور کالج ہیں۔ اب صورتحال یہ ہے کہ جب بچّہ آنکھ کھولتا ہے تو وہ امّی اور ابّو کی بجائے ڈیڈی اور ممّی کے الفاظ سنتا ہے۔ پہلے یہ بڑے گھرانوں میں ہوتا تھا مگر اب متوسّط حیثیت کے گھروں میں بھی رواج پا گیا ہے۔ وہ بھی دیکھا دیکھی اور بڑا بننے اور کہلانے کی خواہش میں اِس تہذیب کو اپنانے پر مجبور ہو گئے' تاکہ وہ بھی معاشرے میں عزّت کی نگاہ سے دیکھے جائیں۔ اِدھر دولت کی حرص و ہوس کا اتنا غلبہ ہو گیا ہے کہ دین و مذہب 80 فیصد گھرانوں سے ہجرت کر گیا ہے۔ اِن گھروں میں جائیں تو مسلمان اور کلمہ گو تو ضرور ملیں گے، مگر اسلام کا نام و نشان نہیں۔ متوسّط وسائل کے لوگ بھی اِس فکر میں ہیں کہ بچّہ باہر کے ملک چلا جائے۔ امریکہ کا گرین کارڈ ہی مِل جائے۔ اِدھر گھر کا یہ حال ہے کہ کسی کی بیٹی قادیانی کے ساتھ، کسی کی شیعہ کے ساتھ، کسی کی آغاخانی کے ساتھ اور کسی کی بوہری کے ساتھ۔

بجائے اس کے کہ نادم ہو کر تدارک کرنے لگیں' وہ مذہب کے معاملے میں لبرل ازم کا پرچار کرنے لگ گئے ہیں' اور دین کے اندر ایک بہت بڑا فتنہ پیدا ہو گیا ہے۔ پاکستان میں بھی بچّوں کو مشنری اسکولوں میں تعلیم دی جاتی ہے۔ میرے پاس والدین کی شکایتیں آتی ہیں کہ لڑکا ہم سے چھُپ کر بائبل کا

Marfat.com

مُطالعہ کرتا ہے، آپ دُعا کریں۔خود کوئی عملی قدم نہ اُٹھائیں۔ دعا کو الہ دین کا چراغ سمجھتے ہیں۔ مریض کو دَوَا کھلانے کے ساتھ ساتھ ہی دُعا کی جاتی ہے۔

اِس وقت جو نعرہ لگتا ہے پاکستان کے مسلمانوں کا، تو عرض یہ ہے وہ ہیں کتنے اور اُن کی سنتا کون ہے؟ ان کے راہبر، علماء اور پیرانِ طریقت تو اسمبلی کے انتخاب کے لئے دوڑ رہے ہیں۔ اسمبلی کی ہر سیٹ ظاہر ہے ایک منفعت رکھتی ہے۔ آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو رشوت خوری، اقربا پروری کے مقدمات ان پر کیوں بنتے ہیں؟ دین تو علمائے حق سے حاصل ہوتا ہے اور اس کی حفاظت کسی مَردِ کامل کے دستِ حق پرست میں ہاتھ دینے سے ہوتی ہے۔ ایک آپ کو شریعت کے علم سے آگاہ کرتا ہے۔ حدود اللہ کے بارے میں بتاتا ہے کہ کس چیز کو اللہ نے حلال کیا ہے اور کس چیز کو اللہ نے حرام کیا ہے اور آپ کو پیدا کرنے کا کیا مقصد ہے اور وہ اپنی عبادت آپ سے کس طرح چاہتا ہے۔

پیرِ کامل آپ کا ہاتھ پکڑتے ہی اپنی رُوحانی قوت سے آپ کے باطن کو صاف کرتا ہے، کیونکہ باطن کی بیماری گناہ کرنے سے ہوتی ہے مسلسل گناہ کرنے سے اور توبہ نہ کرنے سے قلب و باطن سیاہ ہوجاتا ہے، اور وہ شر کی طاقت جسے نفس کہتے ہیں، غالب آجاتی ہے۔ نفس شیطان کا نہایت ہی تابعدار غلام ہے اور شیطان انسان کا سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق کے وقت سے دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ نے کلامِ پاک میں بار بار اس سے بچنے کی تاکید فرمائی اور کہا یہ تمہارا کھُلا ہوا دشمن ہے۔

Marfat.com

عزیزانِ من! اب عالم دین اور پیرِ کامل دونوں کا ملنا محال ہو چکا ہے۔ آپ ہر ایک سے سنّت پر چلنے کے وعظ تو سنیں گے مگر خود ان میں سے اکثر عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لہٰذا آج کا معاشرہ ان سے باغی ہو چکا ہے۔ اگر خوش قسمتی سے مَردِ کامل اور عالمِ حق مل بھی جائیں تو آپ کے والدین دیوارِ چین بن کر راستے میں حائل ہو جائیں گے۔ وہ تو آپ کو دنیاوی عزّت و جاہ کے حصول کے لئے اجازت دے سکتے ہیں۔ ہر مدد دے سکتے ہیں۔ باہر کے ملک تعلیم یا ویسے بھجوانے کے لئے بھاری قرضہ اٹھانے کے لئے تیار ہیں مگر دین کا ضروری علم یعنی اس کے پانچ ارکان تک سے خود بھی بے خبر ہیں اور اولاد کو بھی اس گمراہی میں دھکیل رہے ہیں۔ یہ باہر کا مرض اتنا پاکستان بننے سے قبل نہ تھا مگر اب تو کچھ نہ پوچھئے۔ دیندار گھرانوں کے لڑکے لڑکیاں بھی باہر جا رہے ہیں، اور زیادہ تر امریکہ جانے کی دُھن سوار ہے۔

گھر کی درسگاہ دین کے معاملے میں صفر، مشنری اسکول اور کالج وغیرہ بھی صفر۔ بعض گھرانوں میں مائیں یُوروپین عیسائی یا یہاں کی عیسائی یا دوسرے مذاہب کی ہیں۔ ٹھیک ہے انہوں نے اسلام قبول کیا مگر سوائے چند کے سب نے شادی کرنے کے لئے کلمہ پڑھ لیا۔ اِدھر صاحبزادے اوّل تو پُوری کوشش کرتے ہیں کہ امریکہ میں نوکری مِل جائے، یا یورپ کے کسی دوسرے ملک میں ہی سہی، اور جونہی نوکری ملی وہیں شادی کر لی۔ اِس طرح بہو بھی امریکن یا یوروپین گھروں میں موجود ہیں۔ بہو بننے کے بعد وہ پُورے حقوق حاصل کر لیتی ہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے ایمان کی نعمت عطا کی۔ ایمان محبّت ہی محبّت ہے۔ محبّت کس کی؟ اللہ تعالیٰ اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی۔ اس کے بغیر تو عقیدہ صحیح نہیں ہوتا اور اگر عقیدہ صحیح نہیں تو اعمال کچھ فائدہ نہیں دیتے۔

جسم اور رُوح کی طہارت کے لئے نماز کی نعمت عطا کی۔ پانچ وقت کی نماز بدنوں کو پاک صاف کر دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ طاہر رہنے والوں کو پیار کرتا ہے اور مال کو پاک کرنے کے لئے زکوٰۃ رکھ دی۔

گناہوں کی سیاہی دُور کرنے کے لئے توبہ کا صابن رکھ دیا ہے۔ اگر انسان گناہ کرتا ہے' ارادے سے نہیں بلکہ مبتلا ہو گیا ہے ماحول کی وجہ سے اور اپنی قوّتِ ارادی کی کمزوری اور نفس کے غلبہ کی وجہ سے' تو اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے، مبتلا ہونے کی وجہ سے گناہ بے اختیاری کی حالت میں سرزد ہوں تو انسان لیٹے بیٹھے جس حال میں ہو' اللہ کے سامنے عاجزی اور انکساری سے توبہ کرے اور کہے کہ میں مجبور ہوں' مظلوم ہوں' تُو رحم فرما۔ اپنی کریمی کے صدقے میرے گناہ بخش دے' میں نہیں سمجھتا میں اپنی اس مصیبت سے کیسے نکلوں گا مگر تو قادرِ مطلق ہے' جو چاہے کر سکتا ہے۔ تیری دہائی ہے' مجھے بچا لے نفس اور شیطان سے۔ اس طرح نماز نہ پڑھنے کے لئے بھی توبہ کرتا رہے اور جب فرصت ملے اس سے توفیق ضرور مانگتا رہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی مسلسل پُکار' ہر گناہ کے بعد ندامت' اللہ تعالیٰ کی رحمت کو ایک نہ ایک دن ایسے جوش میں لائے گی کہ آپ حیران ہو جائیں گے۔ وہ آپ کو اتنی زبردست قوّتِ روحانی عطا کر دے گا کہ آپ کو نماز پڑھے بغیر اور گناہ کو دل

Marfat.com

سے نفرت کرنے اور بچنے کے بغیر چارہ نہیں رہے گا۔ یہ نسخہ میں نے بہت لوگوں کو بتایا اور وہ اس پر کاربند ہو گئے، اور اُن پر آخر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا۔ انہوں نے شراب یا دوسرے گناہ چھوڑ دیئے۔ نماز بھی پڑھنے لگ گئے۔

سوال :- اکلِ حلال، صدق مقال اور صُحبتِ صالح کے بارے میں کچھ فرمائیے؟

جواب :- اکلِ حلال (حلال روزی) یہ تو ساری دُنیا میں کہیں بھی ممکن نہیں۔ ہر جگہ سُود کی معیشت ہے، مگر اس کو مجبوری جانے اور دِل سے سخت نفرت کرے۔ ہاں صدقِ مقال یعنی سچ بولنا۔ اس کی پُوری پُوری کوشش کرے اور اچھی صحبت جب بھی جہاں بھی اور جتنی دیر کے لئے ملے اس کا لالچی رہے۔

ایک شخص حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ مجھ میں فلاں فلاں بُرائیاں ہیں۔ میں اُنہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ تم مجھ سے وعدہ کرو کہ تم مجھ سے جھُوٹ نہیں بولوگے اس نے خوشی خوشی وعدہ کر لیا اور اپنے اس وعدہ پر قائم رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی ساری بُرائیاں دُور ہو گئیں۔

قرآن، احادیث اور اقوالِ ائمہ میں اچھے دوست کی محفل میں بیٹھنے کی

Marfat.com

بار بار تاکید آئی ہے - کلامِ پاک میں ارشاد ہے : "سچّے لوگوں کی صحبت اختیار کرو" اور ارشادِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کہ : "نیک صالح دوست کی مثال عطر فروش کی سی ہے، اگر وہ تمہیں عطر نہ دے تو اس کی خوشبو تو تجھ تک پہنچتی رہے گی - اِسی طرح بُرے دوست کی مثال لوہار کی سی ہے - اگر اس کی روشن کردہ آگ تجھے نہ جلائے لیکن اس کی لَو تو تجھ تک ضرور پہنچے گی، جو یقیناً نقصان دہ ثابت ہوگی"۔ پھر فرمایا۔ "ایک بُرے دوست سے تنہائی اور تنہائی سے صالح دوست بہتر ہے"۔ پھر فرمایا۔ "اگر کسی انسان کو پہچاننا ہو تو اس کو کردار یا دوست کے ذریعے پہچانتے ہیں"۔

میں اب اس مشورہ پر ختم کرتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے نیکی کی توفیق مانگتے رہیں خواہ سال گذر جائیں - ایک نہ ایک دن اس کی رحمت جوش میں آئے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ گوہرِ مقصود حاصل ہوگا اور پھر گناہ اور بُرائی کے خیال تک سے کراہیت پیدا ہو جائے گی - یہ ضروری نہیں کہ یہ توفیق مصلّے پر ہی جا کر مانگی جائے - وہ وقت بھی آجائے گا - پہلے اس کو پُکارنے تو لگ جائیں جس حال میں بھی ہیں - اپنے بندے کی خفیہ پُکار اور زاری اللہ کو بہت پسند ہے اور اس کا کرم بھی بے پناہ ہے ع رحمتِ حق بہانہ می جوید !

سوال :- خوفِ الٰہی کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائیے؟

جواب :- آپ کوشش کرتے رہیں کہ خوفِ الٰہی دل میں پیدا ہو۔ یہ بھی

Marfat.com

نہ بھولیں کہ دانائی کی بنیاد خوفِ الٰہی ہے۔ آج یہ چیز غائب ہے۔ نزع کی سختی، قبر کا عذاب، حشر کا برپا ہونا، قیامت کی ہولناکی، اور عذابِ دوزخ وغیرہ کو توہم پرستی سمجھا جاتا ہے۔ دُنیا اتنی مادّہ پرست ہوگئی ہے کہ دولت ہی سب کچھ ہے۔ جدیدیت کے بہت سے تحفے ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑا یہ تحفہ ہے کہ مغرب کے عیسائیوں، یہودیوں، کمیونسٹ اور سوشلسٹ لوگوں نے مسلمان قوم کے دل سے اللہ اور رسول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کا احترام اس طرح ختم کیا کہ ان کو عورت، شراب، جُوا اور دولت کی حرص میں مبتلا کر دیا۔ یہودی، نصرانی، ہندو اور دوسری قومیں جانتی تھیں کہ اگر اُن کو کسی سے خطرہ ہے تو وہ اسلام سے ہے۔ مسلمانوں نے بارہ سو سال سے زیادہ روئے زمین پر حکومت کی ہے۔ یہ وہ کبھی نہیں بھول سکتے اور تاریخ ہمیشہ اپنے آپ کو دُہراتی ہے۔ جو تھوڑے بہت مسلمان اسلامی زندگی اب بھی بسر کرتے ہیں، اُن کو حقارت آمیز لہجے میں بنیاد پرست کہا جاتا ہے۔ اُنکا مقصد تو پُورا ہوگیا ہے۔ دُنیا میں اب ذلیل ترین قوم مسلمان سمجھی جاتی ہے۔ ایک ارب سے زیادہ آبادی ہے۔ عرب سے اسلام اٹھا اور وہاں تقریباً 80 فیصد اسلامی ممالک کمیونزم اور سوشلزم کا شکار ہیں۔ یہ دونوں اِزم ہیں جو خُدا کے وجود کو نہیں مانتے۔ دُنیا کا پچاس فیصد تیل مسلم ممالک دیتے ہیں اور چالیس فیصد خام مال بھی ان ہی ممالک سے جاتا ہے مگر دُنیا کے تمام مظالم مسلمانوں پر ڈھائے جا رہے ہیں۔ آپ نے افغانستان، فلسطین اور کشمیر کے مجاہدوں کا حال دیکھا۔ فلپائن اور برما کے مسلمانوں، بلغاریہ کے مسلمانوں اور دوسرے ممالک کے مسلمانوں پر جو ظلم ہو رہا ہے، آپ دیکھ رہے ہیں۔

81139

Marfat.com

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ نبوّت کیا تو اس وقت کیا حال تھا۔ اتنی مصیبتیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اُٹھائیں دینِ حق کیلئے۔ بیشمار غزوے لڑے، بیشمار جنگوں کے پلان بنا کر دیئے اور آخر کار اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس فتح کا آپ سے وعدہ کیا تھا وہ پُورا کیا اور وصال سے پہلے حجۃ الوداع پر خطبہ دیا، اس میں ایک لاکھ سے زائد مسلمان جمع تھے۔ آج بھی اگر ہم سچے دل سے اسلامی قوانین پر عمل کریں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے وقتاً فوقتاً عذابِ الٰہی نازل ہوتے رہتے ہیں، مگر ان کا اثر وقتی طور پر ہوتا ہے۔ اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کی توفیق پھر بھی نہیں ہوتی۔ اوجڑی کیمپ کا واقعہ لے لیں، قیامت سے کم نہیں تھا۔ جن کے پاس کاریں تھیں وہ بیوی بچّوں کو بٹھا کر کوئی پشاور کی طرف اور کوئی جہلم کی طرف دوڑ پڑا۔ روس میں چرنوبل کے ایٹمی پلانٹ کا حادثہ ہوا۔ ساٹھ ہزار آدمی ابھی تک جسمانی طور پر معذور پھر رہے ہیں۔ بھارت میں بھوپال میں گیس فیکٹری کا واقعہ ہوا۔ اِس میں بھی ہزاروں آدمی اسی طرح معذور زندگی گذار رہے ہیں۔ کوئی پُوچھنے والا نہیں۔ عذابِ قبر کے کتنے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں ایک دِل دہلا دینے والا واقعہ پیش آیا۔ ویسے تو مادہ پرست مسلمان عذابِ قبر اور عذابِ حشر کا مذاق اُڑاتے رہتے ہیں۔

اب تو حالت یہ ہے کہ:

پڑھتے نہیں ہیں بھُول کے اللہ کی کتاب
ہوتے نہیں ہیں چشمۂ زم زم سے فیضیاب

Marfat.com

مغرب کے میکدوں کی چڑھائے ہوئے شراب
اِس درجہ ہو چکے ہیں مسلمان اب خراب
سڑکوں پہ ناچتی ہیں کنیزیں بتولؑ کی!
اور تالیاں بجاتی ہے اُمّت رسولؐ کی

سوال :۔ میرا بیٹا قادیانیت کی طرف مائل ہے، وہاں شادی کرنا چاہتا ہے، لڑکی خوبصورت ہے۔ مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

جواب :۔ میں صاحبزادے کو مجرم نہیں گردانتا۔ اس معاملے میں مجرم والدین ہیں۔ یاد رکھیں اولاد کو دینی و دُنیاوی تعلیم دینا والدین کا اوّلین فرض ہے، اور دینی تعلیم سے نابلد ہونے کی وجہ سے اگر وہ گمراہ ہوتا ہے تو اس کا عذاب ماں باپ پر ہے، اور اگر وہ دیندار ہوتا ہے تو دینی تعلیم دِلوانے کی وجہ سے کل قیامت والے روز ماں باپ کو ثواب ہی نہیں ملے گا بلکہ اُن کا سر فخر سے بلند ہوگا۔

——— لہٰذا آپ اپنے یا اپنے بیوی بچّوں کے دین کے تحفّظ کے لئے ضروری علم حاصل کریں تاکہ باطل نظریات کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں دے سکیں یا قادیانیوں کی کتب کے مطالعہ سے ایسا مواد مل جائے گا کہ

Marfat.com

اس کے پڑھنے کے بعد آپ کی طبیعت اُدھر مائل ہی نہیں ہوگی۔ ایک کتاب "خاتم النبییّن صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ قاطِع قادیانیت" مؤلّفہ مصباح الدین صاحب سے کچھ اقتباسات درجِ ذیل ہیں، ان کو اپنے صاحبزادے کو پڑھا دیں انشاء اللہ ان کی طبیعت پھر قادیانیت کی طرف مائل نہیں ہوگی۔

مؤلّفِ کتاب "خاتم النبییّن صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ قاطِع قادیانیت" نے اِس کتاب کے شروع میں پہلے ہی صفحہ پر مندرجۂ ذیل نوٹ ضروری لکھا ہے، اسے ضرور پڑھ لیں۔

"نوٹ ضروری" صحت کی پُوری سعی کی گئی ہے۔

امکان ہے کہ کسی حوالہ کے صفحہ کی غلط کتابت ہوگئی ہو۔ قادیانیوں کی کتابوں کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ ہر ایڈیشن کا صفحہ جُدا ہوتا ہے، پروفیسر الیاس برنی مرحوم نے انکشاف کیا ہے کہ قادیانی غلط ثابت کرنے کے لئے کسی دوسرے ایڈیشن کا صفحہ کھول کر دکھا دیتے ہیں کہ اس صفحہ پر یہ عبارت ہی نہیں۔ اسلئے واضح کرتے ہیں کہ نہ کوئی بات غلط لکھی ہے نہ قطع بیونت کی ہے۔ اس صفحہ پر عبارت نہ ہو تو دوسرے صفحہ پر مل جائے گی۔

صفحہ ۱۴۴: "خاتم النّبییّن صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ قاطع قادیانیت"۔ مرزا غلام احمد نے جو اپنے خدا کی صفات بیان کی ہیں، ان کو ہم درجِ ذیل کر کے قارئین کے فیصلے پر چھوڑتے ہیں کہ یہ توحید ہے یا الحاد و زندقہ؟

مرزا کے خُدا کی صفات:

● —— خُدا سوتا بھی ہے، کھاتا پیتا بھی ہے۔ (البشریٰ۔ جلد دوم، ص۹۷)

Marfat.com

- خُداعرش پر مرزا کی حمد کرتا ہے۔ (انجام آتھم ص۵۵)
- خُدانے کہا میں تیری طرف آتا ہوں۔ (انجام آتھم ص۵۵)
- (آیا کیسے ؟) رَب لنگڑاتا ہوا آیا۔ رَب چوروں کی طرح آیا۔ (چشمۂ معرفت وتجلّیاتِ الٰہیّہ۔ ص۳)
- تو مرزا مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میں ہی ظاہر ہو گیا۔ (مجموعۂ الہامات)
- خدانے کہا تُو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (مجموعۂ الہامات و مکاشفات وغیرہ)۔
- مرزا خدا کے مانند۔ (اربعین ۳، ص۲۵)
- مرزا تیرا نام کامل ہوگا۔ میرا نام ناتمام رہے گا۔ (حقیقۃ الوحی و انجام آتھم ص۵۲ جلد (۱)
- مرزا تیرا نام میرا اسم اعظم ہے۔ (البشریٰ)
- مرزا کے رَب نے مرزا سے بیعت کی۔ (براہین احمدیہ)
- خدا مرزا کے اندر اُتر آیا ہے۔ میں خدا ہو گیا ہوں۔ (کتاب البریہ ص۸۴-۸۵)
- تو مرزا بمنزلہ فرزند کے ہے۔ (البشریٰ وحقیقۃ الوحی)
- میرا لُوٹا ہوا مال تجھے ملے گا۔ (یعنی خدا مال لُوٹے گا اور مرزا کو دیگا) (کتاب البریہ ص۸۳)
- زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ ہیں۔ (حقیقۃ الوحی والبریہ ص۸۳)

Marfat.com

• —— قضاوقدر کے فیصلے میں نے لکھے، خُدا نے دستخط کئے۔ (تریاق القلوب صفحہ ۳۳)

• —— خُدا نے مجھ سے رجولیّت کا اظہار کیا۔ (ٹریکٹ صفحہ ۳۴)

• —— خُدا جب بولتا ہے تو: "اُس کا لہجہ اور تلفّظ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا انگریز بول رہا ہے۔"

اپنے صاحبزادے سے پوچھیئے کہ اگر کوئی شخص (کتنا ہی پڑھا لکھا اور صاحبِ ثروت ہو) کسی کی ماں کو بدکار عورت کہے (بدکار عورت کا صحیح ترجمہ کنجری ہے) تو کیا وہ شخص ایسے شخص کی جس نے یہ فحش کلامی کی ہو، شکل تک دیکھنا گوارا کرے گا اور کوئی بڑا فتنہ و فساد پیدا نہیں ہوگا —— اور پھر یہ اقتباسات بھی ساتھ پڑھا دیں:

صفحہ ۲۴۵۔ "خاتم النّبیّین صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ قاطع قادیانیت"۔

• —— میرے دعوے کی تصدیق کرتے ہیں مگر بدکار عورتوں کی اولاد مجھے نہیں مانتے۔

• —— جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔

• —— دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے، اُن کی عورتیں کُتّیوں سے سے بڑھ گئیں۔

Marfat.com

سوال : نماز میں حضوریٔ قلب کس طرح ہو سکتی ہے؟

جواب : حضوریٔ قلب نماز میں بہت مشکل چیز ہے۔ نماز کے وقت انسان کو دو حالتوں میں سے ایک حالت میں ہونا چاہیئے ۔ یا تو یہ کہ اللہ تعالیٰ اُسے دیکھ رہا ہے یا یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے ۔ اس بارے میں حدیث شریف ہے : " اللہ کی عبادت اس طرح کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر نہیں تو وہ تم کو ضرور دیکھ رہا ہے "۔ نماز کے لئے روزی کا حلال اور زبان کا پاک ہونا اور کثرت سے توبہ کرنا ضروری چیزیں ہیں ۔ رزقِ طیّب کے بارے میں دو احادیث درجِ ذیل ہیں :

- —آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا : " پاک و حلال کی کمائی فرض ہے "۔
- —آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا : " جس بدن نے حرام مال سے پرورش پائی وہ جنّت میں داخل نہ ہوگا "۔

زبان کو انسان جھوٹ، گالی، چغل خوری وغیرہ سے پاک رکھے ۔ حدیث شریف ہے ۔ جب انسان جھوٹ بولتا ہے تو اس کے تعفن سے فرشتہ ایک میل دُور ہو جاتا ہے اور چغل خور کے لئے ہے : " چغل خور آدمی جنّت میں داخل نہیں ہوگا "۔ اور اصل منافق کی نشانی گالی بکنا ہے "۔ حدیث شریف ہے، فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ، منافق کی تین نشانیاں ہیں اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو اور اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہو، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور کوئی امانت اس کے پاس

Marfat.com

رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ (اور ایک جگہ خالص منافق کے لئے چوتھی نشانی یہ بھی فرمائی کہ کسی سے لڑے تو گالیاں بکے۔)

توبہ کی اہمیت احاطۂ تحریر میں آ ہی نہیں سکتی۔ سیّدنا آدم علیہ السّلام جب زمین پر اُترے اپنی لغزش کی وجہ سے، تو توبہ کا طریقہ اُن کو عطا ہوا، اور یہ عظیم نعمت اولادِ آدم (علیہ السّلام) میں آج تک قائم ہے اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے توبہ کی بڑی فضیلت بیان کی ہے۔ کلام پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کثرت سے اور سچّے دل سے توبہ واستغفار کرنے کی تلقین فرمائی۔ توبہ اسی وقت فائدہ دیتی ہے جب نصوحی توبہ ہو۔ نصوحی توبہ میں پہلے انسان کو اپنے گناہ کا اعتراف واقرار کرنا ہے، پھر ندامت محسوس کرنی ہے، پھر صدق دل سے یہ نیّت کرنی ہے کہ آئندہ گناہ سے بچنے کی پُوری پُوری کوشش کروں گا۔ اس کے بعد جو توبہ کرے گا وہ نصوحی توبہ ہوگی۔ توبہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔"

"اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پیار کرتا ہے۔"

"اور جو کوئی بُرائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔"

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کچھ احادیث شریف بھی درج ذیل ہیں:

● — آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ بندہ جب اقرار کرتا ہے اپنے گناہ

Marfat.com

کا اور پھر توبہ کرتا ہے تو پھر اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

• — آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ اپنے اُس مومن بندے کو بہت دوست رکھتا ہے جو بہت سے گناہوں میں مبتلا ہوتا اور بہت توبہ کرتا ہے۔

• — آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص مجھ سے ملے گا۔ مقدار زمین کے گناہ لیکر اور میرے ساتھ شریک نہ کرتا ہو کسی کو، اُس کو میں ملوں گا اتنی ہی بخشش لیکر۔

ہر گناہ سے دل پہ سیاہی کا دھبّہ پڑجاتا ہے، اور ہر توبہ پہ، اقرارِ گناہ اور اس پر ندامت کے آنسو سے یہ دھبّہ اسی وقت صاف ہوجاتا ہے۔ یہ شانِ رحمتِ خداوندی ہے اپنے عاصی بندوں کے لئے۔ جس دَور میں ہم آج ہیں، نماز میں حضوریٔ قلب، اُصول اور قانون کے لحاظ سے ناممکن ہے — ہاں عطائے ربّانی کسی علّت کی محتاج نہیں۔ یہ ابرِ کرم ہے جہاں وہ چاہے برسائے، چاہے وہ متّقی کا دل ہو یا گناہگار کا دل ہو!

ہاں روزی حلال کی نہیں — اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی یہ حدیث شریف بھی اس زمانے کے بارے میں ہے، آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ مال میں جو چیز آدمی کو ملے گی وہ اس چیز کے بارے میں پرواہ نہیں کرے گا یہ حلال ہے یا حرام!

اگر حالات سے مجبور ہو کر حرام سے گریز نہیں تو کم ازکم اس سے دل سے نفرت تو کرے، دل سے کراہیّت تو کرے۔ انشاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ رزقِ طیّب کا کوئی ذریعہ نکال دیگا خواہ گناہ کیا ہو یا نہ کیا ہو، شب و روز کثرت سے توبہ اپنی عادت بنالیں۔ اس سے عجیب عجیب رعایتیں اور نعمتیں اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔

نماز، دین کے پانچ ستونوں میں سے ایک ستون ہے۔ دنیا کے کسی بڑے فنکشن میں آپ کو جانا ہوتا ہے تو آپ خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ جسم کو صاف ستھرا کرنا، اچھے کپڑے پہننا، سواری کا انتظام کرنا اور وقت پر پہنچنا وغیرہ غرضیکہ فانی دنیا کے فانی فنکشن کے لئے کتنا اہتمام ہوتا ہے اور اس کا خیال آپ کے اعصاب پر سوار رہتا ہے۔

عزیزانِ من! دن کے کام کاج میں انتہائی مصروفیت بھی ہو اور اگر اذان کی آواز سنائی دے تو پھر سب چیزیں چھوڑ کر مسجد کا رُخ کریں۔ یہ جبھی ممکن ہوسکتا ہے جب اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت ہو، اُن کی اطاعت کو دل و جان سے عزیز رکھے۔ آخرت کی جزا و سزا پر ایمان رکھے۔ حدیث شریف ہے: "دانائی کی بنیاد اللہ کے خوف پر ہے۔" تو جب اس نے کاروبار سے عارضی طور پر قطع تعلق کرلیا ہے تو پھر اس کے دل میں نماز کی طرف جاتے ہوئے ضرور ہیبت پیدا ہوگی کہ وہ اتنے بڑے دربار میں حاضری دینے جا رہا ہے، اس سے کوئی ایسی غلطی نہ ہوجائے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوجائیں اور اس کی نماز خراب ہوجائے۔ پھر جب وضو کرے گا اسی خیال کے ساتھ تو اس کو عجیب لُطف آئیگا نماز کے لئے کھڑا ہوگا تو وہ انتہائی مظلوم ہوگا۔ اس لئے کہ نفس اور شیطان اسکی رجوعیّت پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے اس کے اندر طرح طرح کے وسوسے ڈالیں گے۔

Marfat.com

اس کا علاج یہ ہے کہ آپ وسوسوں کو روکیں مت۔ ان کے طوفان کو یونہی طرح آنے دیں۔ ہاں آپ اس کی طرف دھیان نہ دیں۔ شیطان اپنے کام میں رہے اور آپ رحمٰن کے کام میں رہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ کچھ عرصہ کے بعد وہ آپ کا پیچھا چھوڑ دے گا۔ کیونکہ جب کامیابی ہی نہیں تو وہ اپنا وقت کیوں ضائع کرے گا۔ حضوری کے حاصل کرنے کے لئے چاہیئے کہ آپ جو کچھ پڑھیں اُسکے مطلب کو بھی سمجھیں اور انہی کے مطالب اور معانی کے موافق اپنے اُوپر کیفیات طاری کریں یعنی جہاں خوش خبریاں ہیں وہاں طبیعت میں خوشی، اطمینان اور خوش نصیبی کی کیفیت طاری کریں۔ جہاں عذاب اور سزا کا ذکر ہے، خوفزدہ رہیں اور اس کی پناہ دل ہی دل میں مانگیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر حبسِ دم کا بھی شغل کرتے رہیں تو آپ دیکھیں گے کہ حضوری میں ترقّی ہوتی جائے گی۔ جب سانس ٹوٹنے لگے تو بیشک ٹوٹ جائے، آپ پڑھنا جاری رکھیں۔ مگر ٹوٹنے پر آپ تین گہرے سانس لیکر پھر حبس دم کرلیں۔ اسی طرح نماز میں یہ شغل جاری رہے۔ اگر پھر بھی سرکشی زیادہ ہو تو ناف کے مقام پر اسمِ ذات یعنی "اللہ" نُور سے لکھا ہوا گہرائی میں پیوست دیکھیں۔ یعنی لکھا ہوا دیکھیں اور اس کو مستقل وہیں رہنے دیں جب تک نماز ختم نہیں ہوتی اور اگر نماز کے بعد بھی اسم ذات کو وہاں مستقل محفوظ کرلیں گے اور مناسب وقفے سے اسکی طرف خیال بھی کرتے رہیں گے تو تھوڑی نفس کی مسلسل سرزنش ہوتی رہے گی۔ اسکی آپ کو اس عاجز فقیر کی طرف سے اجازت ہے اور دوسروں کے لئے بھی عام اجازت ہے۔ انشاء اللہ اس شغل سے خوب فائدہ ہوگا۔ وقفے وقفے سے

Marfat.com

جب کبھی آپ دیکھیں تو سرسری طور پر نہ دیکھیں بلکہ کم از کم ایک منٹ تو نگاہ کو وہاں مرکوز رکھیں۔ پھر جب اللہ کی طرف سے فیض کھُل گیا اور لُطف آنے لگا تو دورانیہ کی مدّت میں خود بخود اضافہ ہونے لگ جائے گا۔

نماز کو مضبوط کرنے کے لئے دین کے دوسرے چار ستون جو ہیں ان کو بھی مضبوطی سے تھامیں۔ اگر صاحبِ نصاب ہیں تو پائی پائی کی زکوٰۃ دیں۔ اگر صاحبِ ثروت ہیں تو پہلی فرصت میں حجِ بیتُ اللہ کا شرف حاصل کرلیں اگر مالی استعداد نہیں تو کم از کم نیّت ضرور رکھیں۔ روزے احتسابی اور ایمانی حالت کے ساتھ رکھیں۔

نماز کے لئے چھ چیزوں کا ضرور خیال رکھیں۔ اگر نیند آرہی ہو یا اُونگھ آرہی ہو یا جسم میں اتنی گرانی ہو کہ ساتھ نہ دے رہا ہو تو نماز پڑھنے کے بجائے پہلے آرام کرلیں۔ جب جسم راحت پکڑ جائے اور تر و تازہ اُٹھیں تو پھر نماز پڑھیں، دوسرا یہ کہ اعتدال کو کسی وقت بھی ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ یہ نہ ہو کہ لمبی لمبی سُورتیں آپ پڑھنی شروع کردیں اور کچھ عرصہ کے بعد آپ سُورۃ اخلاص اور سُورۃ کوثر کی طرف دوڑیں یا آپ نماز کے بعد جوش میں آکر نوافل زیادہ پڑھنا شروع کردیں، اور پھر ایک دن ان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں۔

عبادت رُوحانی غذا ہے۔ اس کو رُوح کے تقاضوں اور شریعتِ مقدّسہ کے قوانین کے مُطابق رُوح کو دینا چاہیئے۔ جوش میں ہوش نہیں ہوتا۔ شدّت میں مدّت نہیں ہوتی۔ اچھا قیام وہ ہوتا ہے جس میں حاضری و دوام ہو۔ جب سلام پھیریں تو سلام پھیرنے سے قبل کم از کم ایک منٹ تک جسم اور مُنہ کو نہایت عاجزی

Marfat.com

کی حالت میں رکھیں اور اُس وقت اللہ تعالیٰ سے عرض کریں کہ اے اللہ! بادشاہوں کے دربار میں جاتے ہیں تو کچھ ملتا ہے۔ تُو تو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ تیرا غلام تیرے انعام و اکرام کا منتظر ہے۔ اس کے بعد سلام پھیریں۔ اِس شغل کے کرنے سے بہت جلد عطائیں شروع ہو جائیں گی۔ لیکن جب سلام پھیرے تو رسمی طور پر نہ پھیرے۔ یاد رہے دونوں کندھوں پر معزّز فرشتے ہیں جن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں۔ یہ آپ کے نیک و بد اعمال لکھتے رہتے ہیں۔ سلام پھیریں تو یہ سلام اُن سے مخاطب ہو کر کہیں۔ رسماً سلام کہہ کر گردن کو دائیں بائیں نہ گھُمائیں۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنے ہر عمل کا پُورا پُورا فائدہ اُٹھائے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا تو حضوری اس طرح شروع ہوگی کبھی قیام میں، کبھی رکوع میں، کبھی سجدہ میں، کبھی قومہ میں اور جب ایسی حالت طاری ہو تو پھر دوسری چیزیں بھُول جائیں اور اس حالت کو جتنی دیر وہ طاری رہے اپنے آپ کو اس کے ساتھ پُوری طرح موافق رکھے مثلاً "اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" پر حضوری عطا ہوئی تو پھر جی بھر کے تکرار کرے اور طریقہ اور سلیقہ بھی اللہ تعالیٰ خود ہی عطا کر دیتے ہیں۔ جب تک یہ کیفیت رہے تکرار کرتا رہے، ہاں اس کا ذکر اور سے نہ کرے کیونکہ یہ چیزیں اسرار میں سے ہیں۔ اگر رکوع یا سجدے میں لُطف آگیا تو پھر تسبیح کی تکرار ہوتی رہے۔ تعداد کی پرواہ نہ کرے۔ جب ان چھوٹے چھوٹے دورانیے کی حضوریاں کثرت سے ہو جائیں گی تو پھر انشاء اللہ ایک دن پوری نماز بھی ادا ہونے لگ جائے گی۔ جب نماز ختم ہوتی ہے تو لوگ سلام پھیرتے ہی دُعا مانگتے ہیں اور روانہ ہو جاتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ انسان کو نماز کے بعد پانچ

Marfat.com

چھ منٹ بیٹھ کر تھوڑا سا ذکر یا درود شریف یا استغفار حضوری سے پڑھنی چاہیئے ۔ یہ وقت رحمتِ خداوندی کو لوٹنے کا ہے اور اکثر لوگ اپنی بے علمی کی وجہ سے یا دنیاوی حرص کی وجہ سے اس سے محروم ہوجاتے ہیں ۔ جب دُعا مانگے تو سجدے کی حالت میں دُعا مانگے ۔ سجدے کی حالت میں بندے کا سَر اپنے رَب کے قدموں میں ہوتا ہے ۔ اتنی نزدیکی ہوتی ہے ۔ خود ہی جان لو کہ اتنی بڑی ہستی کے قدموں پر سَر ہو تو کیا کچھ نہیں ملے گا ۔ ہاں ادب کے قرینے سے پُوری طرح واقف ہونا چاہیئے ۔ دُعا درود شریف سے شروع کرے ۔ پھر اللہ کی حمد و ثنا کرے ۔ پھر اپنی عاجزی و بے بسی کا اقرار کرے اور پھر اپنا سوال پیش کرے' اور اس کے بعد دُعا کو ختم درود شریف سے کرے ۔ انشاء اللہ قبول ہوگی ۔ فارغ ہو کر آپ اپنے بیوی بچّوں، گھر، کاروباری مرکز یا دفتر کو تصوّر میں لا کر خیر و برکت و سلامتی کی نیّت رکھ کر پھُونک ماردیں ۔

سوال :۔ میرا شوہر بیحد ظالم ہے ۔ اُس کے کچھ حالات مَیں لکھ رہی ہوں ۔ آپ میری رہنمائی فرمائیں کہ مَیں اُس سے کیسے چھُٹکارا حاصل کروں ؟

جواب :۔ اگر آپ طلاق لے بھی لیں تو معاشرہ تو آپ کو کوئی مقام نہیں دیگا ۔ آپ کے بھائی بہن اور عزیز و اقارب جو اس وقت آپ کو سبز باغ دکھا رہے

Marfat.com

ہیں، طلاق لینے کے بعد آہستہ آہستہ سب کنارہ کشی اختیار کرلیں گے۔ اِس دَور کا المیہ یہ ہے کہ مَرد کے اندر تو خدا کا خوف ہی نہیں۔ وہ اپنی بیوی کو مملوکہ و مقبوضہ سمجھ کر ہر طرح کے مظالم ڈھاتا ہے۔ خواہ خود گھر کے اخراجات پُوری طرح اُٹھانے کے قابل ہی کیوں نہ ہو۔ مَرد اتنا ظالم ہو چکا ہے کہ وہ عورت کے حقوق تو کجا، بچّے ہونے کے بعد اُس سے جائز سلوک کرنا بھی اپنی اَنا کے خلاف سمجھتا ہے۔ ہندوستان یا پاکستان بلکہ ایشیا میں ماڈرن سوسائٹی کے علاوہ دوسری خواتین نہایت ہی مظلوم زندگی گزار رہی ہیں۔ میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ پہلے کوئی معقول ملازمت اختیار کرلیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنی ضرورت کے مُطابق رہائش کا بندوبست بھی ہو جائے، تو پھر چھٹکارا اگر ناگزیر ہو جائے تو قانونی چارہ جوئی کریں۔ شریعتِ مقدّسہ نے جس طرح مَرد کو طلاق (حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کو یہ سب سے ناپسندیدہ ہے) کا حق دیا ہے، اِسی طرح عورت کو بھی مَرد سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے خلع کا حق دیا ہے۔ ہمارے مُلک میں لاکھوں عورتیں مَرد کے ظلم کی چکّی تلے پِس رہی ہیں اور مظلومیت کی زندگی گزار کے حسرت بھرا دل لیکر اللہ کو پیاری ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مَردوں کو ہدایت دے، عدل و انصاف عطا کرے اور ہمارے معاشرے کی حالت کو ٹھیک فرمائے۔

سوال :۔ میں تفسیرِ قرآن پاک پڑھنا چاہتا ہوں، مجھے

Marfat.com

تفسیر کی کونسی کتاب پڑھنی چاہیئے؟

جواب: آپ کا جذبہ تفسیر قرآن پڑھنے کا لائقِ صد تحسین ہے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور سکھایا" پھر فرمایا: "اُس مسلمان کی کوئی قدر و قیمت نہیں جو نہ اُستاد بنا نہ طالب علم"۔

ایک جگہ فرمایا: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"۔

پھر ارشاد فرمایا: "انسان کی قدر و قیمت علم کے مُطابق ہوتی ہے"۔

"علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ"۔

"جو حصولِ علم کے لئے کوشش کرتا ہے وہ اللہ کی عبادت کرتا ہے"۔

دو احادیث اور درجِ ذیل ہیں، ان کو غور سے پڑھیں:

(1) "یہ علم (یعنی کتاب وسنّت کا علم) دین ہے، پس جب اِسے حاصل کرو تو دیکھ لو کہ کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو"۔

(2) "علم کی آفت بھُول جانا ہے اور علم کی بربادی نا اہل کو علم پڑھانا ہے"۔

تفاسیر تو ایک سے ایک اچھّی ہیں۔ انداز اپنا اپنا ہے، کمال اپنا اپنا ہے، لیکن آپ کی علمی استعداد اور دوسری صلاحیتوں اور مزاج کے پیشِ نظر آپ کے لئے "تفسیرِ نعیمی" بہتر اور نافع رہے گی۔ یہ تفسیر حکیم الامّت الحاج

Marfat.com

مفتی احمد یار خان صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے۔ آپ عاشقِ رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) ہیں۔ مجھے اُمید ہے اس کے مطالعہ سے آپکو کوئی تشنگی نہیں رہے گی۔ صرف چودہ سپارے تک اب تک چھاپی جا سکی ہے۔

ملنے کا پتہ :

" نعیمی کتب خانہ" مفتی احمد یار خان روڈ۔ گجرات۔

سوال :۔ کیا ڈاکو کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھانی چاہیئے؟

جواب :۔ جی ہاں' یہ درست ہے کہ ڈاکو کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھانی چاہیئے۔ جو مولوی صاحبان نمازِ جنازہ پڑھاتے ہیں' اس کا جواب تو وہی دے سکتے ہیں اور آپ انہی سے رجوع کریں۔ میرا جواب تو یہی ہوگا کہ جان سب کو پیاری ہے' مجھے بھی پیاری ہے اور آپ کو بھی پیاری ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر آپ مولوی صاحب ہوں اور چند خوفناک ڈاکو آپ کو یہ کہیں کہ ہمارا ڈاکو بھائی مقابلہ میں مارا گیا ہے اور شہید ہو گیا ہے' اُسکی نمازِ جنازہ پڑھا دیں' آپ نہ صرف نمازِ جنازہ پڑھائیں گے بلکہ شاید اُسکی شہادت کی تصدیق بھی کر دیں گے۔

Marfat.com

سوال :۔ ہم ایک گھر میں تین چار گھر رہتے ہیں۔ گھر میں نااتفاقی رہتی ہے، کوئی نہ کوئی جھگڑا رہتا ہے۔ اس کا تدارک کیسے کیا جائے؟

جواب :۔ حدیث شریف کی رُو سے چچا اور بڑا بھائی باپ کی جگہ ہوتے ہیں۔ آپ کی جتنی باتیں ہیں وہ یکطرفہ ہیں۔ اگر آپ اس کو تنازعہ سمجھتے ہیں اور اُس کا شریعت کی رُو سے حل چاہتے ہیں تو پھر دونوں فریق باہمی رضامندی سے کسی ایک صاحب کو اپنا ثالث چُن لیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اس کو "حَکَم" کہتے ہیں۔ آپ دونوں فریقوں کو، اس کا فیصلہ جو بھی ہو، قبول کرنا پڑے گا۔ جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں، آپ کا معاملہ قریباً وہی ہے جو بیشمار خاندانوں میں اس وقت موجود ہے۔ اِس فتنہ کی جڑ "جائنٹ فیمیلی سسٹم" ہے۔ دو تین شادی شدہ کنبے ایک ہی گھر میں رہ رہے ہیں۔ چونکہ اللہ اور رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے دِین پر زبانی ایمان تو ہے لیکن عمل سے بُہت دُور۔ چنانچہ ہوتا یہ ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق کو غصب کرتے رہتے ہیں، زیادتیاں کرنے کی وجہ سے دِل سخت ہو جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے چہرے مُسلسل روزانہ دیکھنے سے طبیعتوں میں ایک دوسرے کے لئے کشش بھی ختم ہوتی رہتی ہے۔ پھر بچّوں کے تنازعے شروع ہو جاتے ہیں۔ غرضیکہ اکٹھا خرچ کرنے سے، خرچ چلانے سے یا ایک جگہ رہنے سے یا ایک دوسرے کے حقوق اور احترام کا پاس نہ کرنے سے بعض دفعہ یہ کسی بڑی مُصیبت کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔ اسلئے

Marfat.com

بہتر یہ ہے کہ کسی قیمت پر بھی آج کے پُرفتن دَور میں اکٹھے نہیں رہنا چاہیئے۔ رہائش علیحدہ رکھنی چاہیئے۔ پھر جب ہفتہ دس روز کے بعد ملاقات ہوگی تو اطمینانِ قلب اور خوشی کا باعث ہوگی۔ جب دل کو جمعیت حاصل ہوتی ہے تو عبادت بھی اچھی طرح ہوتی ہے۔

سوال :۔ مذہبِ شیعہ کے اصل عقائد کیا ہیں ؟ بعض اہلِ تشیع بحث کرکے عام مُسلمانوں کو جو دینی علوم میں کمزور ہیں، گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ازراہِ کرم اِس بارے میں رہنمائی فرمائیے ؟

جواب :۔ فضول بحث سے بچو ـــــ یہ جہلاء کا کام ہے۔ پہلے یہ دیکھ لو کہ جس سے بات کر رہے ہو، اُس کی عِلمی حیثیت کیا ہے ؟ اُس کا عقیدہ کیا ہے ؟ اُس کا مقصد کیا ہے ؟ اگر وہ نیک نیّت ہے اور مقصد افہام و تفہیم ہے تو پھر اپنا جائزہ بھی لو کہ جس موضوع پر آپ گفتگو کرنے لگے ہیں، اس پر آپ کو مکمل عبور بھی ہے ؟ یا صرف سطحی علم ہے۔ اگر سطحی علم ہے تو استفسار کرنے والے سے بغیر کسی شرم کے اپنی نا اہلیت کی وجہ سے معذرت کرلو۔ ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ کوئی شخص بھی اپنا عقیدہ آسانی سے نہیں بدلتا، اور

Marfat.com

عقیدے کے معاملے میں جاہلیت کی وجہ سے اندھی تقلید پہ قائم رہتا ہے۔ آپ اُسے کتنا ہی سمجھالیں کہ یہ تو مٹّی کا بُت ہے' خود ہل بھی نہیں سکتا اور تم اُسے سامنے رکھ کر اُسے بھگوان کہتے ہو' اُس کی تپسّیا کرتے ہو۔ اِس بُت کو تو تم نے اپنے ہاتھ سے بنایا' یہ تمہارا بھگوان کیسے ہو گیا؟ اِس کے بھگوان تو تم ہو۔ یہ تو محتاج ہے۔ لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا' وہ اِسی عقیدے سے تپسّیا کرتا رہے گا' حتیٰ کہ اس کو موت ایک دن دبوچ لے گی۔

ایسا کیوں ہے؟ یہ اس لئے کہ لوگوں کی اکثریت ایسی ہے کہ اُن کو اپنا اپنا دین وراثت میں ملا ہے' اور اس کے بعد جیسا انہوں نے اپنے باپ داداؤں کو کرتے دیکھا اِسی طرح وہ زندگی بھر کرتے رہے۔ البتّہ ایسا ہوتا رہتا ہے کہ کچھ لوگ بخت کے سکندر ہوتے ہیں اور ان کے مقدّر میں ہدایت لکھی ہوئی ہوتی ہے' لہٰذا وہ موروثی دین کی چھان بین کرتے ہیں' اور اگر اس میں حق نہیں ہے تو وہ تلاشِ حق میں سرگرداں رہتے ہیں جبتک کہ اُن کو گوہرِ مقصود نہیں ملتا۔ اسکی کئی مثالیں آپ نے دیکھی ہوں گی کہ دوسرے مذاہب کے لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اگر اُن واقعات کا مطالعہ کریں تو آپ کی عقل ورطۂ حیرت میں ڈوب جائے گی۔ اِس ضمن میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی یہ حدیث ہمیشہ ذہن میں رکھیں:-

آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا: "دین کے بارے میں بے فائدہ جھگڑا کرنا' قرآن اور اس کے احکام میں جھگڑنا انسان کو کفر کے نزدیک کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جھگڑالو انسان سے دشمنی رکھتا ہے"۔

Marfat.com

اسلام کو باہر سے نقصان تو پہنچا مگر سب سے زیادہ اسلام کو اس کے اپنے اندر سے نقصان پہنچا اور اس کے اندر والے نقصان کی کوئی تلافی نہ ہو سکی' اور فرقے بڑھتے گئے۔

ایک فرقہ جو ہے وہ (نعوذ باللہ من ذالک) صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بُرا بھلا کہنا' تبرّا بکنا' اپنا مذہب اور اُخروی نجات سمجھتا ہے۔ صحابۂ کرام کی شان میں گستاخی درحقیقت توہینِ رسالت ہے' اور توہینِ رسالت کے مرتکب کے لئے کفر کے فتوے لکھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ وہ خود بخود اسی وقت اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ موجودہ دَور جو ہے وہ دلیل کا ہے۔ مجھے اِس فرقے کے کئی پڑھے لکھے لوگ ملے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنی ہی مستند کتابوں کا خود مطالعہ کیا تو دیکھا کہ کئی بنیادی چیزیں جو ہمیں بتائی جاتی ہیں' وہ بالکل اُن مُستند کتابوں کے حوالوں کے سراسر خلاف ہیں۔ لہٰذا ہم اُن رہنماؤں کو نہیں مانتے بلکہ ہمارے لئے سند وہ کتابیں ہیں۔ اُن حوالوں کی رُو سے ہم صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا پُورا پُورا احترام کرتے ہیں۔

عزیزانِ من! میری اس فرقے کے ایک عالم سے بات ہوئی (ایک دعوت کے موقع پر)' ان کے فرقے کے اور لوگ بھی تھے۔ میں نے اُنہیں کہا کہ بے مقصد گفتگو سے کیا فائدہ! نواب محسن الملک کو ہندوستان میں کون نہیں جانتا۔ ان کا نام سیّد مہدی حسن خان تھا۔ (سیّد کے ساتھ "خان" کا لفظ چل سکتا ہے۔ "خان" قبیلے کے سردار کو کہتے ہیں یا ویسے سردار کو کہتے ہیں تقسیم سے پہلے سرحد میں ہندو بھی اپنے نام کے بعد "خان" لکھتے تھے۔ یہ ضروری نہیں کہ جس کے نام کے ساتھ "خان"

Marfat.com

ہے، وہ پٹھان بھی ہے) وہ آپ کے فرقے کے عالِم اور مجتہد بھی تھے۔ انہوں نے آپکے مذہب سے سچّے دل سے توبہ کی، اور نہ صرف یہ کہ اپنے فرقے کے لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لئے بڑے درد اور خلوص سے اپیل بھی کی۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے ایک مدلّل کتاب لکھی جس کا نام "آیاتِ بیّنات" ہے۔ جہاں تک میرے علم میں ہے، آج تک کوئی اس کا جواب نہیں دے سکا۔ مجھے ایسے کئی لوگ ملے جنھوں نے وہ کتاب پڑھی اور تائب ہو گئے۔ کیونکہ یہ کتاب اُنہی کے ایک مُرتّی کی لکھی ہوئی تھی، ٹھوس دلیلوں کے ساتھ۔ ان کو اس کے ماننے میں کوئی دِقّت پیش نہیں آئی۔ آپ سے ہو سکے تو آپ بھی مطالعہ کریں۔ میں یہاں جو کچھ لِکھ رہا ہوں وہ صرف اور صرف آپ کے عقیدے کے تحفّظ کے لئے لِکھ رہا ہوں، مجھے کسی اور سے غرض نہیں۔ ہاں آپ کی تربیت کی ذمّہ داری مجھ پر ہے۔ اُن کے لئے ہمارا جواب ہے: "لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ۔"

پہلے میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت کے بارے میں چند احادیث درج کرتا ہوں:۔

● ـــــ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جب میرے اصحاب کا ذکر ہو تو تم زبان روکو (یعنی کسی کو بُرا مت کہو) میرے صحابہ کے باہمی نزاعات سے اپنے آپ کو بچائے رکھو (کسی کو بُرا نہ کہو)۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد (پہاڑ) کے برابر سونا راہِ خدا میں صَرف کر دے گا جب بھی صحابۂ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے ایک مُد بلکہ آدھے مُد کا بھی ثواب نہیں ملے گا۔

● ـــــ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "میرے صحابہ کو گالی مت دو۔ جو

Marfat.com

اُن کو گالی دیگا اُس پر خُدا کی لعنت ہے"۔

• ——حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "اللہ نے مجھے چُن لیا۔ اُن کو میرے لئے انصار اور میرا رشتہ دار بنایا۔ آخر زمانہ میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوگا جو صحابہ کے مرتبہ کو گھٹائے گا۔ خبردار تم اُن کے ساتھ نہ کھانا اور نہ نکاح کا سلسلہ کرنا، نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھنا، نہ اُن کی جنازہ پڑھنا۔ ایسے لوگوں پر لعنت کرنا جائز ہے۔

اب آپ کے مسئلے کی طرف آتا ہوں۔ یاد رہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مولائے کائنات سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے معزّز داماد تھے، اور ہر دو حضرات عالی مقام ایک دوسرے کا انتہائی احترام کرتے تھے۔ مولائے کائنات نے اپنے ایک بیٹے کا نام بھی عمر رکھا۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم سے پہلی اُمتوں میں کچھ لوگ محدّث ہوا کرتے تھے۔ میری اُمت میں اگر کوئی محدّث ہے تو وہ عُمر ہے۔ ایک دوسری جگہ فرمایا: میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ پھر ایک جگہ فرمایا: اللہ نے جاری کر دیا حق کو عمر کی زبان اور دل پر۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سُورۂ بقرہ (جو کہ قرآنِ پاک میں سب سے بڑی سُورۃ ہے) حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بارہ برس پڑھی۔ آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ کیا کیا باطنی اسرار آپ کے سینے میں اُتارے گئے ہوں گے۔ تقسیمِ مُلک سے پہلے ایک جگہ اِسی موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی۔ اُسی فرقے کے ایک عالِم کہنے لگے: یہ رشتہ زبردستی سے لیا گیا تھا۔ میں نے اُنہیں کہا: صد افسوس! مولائے کائنات جنہیں شیرِ خدا ہونے کا شرف حاصل ہے اور جن کی دلیری اور شجاعت

Marfat.com

بے داغ ہے اور جو آج تک منبع ولایت ہیں، وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خوف کھا گئے اور اپنی صاحبزادی کی عزت کی حفاظت نہ کر سکے اپنی جان کے ڈر سے۔ اور دوسری طرف اُن کے صاحبزادے، امام عالی مقام سیّد الشہداء حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں یزید پلید کے ہاتھ پر بعیت نہ کی۔ انہوں نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ سو آپ کے لحاظ سے بیٹا باپ سے افضل نکلا۔ صد افسوس۔ اور اگر منطقی رُو سے دیکھا جائے اور آپ کا طرزِ استدلال اختیار کیا جائے تو اسلام کی عمارت کی ایک اینٹ بھی نہیں بچے گی۔ کیوں؟ اس لئے کہ امام عالی مقام سیّدنا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معاویہ کے حق میں امیر المومنین سے بھرے مجمع میں دستبرداری کا اعلان کیا اور پھر اُن سے باقاعدگی سے اپنی گذر اوقات کے لئے وظیفہ لیتے رہے، تو اب منطق کی رُو سے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے مسلمانوں پر امیر معاویہ کو امیر المومنین مسلّط کیا اور پھر اس نے اپنے بیٹے یزید پلید کو ولی عہد مقرر کر کے مسلّط کر دیا، اور اسلام میں ملوکیت کی بنیاد ڈال دی۔ اگر امام عالی مقام اس کے حق میں دستبردار نہ ہوتے تو شاید تاریخ کا نقشہ دوسرا ہوتا اور معرکۂ کربلا واقع نہ ہوتا ——— اور بہت سی چیزیں ہیں جو کہی جا سکتی ہیں، لیکن اُن کی میں ضرورت نہیں سمجھتا۔ ہاں اس فرقہ کی جو مستند کتابیں ہیں، اُن میں تعلیم کچھ اور ہے، مگر جو تعلیم دی جاتی ہے اور عمل کیا جاتا ہے، وہ ان احکامات کے سراسر خلاف ہے۔ اس ضمن میں اقتباسات "شامِ کربلا" تصنیف خطیبِ پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑویؒ سے درج ذیل ہیں :-

Marfat.com

" ارشاداتِ ائمہ اہلبیت خود شیعہ مذہب کی معتبر کتاب سے: کتاب و سُنّت میں جابجا مومنوں کو صبر کی ترغیب دی گئی ہے اور جزع و فزع سے منع کیا گیا ہے۔ ائمہ اہلبیت کی بھی یہی تعلیم ہے۔ تو اگر ہم واقعی ان سے سچی محبّت و عقیدت رکھتے ہیں اور اُن کے سچے پیرو ہیں تو ہمیں ان کی تعلیم پر عمل کرنا چاہیئے، چنانچہ ملاحظہ ہو:

(1) جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر (امام محمد باقر) علیہ السّلام سے پوچھا کہ: "جزع کیا ہے؟ فرمایا۔ وہی اور بلند آواز سے چیخ مارنا یعنی واویلا اور شور کرنا اور مُنہ پر طمانچہ مارنا اور سینہ زنی کرنا اور ماتھے کے بال نوچنا اور جس نے رونے (کی مجلس) کو قائم کیا، بلاشبہ اس نے صبر کو ترک کیا اور ہمارے طریقے کو چھوڑ کر غیر طریقہ اختیار کیا اور جو صبر کرے اور انّا للہ کہے اور اللہ عزّوجل کی حمد کرے اور جو کچھ اللہ نے کیا ہے اس پر راضی رہے، اس کا اجر و ثواب اللہ کے ذمۂ کرم پر واجب ہوگیا۔ اور جو ایسا نہ کرے جبکہ اس پر کوئی قضا واقع ہو تو وہ بُرا آدمی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا اجر و ثواب برباد کر دیتا ہے۔" (فروع کافی ص۱۲۱)

اِس روایت میں جزع و فزع اور صبر دونوں کی تعریف کے ساتھ ساتھ دونوں پر عمل کے انجام کا بھی بیان ہے۔

(2) حضرت ابو عبداللہ (امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں: "بیشک صبر اور تکلیف و مصیبت دونوں مومن کو پیش آتے ہیں۔ پس (جب) مومن کو تکلیف و مصیبت آتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور بیشک جزع اور

Marfat.com

تکلیف و مصیبت دونوں کافر کو پیش آتے ہیں تو (جب) کافر کو مصیبت آتی ہے تو وہ جزع و فزع کرتا ہے۔ (فروعِ کافی ص۱۲۱)

اس روایت میں حضرت امام نے مومن اور کافر کا طرزِ عمل اور شناخت بیان فرمائی ہے اور وہ یہ کہ مومن کی طرف صبر اور مصیبت دونوں سبقت کرتے ہیں یعنی مصیبت کے ساتھ صبر بھی آتا ہے۔ اس لئے مومن مصیبت کے وقت صبر کا مظاہرہ کرتا ہے، جزع تو اس کی طرف آتا ہی نہیں جس کا مظاہرہ ہو اور کافر کی طرف مصیبت کے ساتھ صبر آتا ہی نہیں بلکہ جزع ہی آتا ہے اسلئے کافر سے بوقتِ مُصیبت جزع کا ہی مظاہرہ ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ صبر مومن کا شیوہ ہے اور جزع و فزع کافر کا۔ (فروع کافی ص۱۲۱)

(3) حضرت امام رضی اللہ عنہ، سے ہی روایت ہے: "صبر بمنزلہ سر ایمان ہے جب سر ہی نہ رہے تو جسد بھی نہیں رہتا۔ اِسی طرح جب صبر جاتا رہتا ہے، ایمان بھی نہیں رہتا یعنی صبر اور ایمان دونوں لازم و ملزوم ہیں۔" (صافی شرحِ اُصول کافی ص۱۷۴)

(4) حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی وفات شریف پر امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے غسل اور تجہیز و تکفین کے وقت فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ کی وفات سے وہ اُمور منقطع ہو گئے ہیں جو کسی اور کی وفات سے نہ ہوتے، وہ امور نبوّت، وحی الٰہی، آسمانی چیزیں وغیرہ ہیں۔ اور آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کا فیض عام تھا جس سے سب لوگ یکساں مستفیض ہوئے ہیں۔"

Marfat.com

"اگر آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے صبر کرنے کا ہمیں حکم نہ دیا ہوتا اور جزع وفزع سے منع نہ کیا ہوتا تو ہم آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی وفات پر اتنا روتے کہ رطوبتِ بدن خشک ہوجاتی"۔ (نہج البلاغہ ص۔)

اِس ارشاد میں چند باتیں قابلِ غور ہیں۔ اوّل یہ کہ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی وفات سب سے بڑا حادثہ ہے۔ کسی اور کی وفات آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی وفات کے برابر نہیں ہے۔ دوم یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صراحتہً یہ فرما رہے ہیں کہ اگر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہمیں صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور جزع وفزع سے منع نہ کیا ہوتا تو ہم بہت زیادہ روتے۔ سوم یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے المناک موقع پر بھی صبر کیا اور جزع وفزع نہیں کیا کیونکہ اسکی ممانعت تھی۔

(5) جب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت کا واقعہ ہوا اُس وقت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، مدائن میں تھے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ان کو بذریعہ تحریر اطّلاع فرمائی۔

تو جب انہوں نے خط پڑھا۔ فرمایا: "کیسی بڑی مُصیبت پیش آئی ہے، لیکن رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ تم میں جس کو کوئی مُصیبت پیش آجائے اس کو چاہیئے کہ وہ میری وفات کی مصیبت یاد کرلے کیونکہ وفاتِ رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) سے بڑھ کر مسلمانوں کے لئے کوئی اور بڑی مصیبت نہ ہوگی، اور آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے سچ فرمایا"۔ (فروعِ کافی ص۱۱۹)

دیکھئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے جس قدر صدمہ حضرت حسین رضی اللہ

Marfat.com

عنہٗ کو ہوا ہوگا وہ کسی اور کو ہرگز نہیں ہوسکتا تھا، مگر آپ نے شہادت کی اندوہناک خبر پڑھ کر بالکل جزع وفزع نہیں کیا بلکہ صبر سے کام لیا اور فرمایا کہ وفاتِ رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں ہوسکتی۔ جب اس اعظم مُصیبت پر صبر کا حکم ہے تو پھر کسی اور مصیبت پر بے صبری کب جائز ہوسکتی ہے۔

(6) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں: "جو مصیبت کے وقت اپنا ہاتھ اپنی ران پر مارے اُس کے اعمال برباد ہوجاتے ہیں۔" (نہج البلاغۃ ص ۱۸۵/۳)

(7) حضرت ابوعبداللہ (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہٗ) فرماتے ہیں: "رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جو مسلمان مصیبت کے وقت اپنا ہاتھ اپنی ران پر مارتا ہے، وہ اپنے اجر و ثواب کو برباد کرتا ہے۔" (فروعِ کافی ص ۱۲۱/۱)

(8) اُنہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: "میّت پر چیخنا چلّانا اور کپڑے پھاڑنا لائق اور مناسب نہیں ہے۔" (فروعِ کافی ص ۱۲۱/۱)

دوسری روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: "لیکن لوگ اس کو نہیں سمجھتے اور صبر بہتر ہے۔"

(9) الغلا بن کامل کہتے ہیں کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک مکان سے چیخنے والے کے چیخنے کی آواز آئی۔ حضرت امام (ناراض ہوکر) کھڑے ہوگئے، پھر بیٹھ گئے اور اِنَّا لِلّٰہِ پڑھ کر وہی حدیث بیان فرمائی جو اُوپر مذکور ہوئی۔

پھر فرمایا۔ "بیشک ہمیں یہی محبوب و مطلوب ہے کہ ہماری جانوں میں اور ہماری اولاد میں اور ہمارے مالوں میں خیر و عافیت رہے لیکن جب کوئی

Marfat.com

قضا واقع ہوجائے تو پھر ہم وہی پسند کریں گے جو اللہ نے ہمارے لئے پسند کیا ہے"۔

(10) سیّد الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدانِ کربلا میں اپنی ہمشیرہ حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "اے بہن! جو میرا حق تم پر ہے اُسی کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ میری مُصیبتِ مفارقت پر صبر کرنا۔ پس جب میں مارا جاؤں تو ہرگز اپنا منہ نہ پیٹنا اور اپنے بال نہ نوچنا اور گریبان چاک نہ کرنا کہ تم فاطمۃ الزہراء کی بیٹی ہو، جیسا کہ انہوں نے پیغمبرِ خُدا کی مُصیبت میں صبر فرمایا تھا، اسی طرح تم بھی میری مُصیبت میں صبر کرنا"۔

اب دیکھیئے کہ پیغمبرِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی وفات کے وقت سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو کیا وصیّت فرمائی: "ابن بابویہ بہ سند معتبر امام محمّد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی وفات کے وقت اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اے بیٹی جب میں انتقال کرجاؤں تو اپنا مُنہ نہ پیٹنا، بال نہ بکھیرنا، واویلا نہ کرنا اور مجھ پر نوحہ نہ کرنا اور نہ نوحہ گروں کو بُلانا"۔ (حیات القلوب ص ۶۵۲/۲، فروعِ کافی ص ۲۱۴/۲)

اِس وصیّت کے مُطابق ہی سیّدہ نے کیا۔ اس کے خلاف نہ کیا حضرت امام بھی سیّدہ زینب سے فرما رہے ہیں کہ اپنی والدہ ماجدہ کی طرح تم بھی مُصیبت میں صبر کرنا۔ جلاء العیون اُردو، ص ۱۷۹/۱ میں ہے کہ فرمایا: "اے خواہر نیک اختر! خدا سے خوف لازم ہے۔ قضائے حق تعالیٰ پر راضی رہنا چاہیئے۔ واضح ہو کہ سب اہلِ زمین شربتِ ناگوارِ مرگ نوش کریں گے اور ساکنانِ آسمان بھی باقی نہ رہیں گے، مگر ذاتِ حق تعالیٰ باقی ہے اور سب چیزیں معرضِ زوال وفنا میں ہیں۔

Marfat.com

خُداسب کو مار ڈالے گا اور پھر زندہ کرے گا۔ فقط اُسی کو بقا ہے۔ دیکھو ہمارے پدر و مادر و برادر شہید ہوئے اور سب سے بہتر تھے جناب رسُولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کہ اشرف المخلوقات تھے، دُنیا میں نہ رہے اور بجانبِ سرائے باقی رحلت فرمائی۔ اِسی طرح بہت مواعظ اپنی خواہر سے بیان کرکے وصیّت کی اور کہا: "اے خواہرِ گرامی، تم کو میں قسم دیتا ہوں کہ جب میں شہید ہو کر بعالمِ بقا رحلت کروں ..... گریبان چاک نہ کرنا اور مُنہ نہ نوچنا، واویلا نہ کہنا ..... (صفحہ ۲۰ میں ہے) اور بہ صبر و شکیبائی حکم فرما کے بوعدۂ ثوابہائے غیر متناہی الٰہی تسکین دیگر ارشاد فرمایا: چادریں سر پر اوڑھ لو اور آمادۂ لشکرِ مُصیبت و بَلا رہو کہ خدا ہی تمہارا حامی و حافظ ہے۔ شرِ اعداء سے تم کو وہی نجات دے گا اور تمہاری عاقبت بخیر کرے گا اور تمہارے دشمنوں کو بانواعِ عذاب و بَلا مبتلا کرے گا اور تمہیں اِن بَلاؤں اور مصیبتوں کے عوض دنیا و عقبیٰ میں بانواع نعمت و کرامتہائے بے اندازہ سرفراز فرمائے گا۔ ہرگز ہرگز صبر اور شکیبائی سے دستبردار نہ ہونا اور کلامِ ناخوش زبان پہ نہ لانا کہ موجبِ نقصِ ثواب ہوگا۔"

(11) جامع عبّاسی اُردو مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی کے صفحہ ۲۶۷ میں ہے:

"مکروہ ہے سیاہ لباس پہننا" امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ حق تعالےٰ نے ایک نبی کے پاس وحی بھیجی کہ مومنوں سے کہہ دے کہ میرے مومنوں کا لباس نہ پہنیں، یعنی کالے کپڑے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے سوال کیا گیا کہ سیاہ ٹوپی پہن کر نماز درست ہے؟ فرمایا: سیاہ ٹوپی پہن کر نماز نہ پڑھئیے کیونکہ سیاہ لباس دوزخیوں کا

Marfat.com

ہے۔ اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کالے کپڑے نہ پہنو کیونکہ یہ فرعون کا لباس ہے۔

یہ ائمہ اہلبیت کے اثنا عشر یعنی بارہ ارشادات یعنی اُن کے مبارک عدد کے مُطابق اثنا عشریوں کی خدمت میں خود اُن کی نہایت معتبر کتب سے ہدیہ ہیں۔ ان بارہ ارشادات میں واضح طور پر بارہ ہی ہدایات ہیں :۔

(1) مُصیبت کے وقت صبر و شکیبائی ہرگز نہ چھوڑو کہ یہ مومن کا شیوہ اور نشانی ہے۔ (2) مُصیبت کے وقت جزع اور فزع یعنی چیخنا اور چلّانا، واویلا اور شور نہ کرو کہ یہ کافروں کا شیوہ اور علامت ہے۔ (3) مُصیبت کے وقت مُنہ نہ پیٹو۔ (4) سینہ زنی (ماتم) نہ کرو۔ (5) بال نہ بکھیرو۔ (6) بال نہ نوچو۔ (7) ننگے سَر نہ ہو۔ (8) رانوں پر ہاتھ نہ مارو۔ (9) کپڑے نہ پھاڑو، گریبان چاک نہ کرو۔ (10) زبان پر کلامِ ناخوش یعنی رضائے الٰہی کے خلاف نہ لاؤ۔ (11) رونے کی مجلس قائم نہ کرو کہ یہ سب صبر و رضا کے خلاف ہیں اور اسلام میں صبر و رضا کا حکم ہے۔ (12) کالے کپڑے نہ پہنو کہ یہ دوزخیوں اور فرعون کا لباس ہے۔

اب دیکھیے کون ضد، ہٹ دھرمی اور جہالت کو چھوڑ کر ائمہ کرام کی سچی عقیدت و محبّت اور پیروی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اِن ہدایات پر عمل کرتا ہے اور کون تاویلاتِ فاسدہ کر کے اپنے اعمال تباہ کرتا ہے۔" وما علینا الا البلاغ۔

○ ○ ○

یہاں جو کچھ لکھا جا رہا ہے وہ اہلِ تشیع کی مستند کتابوں سے لکھا جا رہا ہے۔ ان کے حوالے ہیں۔ شیخ الاسلام علامہ محمد قمر الدین سیالوی ؒ نے ایک کتاب

Marfat.com

"مذہبِ شیعہ" لکھی ہے۔ اس میں ائمہ معصومین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے چند ملفوظات دیئے گئے ہیں۔ اُن کے اقتباسات درج ذیل ہیں :۔

"اہلِ تشیع کی معتبر ترین کتاب 'رجال الکشی' ص۱۰۱ پر بھی عبد اللہ بن سبا کا بیان ہے کہ چونکہ روایت عالی مقام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی ہے لہٰذا لفظ بہ لفظ مُطالعہ کے لئے پیش کرتا ہوں: یعنی امام عالی مقام فرماتے ہیں کہ اُس شخص کے لئے جہنّم ہے جس نے ہم پر جھوٹے بہتان باندھے ہیں اور ایک قوم ہمارے متعلق ایسی ایسی باتیں گھڑتی ہیں جو نہیں کہتے ہم ان سے بری ہیں۔ امام عالی مقام نے دو دفعہ فرمایا (اس کے بعد) فرمایا کہ حضرت امام زین العابدین نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے حضرت علی (کرم اللہ وجہہٗ) کو جھٹلایا اُس پر اللہ کی لعنت ہے۔ میں نے ان کی خدمت میں عبد اللہ بن سبا کا ذکر کیا تو اس کا نام سُن کر آپکے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہو اُس پر، اُس نے بڑی بات کا دعویٰ کیا تھا' اور خُدا کی قسم علی علیہ السّلام اللہ کے بندے ہیں اور اُس کے رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے بھائی ہیں۔ آپ نے جو بھی کرامت حاصل کی ہے فقط اللہ اور اُسکے رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی فرمانبرداری کی وجہ سے حاصل کی ہے اور رسُول اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے کرامت حاصل کی ہے (پھر فرمایا) اور جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہٗ پر جھوٹے بہتان باندھتا تھا اور آپکی سچّی باتوں کو جھوٹ کے ساتھ تعبیر کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ پر افترا باندھتا تھا وہ عبد اللہ بن سبا تھا (اس کے بعد کہا) بعض علما نے کہا کہ عبد اللہ بن سبا یہودی تھا۔ اسلام ظاہر کیا اور حضرت علی (رضی اللہ عنہٗ) کا تولّی اور ان کی محبّت کا دَم بھرنے لگا جب

Marfat.com

یہودی تھا تو حضرت یوشع بن نون کو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا وصی (خلیفہ بلا فصل) کہنے میں غلو کرتا تھا اور اپنے اسلام کی حالت میں کہتا تھا کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہٗ وصی (خلیفہ بلا فصل) ہیں اور سب سے پہلے جس شخص نے رفض کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت بلا فصل کا قول کیا ہے، وہ یہ عبداللہ بن سبا تھا (پھر کہا) اِسی وجہ سے جو شخص بھی شیعہ کا مخالف ہے وہ یہی کہتا ہے کہ تشیع و رفض کی جڑ یہودیت ہے۔" الخ

چونکہ اس تحریر سے میرا مقصد صرف مخلصانہ مشورہ ہے اور اہلِ بصیرت حضرات کی خدمت میں غور و فکر کرنے کی درخواست ہے۔ اگر اہلِ تشیع حضرات بُرا نہ مانیں تو ان کو ائمہ معصومین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے چند ملفوظات اور بھی سناؤں اور یہ مشورہ دوں کہ ائمہ معصومین چونکہ کذب اور جھوٹ سے مبرّا اور منزہ ہیں اِس لئے ان کے کلام کو سچّا جان کر اس پر ایمان لائیں۔

(رجال الکشی ص۱۱۳) مرقوم ہے: یعنی امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ اللہ سبحانہٗ نے جو آیات بھی منافقین کے بارے میں نازل فرمائی ہیں تو اُن منافقین سے مُراد صرف وہی لوگ ہیں جو اپنے آپ کو شیعہ بیان کرتے ہیں۔۱۲ درحقیقت تقیّہ سے زیادہ وجہ تشبیہہ اور ہو ہی کیا سکتی ہے۔

اسی طرح کافی کتاب الرّوضہ ص۱۰۷ میں ہے۔ امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا اگر میں اپنے شیعوں کو باقی لوگوں سے جُدا کر دوں تو صرف زبانی وصف کرنے والے ہی پاؤں گا، اور اگر میں اُن کے ایمان کا امتحان لوں تو تمام مرتد دیکھوں گا اور اگر میں اچھّی طرح چھان بین کر دوں تو ہزار میں سے ایک بھی نہ ملے گا۔ اسکے

Marfat.com

بعد فرمایا کہ یہ لوگ کہتے ہیں: ہم علی کے شیعہ ہیں، حقیقتاً علی کا شیعہ وہی ہے جو ان کے قول وفعل کو سچّا جانتا ہے۔ اور رجال الکشی صفحہ ۱۵۴ میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ یہ ایسی قوم ہے جو گمان کرتی ہے کہ میں اُن کا امام ہوں۔ خدا کی قسم میں اُن کا کوئی امام نہیں، کیونکہ وہ لوگ اللہ کے ملعون ہیں۔ جتنی دفعہ بھی میں نے عزّت کا سامان مہیّا کیا تو ان لوگوں نے اس کو خراب کیا ہے۔ اللہ ان کی عزّت کو خراب کرے۔ میں کچھ کہتا ہوں تو یہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ میری مُراد ظاہری الفاظ کے ہے۔ میں صرف اُنہی لوگوں کا امام ہوں، جن لوگوں نے میری صحیح معنیٰ میں تابعداری کی ہے۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۹۸ میں ہے کہ امام جعفر صادق صاحب فرماتے ہیں کہ رات کو جب میں سوچتا ہوں تو سب سے زیادہ دشمن اُنہی لوگوں کو پاتا ہوں جو ہماری محبّت اور تولّیٰ کا دَم بھرتے ہیں۔

اب تھوڑا سا غور اس بات پر بھی کرلیں کہ امام عالی مقام سیّدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کو کن لوگوں نے شہید کیا اور وہ کون لوگ تھے جنہوں نے مکرو فریب کے ساتھ لاتعداد دعوت نامے لکھے تھے۔

احتجاج طبرسی صفحہ ۱۵۷: حضرت سیّدنا زین العابدین کوفیوں کو خطاب کرکے فرماتے ہیں کہ تم نہیں جانتے کہ تم ہی لوگوں نے میرے والد ماجد کی طرف خط لکھے اور تم ہی نے ان سے دھوکا کیا اور تم ہی لوگوں نے اپنی طرف سے عہدو پیمان باندھے، بیعت کی، اور تم ہی لوگوں نے ان کو شہید کیا اور تکلیفیں دیں۔ پس جو ظلم تم نے کمائے ہیں، ان کی وجہ سے ہلاکت ہے تمہارے لئے اور تمہارے بُرے ارادوں

Marfat.com

کے لئے۔ تم رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف کس آنکھ سے دیکھو گے۔ جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم فرمائیں گے تم نے میری آل کو قتل کیا اور میرے خاندان کو تکلیفیں پہنچائیں، پس تم میری اُمّت سے نہیں ہو اور کتاب کشف الغمہ صفحہ ۱۸۷ پر اہلِ کوفہ کے دعوت ناموں کی بعینہٖ عبارت کی نقل موجود ہے۔ مُلاحظہ فرمائیں : یعنی حضرت حسین ابن علی امیر المومنین کی طرف اُن کے شیعوں کی جانب سے یہ دعوت نامے ہیں۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو۔ اس کے بعد گزارش ہے کہ لوگ آپ کے انتظار میں ہیں اور آپ کے بغیر ان کی نگاہ کسی پر نہیں پڑ رہی۔ اے اللہ کے رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کا خانوادہ جلد از جلد تشریف لائیے (تاکہ یہ انتظار بھی ختم ہو)۔

کتاب مجالسُ المومنین صفحہ ۲۵ کی عبارت بھی مُلاحظہ ہو کہ کوفہ میں کون لوگ تھے جنہوں نے دعوت نامے بھیجے؟

”یعنی اہلِ کوفہ کا شیعہ ہونا محتاجِ دلیل نہیں بلکہ بدیہی امر ہے اور اہلِ کوفہ کا سنّی ہونا اصل و نقل کے خلاف ہے۔“

اب ذرا ان کوفیوں کے متعلّق اور محبّت و تولّی کے علمبرداروں کے متعلّق امام عالی مقام سیّدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کا دوسرا ارشاد بھی سُن لیں۔ کتاب مناقب المعصومین صفحہ ۵۲ مطبوعہ ایران : ”اے شیعان ! اے محبّان ! لعنتِ خدا و لعنتِ رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) بر تمامی اہلِ کوفہ و شام باد۔“ یعنی اے شیعو ! اے محبّو ! اللہ کی لعنت اور رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی لعنت تم تمام اہلِ کوفہ و شام پر ہو۔“

Marfat.com

غالباً ائمہ کرام کی جن روایات کو ظاہر کرنا ذلت کا موجب تھا اور جن کے چھپانے کے متعلق بانیانِ مذہب شیعہ نے تاکیدیں کی تھیں اور اس کے بارے میں روایتیں گھڑی تھیں، وہ یہی ائمہ کرام کی حدیثیں ہیں جن کا نمونہ پیش کر چکا ہوں واقعی اگر ائمہ کرام کے یہ ارشادات لوگوں کو سنائے جائیں تو کون بے وقوف شیعہ مذہب اختیار کرے گا۔

تفسیر قمی ص۳۴، مطبوعہ ایران میں تحت آیت کریمہ: "إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ۝"

امام جعفر صادق صاحب اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: (ترجمہ:) "جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر امام اپنے شیعہ سے بری ہوگا اور ہر شیعہ اپنے امام سے بری ہوگا اور اُن پر تبرّا کرے گا۔"

اِسی طرح یہی روایت امام جعفر صادق صاحب سے اُصولِ کافی ص۲۳۷ پر موجود ہے۔ وغیر ذالك بالا تحاط بالحد ولا تنتهی بالعد۔

اب ظاہر ہے کہ ائمہ صادقین کے یہ ارشادات اور یہ حدیثیں اہلِ تشیع کے لئے ظاہر کرنا موت کا پیغام تھا، تو اُن کو چھپانے کے لئے کیوں نہ تقیّہ کے باب باندھے جاتے۔

حضرات! اِن روایات کا نمونہ جو میں نے پیش کیا ہے اس سے اہلِ تشیع

Marfat.com

کے مذہب کی ایک جہت سے تائید بھی ہوتی ہے کہ انہوں نے اپنے اماموں کے ارشادات کو خوب چھپایا اور خوب اُن پر پردہ ڈالا کہ ائمہ صادقین پر اتّہام تقیہ لگا کر ان کے کسی قول و فعل کو یقین کے قابل نہ چھوڑا اور ان کے ارشاد و اعمال کے خلاف ایک مذہب گھڑ کر اُن پر پردہ ڈال دیا، مگر جس طرح اہلِ تشیع کے مذہب میں صحیح اور سچّی بات کو چھُپانا فرض ہے اسی طرح اہلِ السنّتہ کے مذہب میں صحیح اور سچّی بات کو ظاہر کرنا فرض ہے۔ اس لئے مجبوراً ظاہر کی ہیں اور وہ بھی بہت کم تاکہ اہلِ تشیع حضرات بُرا نہ مانیں۔ ورنہ سخن بسیار است۔

○ ○ ○

اس بندۂ عاجز کو تقسیمِ ملک سے پہلے سے لیکر وقتاً فوقتاً پڑھے لکھے شیعہ صاحبان ملے۔ بڑے اچھّے اور خوشگوار ماحول میں بات چیت ہوئی۔ گفتگو نہ الزامی تھی، نہ انتقامی تھی بلکہ سراسر احترامی تھی اور افہام و تفہیم کا دونوں طرف مخلصانہ جذبہ تھا۔ اس بندۂ عاجز نے کہا کہ آپ کی ہی کتابیں ہیں جن کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ آپ تحقیق کر لیں۔ اگر درست سمجھیں تو پھر اصلاح کی فکر کریں مجھ سے پُوچھنے کی ضرورت نہیں۔ نہ ہمارے مولوی صاحب نے ہماری قبر میں لیٹنا ہے، نہ آپ کے مولوی صاحب نے آپ کی قبر میں لیٹنا ہے، جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے کرم سے اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے میں دین کے علم سے نوازا ہے، تو پھر ہم سے تو زیادہ پُوچھ گچھ ہوگی اور پُوچھ بھی ایسے دن ہوگی جہاں کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا سوائے اپنے ایمان و عقیدہ اور اعمالِ صالح کے۔ اس کے بعد جب کبھی اتّفاق سے ملاقاتیں ہوئیں تو معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنے

Marfat.com

عقائد اللہ اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے احکام کے مُطابق کر لئے ہیں۔ اگر آپ میں سے کچھ لوگ (رُوحی بچّوں سے خطاب) یہ نہ لکھتے کہ شیعہ صاحبان چپکے چپکے سے اپنا کام کر رہے ہیں تو میں قلم نہ اُٹھاتا۔ اب میرے لئے ضروری ہو گیا لہٰذا جو کچھ مجھ سے ہو سکا، نہایت ہی اختصار سے اُنہی کے حوالے سے درج کر دیئے گئے تاکہ مزید کسی بحث کی ضرورت نہ رہے۔

——— دراصل جتنی اقلیتیں ہیں، اُن کی آپ زبان بند نہیں کر سکتے جب تک وہ اقلیّت میں ہوتے ہیں۔ دامے، درمے، سخنے اپنے فرقے کی تعداد بڑھانے میں لگے رہتے ہیں۔ جس فرقے کی تعداد کافی بڑھ جاتی ہے۔ پھر اُن میں یہ جذبہ ختم ہو جاتا ہے اور وہ چھُپ چھُپ کر لوگوں میں تبلیغ نہیں کرتے۔ اُن کا حال ہمارا والا ہو جاتا ہے، یعنی اہلِ سنّت والجماعت کا ——— جو خود مذاقاً کہتے ہیں کہ ہم "سُنّی" اس لئے ہیں کہ سُن سُنا کر مسلمان ہوئے ہیں۔ چونکہ اسلامی حکومت نہیں ہے، لہٰذا جو فرقہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہاں اگر اہلِ سُنّت والجماعت بولتے ہیں تو حکومت اُن کا مواخذہ کرتی ہے۔ کوشش یہ کرنی چاہیے کہ فضا خراب نہ ہو۔ گفتگو آرام سے کی جائے اور وہاں کی جائے جہاں پر فائدہ ہو ورنہ حکمتِ عملی سے سلام کلام کر کے محفل چھوڑ دینی چاہیئے۔

اُوپر جو اقتباسات دیئے گئے ہیں، اگر اُن کے ہوتے ہوئے یہ فرقے حق کی تلاش نہیں کرتے تو اس میں آپ کا اور میرا کیا قصور ہے۔ ہدایت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ سے اُن کی پرسش نہیں ہوگی۔ آپ اپنی اولاد کو دینی تعلیم سے خوب آراستہ کریں تاکہ اُن کے دِین پر کوئی ڈاکہ نہ ڈال سکے۔

Marfat.com

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

سوال:۔ اگر پیرِ طریقت گمراہ ہو جائے تو کیا مُرید اپنے ایسے پیر سے علیٰحدگی اختیار کر سکتا ہے؟

جواب:۔ اگر پیرِ طریقت گمراہ ہو جائے تو وہ مردودِ طریقت خود بخود ہو جاتا ہے، آپ خواہ اعلان کریں یا نہ کریں۔ مُریدی پیر کا فعل نہیں، مُریدی مُرید کا فعل ہے۔ وہ کسی وقت بھی جائز شرعی وجوہ کی بنا پر اپنے پیر سے علیٰحدگی اختیار کر سکتا ہے۔ یہ جائز ہے۔ مُرید حق بجانب ہے۔ لیکن ہونا یہ چاہیئے کہ حُسنِ اخلاق اور عُمدگی سے علیحدہ ہو جائے۔ مُریدِ صادق کو یہ کبھی نہ بھُولنا چاہیئے کہ مقصودِ پیر نہیں، مقصود اللہ کی ذات ہے۔ پیرِ طریقت کو چاہیئے کہ وہ خود بخود اپنے مُریدوں سے کہہ دے کہ "اب مجھ میں شرف نہیں رہا، میں آج سے دستبردار ہوتا ہوں اور اللہ کی جانب مَیں توبہ میں مشغول ہوتا ہوں، اب آپ اپنا مقصود دوسری جگہ تلاش کریں۔" اور وہ بیعت وغیرہ ہرگز نہ کرے اور مُریدوں کا فرض ہے کہ اپنے پیر کے حق میں دُعائے خیر کرتے رہیں۔

اب ایسی صورت میں مُریدِ صادق کیا کرے۔ اس کے لئے ایک تو یہ صورت ہے کہ شجرہ شریف سے اس پیرِ طریقت کا نام حذف کرے کیونکہ اس کا نام معزولی کی صُورت میں شجرہ میں رکھنا شجرہ شریف کے تقدس کو برباد کرنا ہے، اور دوم

Marfat.com

اس کا نام برقرار رکھنے سے تمام دوسرے خواجگان کی توہین ہے اور ایسا کرنے سے اللہ اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور خواجگانِ عالی کی نظر میں وہ مجرم ہو جاتا ہے' اور سزا ملنے کا خطرہ ہو جاتا ہے' اگر اپنے معزول پیرِ طریقت کو اسی طرح اچھا سمجھتا ہے تو وہ خود بھی مردودِ طریقت ہو جاتا ہے' کیونکہ وہ شخص خدا پرست نہیں رہتا بلکہ تشخّص پرست ہو جاتا ہے۔ اسلام تشخّص پرستی کے سخت خلاف ہے۔ جب پیر فاسق ہو گیا اور مردودِ طریقت ہو جائے تو پھر صاحب سلامت اور واجبی لحاظ برقرار رکھنا چاہیئے۔

یاد رکھیں' ایک فاسق ہوتا ہے اور ایک فاسقِ مُعلِن۔ فاسق کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے کیونکہ اس کے گناہ کا معاملہ اللہ اور اس کے درمیان ہے کسی تیسرے شخص کو علم نہیں۔ فاسق مُعلِن کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی' یعنی اس کو امام نہیں بنایا جا سکتا کیونکہ وہ اعلانیہ فاسق ہے۔ پیرِ طریقت کے مردود ہو جانے کے بعد مُریدِ صادق کو چاہیئے کہ بعد از نمازِ عشاء' دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں تین بار سُورۃ اخلاص پڑھے۔ اور پھر سُورۃ فاتحہ اوّل اور آخر میں تین تین بار درود شریف اور سُورۃ فاتحہ کے بعد تین بار سُورۃ اخلاص؛ اب اس کا اور دو رکعت نفل کا ثواب اپنے معزول پیر کے مرشدِ پاک کی رُوحِ مبارک کو پہنچائے اور پھر خاموشی سے آنکھ بند کر کے یہ تصوّر کرے کہ وہ اُن کے حضور بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے بعد کہے یا حضرت' بدقسمتی سے یہ معاملہ ہو گیا ہے لہٰذا آج سے مَیں آپکا مُرید ہوتا ہوں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کو اس پر گواہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد ایک سکون اس کو محسوس ہو گا۔ اس کے بعد

Marfat.com

وہ دو رکعت نفل شکرانہ پڑھے۔ اپنے نئے مرشدِ پاک کی رُوح مبارک کو پہنچائے تو اس طرح اس کی مُریدی اور دیگر اعزاز اور رُوحانی حالت بفضلہٖ تعالیٰ قائم دائم رہیں گے اور تسلسلِ رُوحانی، فیضان اور نسبت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

دوسری صُورت یہ ہے کہ وہ مُرید قطع تعلق کر کے اِسی سلسلۂ طریقت کے کسی بزرگ سے از سرِ نَو بیعت ہو جائے۔ اب اس کا سفرِ طریقت نئے سرے سے شروع ہو جائے گا، اگر وہ کہیں بھی بیعت نہیں کرے گا تو وہ مردودِ طریقت ہی رہے گا۔ اِس سلسلے میں ممکن نہ ہو تو کسی اور سلسلے میں بیعت ہو جائے۔

یہ ٹھیک ہے کہ فاسق مُعلِن ہونے پر بھی پیر صاحب اپنی بدکاری پر قائم رہتے ہیں۔ میرے پاس ایک نہایت مشرع اور اچھی حالت کے مالک تشریف لائے اور انہوں نے ایک چھپا ہوا مجھے رسالہ دیا جس میں اُن کے پیر کی اعلانیہ بدکاریاں لکھی ہوئی تھیں اور کافی مُریدوں کا ان کے ساتھ قائم رہنے کے بارے میں بھی لکھا ہوا تھا۔

میں نے غور سے پڑھا۔ اس پر ۲۲ خلفاء کے نام درج تھے اور اُنکا نام بھی اُن میں درج تھا۔ کہنے لگے اب داڑھی کے بال سفید ہو گئے تو اب ہم ۲۲ خلفاء کو مرشد صاحب نے مردودِ طریقت کر دیا ہے۔ ہم سخت پریشان ہیں، ہم کئی پیروں کے پاس گئے ہیں۔ انہوں نے ہمیں بھی مردودِ طریقت ہی کہا۔ اُنہوں نے دوسری باتیں کیں۔ میں نے کہا کہ میں آپ کی باقی کسی بات کا جواب نہیں دوں گا سوائے ایک کے، وہ یہ کہ آپ الحمدللہ مسلمان ہیں اور مردودِ طریقت

Marfat.com

نہیں بلکہ آپ کے گمراہ مرشد مردودِ طریقت ہیں اور ان کا ساتھ دینے والے بھی گناہ گار اور مردودِ طریقت ہیں۔ پھر میں نے اُنہیں ان کی مشکل کا حل بتایا' اور اُوپر والے طریقے بتلائے' بہت ممنون اور خوش گئے۔

اس طرح میرے پاس وقتاً فوقتاً لوگ آتے رہتے ہیں یا خط لکھتے ہیں' میں نے کہا۔ آج کل اللہ کے مقبول بندے بہت تھوڑے ہیں۔ باقی دُنیا کے لالچ میں آکر ننگِ طریقت ہو گئے ہیں۔ راکھ سے لاکھ ہو گئے۔ بعض نے کروڑوں رُپے کی جائیداد بھی چھوڑی ہے۔

طریقت کی نہ کوئی پولیس ہے اور نہ کوئی پولیس اسٹیشن ہے اور اس کے جُرم کی رپورٹ کہیں درج نہیں کرائی جاتی۔ اگر آپ کے مرشد فاسق ہو گئے ہیں تو آپ ان سے علیحدہ ہو جائیں۔ ہاں سلام کلام سے اگر کہیں ملاقات ہو جائے تو گریز نہ کریں' نہ ہی ان کے خلاف کوئی کردارکشی کی مہم چلائیں' جب تک وہ آپ پر حملہ نہ کریں۔ حملہ کی صورت میں مدافعت آپ کا حق ہے۔

سوال :۔ بیعتِ مُریدی اور بیعتِ خلافت میں کیا فرق ہے؟

جواب :۔ بیعتِ مُریدی اور بیعتِ خلافت دو مختلف چیزیں ہیں۔ بُنیادی چیز بیعتِ مُریدی ہے۔ بیعتِ خلافت ایک اعزاز ہے۔ بعض بُزرگوں کو چالیس چالیس

Marfat.com

خلافتیں مختلف درویشوں سے ملی ہیں۔ یہ ایک اعزاز ہے اُن کا آپ کو دینا اور آپ کا قبول کرنا اُن کے لئے اعزاز ہے۔ ہاں مُرید بیک وقت دو جگہ نہیں ہو سکتا اگرچہ اس میں بھی کہیں کہیں استثنا تھے، یعنی بیک وقت دو پیر ہوئے ہیں مگر بہت ہی کم۔ معلوم نہیں کن حالات میں ایسا ہوا۔

مادرزاد ولی کا معاملہ مختلف ہے۔ وہ اگر کسی سلسلے میں مرید ہوتا ہے تو اس سلسلے کو اس پر نہ صرف خوشی بلکہ بے حد فخر ہوتا ہے اور بعض ہستیوں پر تو سلاسلِ طریقت میں کافی جھگڑا رہا۔ مثلاً امامِ ربّانی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر اہلِ چشت کا دعویٰ تھا کہ یہ ہمارے ہیں۔ آخر دربارِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلّم) میں فیصلہ ہوا اور آپ سلسلۂ نقشبند کو عطا ہوئے۔

اِن کی تو ایک قسم کی رجسٹریشن ہوتی ہے۔ نہ بیعت ہوئی تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

سوال :۔ مزار شریف کو غُسل دینے کا کون حقدار ہے، اور مزار شریف کا جائز وارث کسے مانا جائے؟

جواب :۔ مزارات کو غُسل کی رسم معلوم نہیں کب سے چلی آرہی ہے، اولیاء کرام اپنے اپنے پیرانِ عظّام کے مزارات کو اُن کے عُرس کے موقع پر غسل دیتے ہیں۔ مُریدین کی بجائے خاص خاص خلفاً کو غسل دینا چاہیئے۔ اگر صاحبِ مزار

Marfat.com

کے نسب میں یعنی اُن کا باپ، بھائی، چچا، بھتیجا وغیرہ موجود ہیں تو اُن میں سے کسی ایک کا شامل ہونا لازمی ہے۔ اگر اُن کو کہا گیا ہے تو دوسری بات ہے۔ اگر ان کو مدعو ہی نہیں کیا گیا تو وہ ایک عام غسل ہوگا اور اس غسل سے صاحبِ مزار کی رُوح کو سخت تکلیف پہنچتی ہے، کسی کو ثواب ملنے کا تو سوال ہی نہیں۔

قبر شریف کے وارث وہ ہیں جو صاحبِ مزار کے شرعی وارث ہیں۔ وہ کسی کو مجاور بٹھائیں یا نہ بٹھائیں یہ دوسری بات ہے۔ اس پر اُنکی اجازت کے بغیر کوئی تعمیر کرنی یا ردّوبدل کرنا یہ قانونی جرم (Tress pass) ہے، جس کے لئے سول عدالت میں نہیں بلکہ فوجداری مقدمے کے لئے پولیس کو فوری اطلاع دی جاتی ہے۔

ہاں جہاں تک چادر چڑھانے کا تعلّق ہے، یہ مریدین بغیر نسب کے نمائندہ کے چڑھا سکتے ہیں۔

آپ نے جو لکھا ہے کہ مزار شریف کے دعویدار کئی فریق ہو جاتے ہیں اور پھر اُن کو حکومت تالا لگا دیتی ہے۔ یہ صوبہ سندھ میں ہی نہیں بلکہ صوبہ سرحد و بلوچستان اور پنجاب میں بھی ہیں۔ اصل مسئلہ پیسہ کمانے کا ہے۔

میں نام لئے بغیر ایک بزرگ کے مزار شریف کا واقعہ لکھتا ہوں۔ اُنکی وفات کے قریباً بیس برس بعد اچانک کچھ حضرات نے کمیٹی بنائی مزار کی تعمیر کے لئے۔ اس میں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اِن بزرگ کو دیکھا تک نہ ہوگا۔ اور وہ بعد میں کسی نہ کسی ذریعہ سے داخل ہو گئے۔ آپ حیران ہونگے

Marfat.com

یہ پڑھ کر کہ وہ بُزرگ آخری ایام میں کئی سال دِل کے عارضے میں مبتلا رہے۔ اِس وقت سوائے غریب مُریدوں کے کوئی نہیں آتا تھا۔ یہ لوگ تو بس کبھی کبھی ملنے آجاتے۔ اب ان پر کیوں چندہ جمع کرنے کی مہم اچانک شروع کی گئی اور تین چار لاکھ روپے تخمینے کا بھی اعلان ہوگیا۔ اپیل بھی نہایت مؤثر الفاظ میں چھپوا کر تقسیم کی گئی۔ پہلے ایک کتاب بھی لکھی گئی۔ جس میں کئی باتیں حقیقت کے خلاف ہیں۔ ایک صاحب خود لکھنے والوں یا لکھوانے والوں میں سے ہر دو طرف تھے اور دوسرے صاحب جنہوں نے تین دن پہلے بیعت ختم کردی تھی اور کچھ لوگ جنہوں نے اُنہیں زندگی میں تکلیفیں پہنچائی تھیں، اور آخری وقت میں سازشیں بھی کی تھیں، اب وہ کمیٹی میں شامل ہو گئے یا معاونین کی فہرست میں آگئے تھے اور ستم بالائے ستم ایک ایسے شخص کو کمیٹی کا اہم رُکن بنایا گیا جس نے ان بزرگ کے والد صاحب کے مزار کو شہید کیا تھا اور مقدمۂ فوجداری بھی اُن پر چلا۔ پولیس نے قبرستان کے مزدوروں کو تفتیش میں شامل کرلیا، بس پھر کیا پُوری لیبر فورس حرکت میں آگئی اور آپ سمجھ سکتے ہیں کہ حکومت کوئی بھی یونین ہو، اس کے سامنے ہتھیار ڈال دیتی ہے۔

حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کے عرس پر (ابھی چند سال کا واقعہ ہے) جھگڑا ہوگیا، ایک بھائی کا شاید یہ تقاضا تھا کہ اس دفعہ میں بیٹھوں گا مگر دوسرا اِس حق سے دستبردار ہونے کو تیار نہ تھا۔ لوگوں کا ہجوم بے شمار۔ اِدھر انکا جھگڑا اتنا بڑھ گیا کہ خوب کلاشنکوف سے گولیاں چلیں۔ لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔

سلسلۂ نقشبندیہ کے ایک بہت بڑے بزرگ جب انتقال فرماگئے تو تنازعہ

Marfat.com

کھڑا ہو گیا۔ اُن کے خلفاء نے بڑی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ پھر تماشا سب نے دیکھا۔ خلیفہ صاحب نے دُکھ بھرے لہجے میں اتنا کہا خُدا کسی کو صاحبزادہ شریف نہ بنائے۔

دوسرے ایک چشتیہ سلسلے کے بہت بڑے بزرگ کا وصال ہوا۔ دونوں صاحبزادے باکمال مگر یہاں پیسے کا معاملہ تھا۔ جھگڑا ہوا اور اس قدر کہ ایک دوسرے کی داڑھیاں پکڑی اور کھینچی گئیں۔ مریدوں نے بھی یہ تماشا دیکھا۔

کئی ایسے مزارات کے واقعات ہیں کہ ان پر کوئی مرید مجاور بن کر بیٹھ گیا اور پیسے کمانے شروع کر دیئے۔ سندھی تو بہت پیر پرست ہیں مگر جب وارثوں کو پتہ چلا تو بڑی مشکل سے خود ساختہ مجاور کو اٹھوایا۔

سوال: آیا پیری مُریدی ضروری ہے؟

جواب: آپ کے پیری مُریدی کے سوال کے بارے میں جواب مندرجۂ ذیل حدیث مُبارکہ سے مل جائے گا۔ انشاء اللہ!

حدیث شریف: "جو شخص مر گیا اور اس کی گردن میں بیعت نہیں ہے، تو وہ مر گیا جاہلیت کی موت، اور جس نے اپنے ہاتھ اللہ کی اطاعت میں اُٹھائے وہ روزِ قیامت اللہ سے ملے گا اور اس کے واسطے کوئی حجّت نہیں ہو گی۔"

Marfat.com

مندرجہ ذیل آیتِ قرآنی کو مع اس کے معنیٰ کے اپنے ذہن میں رکھیں :

" مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِہٖ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی "

ترجمہ : " جو شخص اس جہان میں اندھا ہے' وہ عاقبت میں بھی اندھا رہے گا "

یہاں اندھا ہونے سے مُراد ظاہری بینائی کھونا نہیں ہے ۔ اس کی وجہ ایسے شخص کو نابینا یا عرفِ عام میں "حافظ جی" کہا جاتا ہے ۔ یہاں مُراد دِل کے اندھا ہونے سے ہے ۔ اور دل کی بینائی کسی مُرشدِ کامل کی بیعت سے ہی حاصل ہوتی ہے اور شریعت کا علم کسی عالمِ حق کے سامنے زانوئے ادب تہہ کرنے سے ہی ملتا ہے ۔ شریعت ظاہر ہے' طریقت ایک مخفی بھید ہے ۔ ایک علم سفینہ ہے اور ایک علم سینہ ہے ۔ ظاہری آنکھ کا نُور دل کی آنکھ کا نُور نہیں ہو سکتا۔ ایک عالمِ حق کی یہ شان ہے کہ حدیث شریف میں ہے : " سونا عالم کا افضل ہے جاہلوں کی عبادت سے " یہاں عالم سے مُراد عالمِ حق ہے نہ کہ عالمِ سُو ! اصل چیز تو دلِ بینا ہے ۔ عِلم تو عقل میں سماتا ہے ۔ عقل اگر نوری نہ ہو تو دلیل سے چلتی ہے' اسی لئے ؎

دلِ بینا بھی کر خُدا سے طلب — آنکھ کا نُور دل کا نُور نہیں
عِلم میں سُرور تو ہے لیکن — یہ وہ جنّت ہے جس میں حُور نہیں

ویسے سچّی بات تو یہ ہے کہ پیر سب کا ہوتا ہے اور جس کا پیرِ طریقت نہیں ہوتا اُس کا پیر شیطان ہوتا ہے ۔ دلیلوں نے آج تک انسان کو اُلجھائے ہی رکھا ہے' کسی نے خوب کہا ہے ؎

Marfat.com

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گذرگاہوں کا
اپنے افکار کی دُنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں اُلجھا ایسا
آج تک فیصلۂ نفع و ضرر کر نہ سکا
جس نے سُورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شبِ تاریک کو سحر کر نہ سکا

سوال : مزارات کے سلسلہ میں محکمۂ اوقاف کی کارکردگی کچھ قابلِ رشک نہیں، آیا اصلاحِ احوال ہوسکتی ہے؟

جواب : آپ کے خیالات سے میں اتفاق نہیں کرتا۔ محکمۂ اوقاف نے مزارات کی آمدنی کو فراخدلی سے خرچ کیا اور کئی ہندوانہ رسوم اور کئی خرافات کو دُور کیا۔ مزارات کے تقدس کو ہی نہیں بلکہ ان کی عمارات میں توسیع کر کے اور کہیں نئی مساجد بنا کر، کہیں کسی مزار کی تعمیر کو خوبصورت بنا کر اُن مزارات کو زائرین کے دل کا سکون بنایا۔

اِس سے پہلے زیادہ تر سجّادہ نشین آمدنی کا بیشتر حصّہ فضول خرچیوں میں صَرف کرتے تھے۔ کئی سال ہوئے ایک دفعہ میں ایک کپڑے کی دکان میں بیٹھا ہوا

Marfat.com

تھا۔ مجھے کچھ کپڑا خریدنا تھا۔ اتنے میں ایک خوبصورت جوان داخل ہوا۔ اِس دکاندار نے مجھ سے تھوڑی دیر کے لئے معذرت کی، پھر اُن صاحب کی پذیرائی شاندار طریقے سے کی۔ انہوں نے ان کے لئے کوکاکولا منگوایا۔ پینے سے پہلے انہوں نے فرمایا کہ بیگم کے لئے کچھ کپڑا چاہیئے۔ پھر وہ بوتل پیتے رہے اور اس نے کپڑا اپنے سیلزمین (Sales man) کو تھما کر کہا کہ کار میں رکھ آؤ۔ اس کے بعد ان صاحب نے رقم پوچھی، تو انہوں نے سات آٹھ سو روپیہ بتائی۔ انہوں نے ایک لفظ کہے بغیر رقم ادا کی۔ اب یہ دکاندار کار تک اُن کے ساتھ گئے۔ جب واپس ہوئے تو میں نے پوچھا کہ خرید و فروخت کا یہ کونسا طریقہ ہے؟ انہوں نے کہا یہ بڑے گدّی نشین ہیں اور اسی طرح بھاؤ کئے بغیر کپڑا لیتے ہیں۔ ہاں یہ کہتے ہیں کہ ڈیزائن لیٹیسٹ (Latest) ہونا چاہیئے۔ پھر وہ طنزاً بولا کہ محنت کی کمائی ہوتی ہے تو بھاؤ وغیرہ کیا جاتا ہے: "مالِ حرام بود بجائے حرام رفت!"

آج سے ۳۰ سال پہلے جب میں صوبہ سرحد، علاقہ غیر، پنجاب، بلوچستان، سندھ اور کراچی اور مشرقی پاکستان میں مختلف جگہوں پر جاتا تو اپنی عادت کے مُطابق معلوم کرتا کہ کہاں کوئی مستند مزار ہے تاکہ فاتحہ شریف کی سعادت حاصل کرسکوں۔ میں نے اکثر جگہ دیکھا کہ لوگ مزار پر اپنا شجرہ شریف بڑی مستی سے مزے لے کر پڑھ رہے ہیں۔ مگر ان مزاروں پر جھگڑے بھی ضرور دیکھے۔ وہ یہ کہ مجاور بن کر پیسہ کمایا جائے۔ اکثر مُریدوں کے مختلف گروہ بیک وقت بیٹھے اور زائرین کو متوجہ کرنے کے لئے طرح طرح کی باتیں سناتے ہیں۔ بعض مزار پر کوئی مُرید ہے، کہیں سجادہ نشین ہے۔ بعض جگہ لڑائی ہوتی دیکھی۔

Marfat.com

سوال : شجرہ شریف کے فیوض کیا ہیں؟

جواب : بیعت کا شرف تو بہت بڑی چیز ہے۔ اگر کسی سلسلہ کا شجرۂ عالیہ (جو مستند ہونا چاہیئے) انسان روزانہ دل سے پڑھے اور اس کے بعد ایک مرتبہ درود شریف، ایک مرتبہ سُورۂ فاتحہ، تین مرتبہ سُورۂ اخلاص اور پھر ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر شجرہ شریف کے جتنے بزرگ ہیں، اُن کی ارواحِ مُبارکہ کو ثواب پہنچائے تو انشاء اللہ عاقبت بخیر ہوگی۔ لیکن یہ سب باتیں سیدھے سچّے اور تلاشِ حق میں سرگرداں لوگوں کے لئے ہیں۔ دنیادار تو بیچارہ اپنے مطلب اور مفاد پرستی کے دائرہ سے باہر نکلنا ہی پسند نہیں کرتا ؎

کبیرا یہ من لالچی سمجھے نہیں گوار!
بھجن کرن کو سُست ہے کھانے کو ہوشیار

اس سے زیادہ آپ کے جواب کی تفصیل میں جانا مناسب نہیں، ہاں یہ ضرور کہوں گا کہ جو شخص اس طرح شجرہ شریف اور فاتحہ شریف پڑھتا رہے تو ایک نہ ایک دن انشاء اللہ مرنے سے پہلے اُسے پیرِ کامل مل ہی جائے گا۔

سوال : ازراہِ کرم آغاخانی اور داؤدی بوہرہ مذاہب کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائیے۔

جواب : آغاخانی اور داؤدی بوہرہ دونوں مختلف مذاہب ہیں۔ کافی

Marfat.com

عرصہ ہوا، ایک اشتہار چھپا تھا اور تقسیم کیا گیا تھا۔ اس میں آغاخانی عقائد درج ہیں۔ اُمید ہے اس سے آپ کا مطلب حل ہو جائے گا۔ یہاں ہم آغاخانی عقائد کی کاپی کی مکمل نقل درج کر رہے ہیں :

" مولانا شاہ کریمُ الحسینی الامامُ الحاضی الموجُودُ
اَرْحَمْنَا وَاغْفِرْ لَنَا

دی ایچ۔ آر۔ ایچ۔ پرنس آغاخان فیڈرل کونسل برائے پاکستان
ریلیجس (مذہبی کمیٹی)، نیو جماعت خانہ، بریٹو روڈ، کراچی ۳

آغاخان مذہبی عبادات کا پیغام :

حقیقی مومنوں کو یا علی مدد!

بیان یہ ہے کہ ہم لوگ آغاخانی ہیں۔ ہمارا تعلق اسماعیلی تنظیم سے ہے، جس کی ذمہ داری لوگوں کو مذہبی معلومات فراہم کرنا ہے۔ ہمیں جماعت خانوں میں مکھی صاحب کی زیرِ سرپرستی جو مذہبی تعلیم دی جاتی ہے، اُس کی روشنی میں ہم آغاخانی بندگی / عبادت جو جماعت خانوں میں کرتے ہیں، اُس کی مکمل وضاحتی تفصیل ہم تحریر کر رہے ہیں :-

- سلام ہمارا ہے ' یا علی مدد ' اور ہمارے سلام کا جواب ہے ' مولا علی مدد! '
- کلمہ ہمارا ہے : اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد انّ محمد رسول اللہ واشھد ان علی اللہ۔
- وضو کی ہمیں ضرورت نہیں، اس لئے کہ ہمارے دِل کا وضو ہوتا

Marfat.com

ہے۔

- نماز کی جگہ ہر آغاخانی پر فرض ہے تین وقت کی دُعا جو جماعت خانے میں آ کے پڑھے پانچ وقت فرض نماز کے بدلے میں۔ ہماری دُعا میں قیام ورکوع کی ضرورت نہیں۔ ہمیں قبلہ رُخ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ہر سمت رُخ کر کے پڑھ سکتے ہیں جس کے لئے دُعا میں حاضر امام کا تصوّر لانا بہت ضروری ہے۔ (ہم دُعا کی کتاب اِس پیغام کے ساتھ بھیج رہے ہیں۔ آپ خود پڑھیں اور دوسرے رُوحانی بھائیوں کو بھی دیں)۔
- روزہ تو اصل میں آنکھ، کان اور زبان کا ہوتا ہے۔ کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ہمارا روزہ سوا پہر کا ہوتا ہے جو صبح دس بجے کھول لیا جاتا ہے، وہ بھی اگر مومن رکھنا چاہے ورنہ روزہ فرض نہیں ہے، البتّہ جس مہینے کا چاند جب بھی جمُعہ کے روز کا ہوگا اُس دن ہم روزہ رکھتے ہیں۔
- زکوٰۃ کی بجائے آمدنی میں روپیہ میں دو آنہ (دسوند) ہم فرض سمجھ کر جماعت خانے میں دیتے ہیں۔
- حج ہمارا حاضر امام کا دیدار ہے (وہ اِس لئے کہ زمین پر خدا کا رُوپ صِرف حاضر امام ہے)۔
- ہمارے پاس تو بولتا قرآن یعنی حاضر امام موجود ہے۔ مُسلمانوں کے پاس تو خالی کتاب ہے۔

Marfat.com

• — ہمارے صبح و شام تک کے گناہ مُکھی صاحب چھینٹا ڈالکر معاف کرتے ہیں۔ ہم میں سے اگر کوئی آدمی روزانہ جماعت خانے نہ جاسکے تو جُمعہ کے روز پیسے دیکر چھینٹا ڈلواکر اور آبِ شفا (یعنی گھٹ پاٹ) پی کر اپنے گناہ معاف کراسکتا ہے اور اگر کوئی جمعہ کے روز بھی جماعت خانے نہ جاسکے تو مہینہ بھر کے گناہ چاندرات کو پیسے دیکر چھینٹا ڈلواکر آبِ شفا (گھٹ پاٹ) پی کر گناہ معاف کراسکتا ہے۔

ہماری بندگی / عبادت کا طریقہ یہ ہے :۔

حاضر امام ہمیں ایک بول / اسم اعظم دیتے ہیں جس کے عوض ہم ۔/۷۵ روپے ادا کرتے ہیں جس کی بندگی / عبادت ہم رات کے آخری حصّہ میں کرتے ہیں۔ پانچ سال کی بندگی / عبادت معاف کرانے کے لئے ۵ سو روپے اور ۱۲ سال کی بندگی / عبادت معاف کرانے کے ۱۲ سو روپے اور لائف ممبر (پُوری لائف (عمر)) کی بندگی / عبادت معاف کرانے کے ۵ ہزار روپے ہم جماعت خانوں میں دیتے ہیں۔

نُورانی : حاضر امام کے نُور کو حاصل کرنے کے لئے ۷ ہزار روپے ہم جماعت خانوں کو دیتے ہیں جس سے ہمیں حاضر امام کا نُور حاصل ہوتا ہے۔

فدائین : قیامت کے روز ہم حاضر امام کو اپنے آپ کو بخشوانے (یعنی حاضر امام کے نُور کے ساتھ اپنے نُور کو ملانے کا خرچہ (پچیس ہزار روپے) جماعت خانوں میں دیتے ہیں۔

نانذی : ہم نانذی خیرات کو کہتے ہیں۔ ہمارے گھروں میں بہترین قسم کے پکنے والے کھانے، عُمدہ قسم کے کپڑے و زیورات ہم جماعت خانوں میں خیرات

Marfat.com

(ناندی) دیتے ہیں۔ جماعت خانے والے اس ناندی کو نیلام کر کے اس کی رقم جماعت خانے میں جمع کر دیتے ہیں۔

ایک اہم وضاحت کرنا بہت ضروری ہے کہ : ہمارا مذہب صدیوں پرانا ہے۔ آج تک اس پر کسی نے تنقید نہیں کی۔ اگر ہمارا مذہب غلط ہوتا تو کب کا ختم ہو جاتا۔ اب اگر مسلمانوں کو یا اُن کے علماء کو ہمارے مذہب میں کوئی خامی نظر آتی ہے یا کوئی اعتراض ہے تو وہ ؟ ارے عہدیداروں برائے ایچ۔ آر۔ ایچ آغاخان فیڈرل کونسل برائے پاکستان سے وضاحت کیوں طلب نہیں کرتے ؟ مسلمانوں کے علماء بھی تنقید کرتے ہیں لیکن ہمارے حاضر امام سے وضاحت طلب کرتے ہوئے کیوں ہچکچاتے ہیں ؟ کیا وہ ہمارے حاضر امام سے ڈرتے ہیں ؟ صدیوں سے مسلمانوں کے علمائ نے ہمارے مذہب پر کبھی تنقید نہیں کی تو یہ پندرہویں صدی کے علماء آخر کہاں سے بیدار ہو کر ہم پر تنقید کرنے لگے ؟ ہر دور میں ہمیں حکومتِ وقت کی تائید حاصل رہی ہے۔ بس یہی ہمارے مذہب کے سچ ہونے کی دلیل ہے۔

حقیقی مومنو! تم لوگ اپنے مذہب پر ثابت قدم رہو اگر تم سچّے ہو۔ دُنیا میں تو اسی طرح کے فتنے اور الزامات تو آتے جاتے رہیں گے۔ ہماری دُعا ہے کہ ہمیں اور آپ کو نُورِ مولانا حاضر امامؑ سُکھی اور آباد رکھے اور اس کا دیدار بھی نصیب ہو۔ (آمین !)

آخری کلمہ : یاشاہ کریمُ الحسینی انت الامام الحَاضِرُ الموجُود (سُجُودُ) اَللّٰھُمَّ لَکَ سُجُودِی وطَاعتِی۔

نوٹ : اِس پیغام کی نقل سارے جماعت خانوں کو روانہ کر دی گئی ہے۔

Marfat.com

فقط - عاشق علی (پریزیڈنٹ)
دی ایچ - آر - ایچ پرنس آغاخان فیڈرل کونسل
برائے پاکستان ریلیجس (مذہبی) کمیٹی"۔

داؤدی بوہرہ جماعت کے اندر ایک جماعت کھڑی ہوگئی ہے جس نے ایک کتابچہ بعنوان "فیصلہ کیجئے - کیا یہ لوگ مسلمان ہیں؟" چھاپا ہے اور کافی تقسیم کیا ہے - اِس کتابچہ کے کچھ اقتباسات درج ذیل ہیں :-

" (الف) میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا مورثِ اعلیٰ ہوتے ہوئے زمین پر اُتر آنے والا خدا ہوں -

(ب) حضرت محمد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اختیارات حاصل ہیں اور میں بھی شارع ہونے کے وہ جُملہ اختیارات رکھتا ہوں جو رسُول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو حاصل تھے -

(ج) میں اختیارِ کلّی رکھتا ہوں کہ قرآن مجید کے احکام و تعلیمات اور شریعت کے اصول و قوانین میں جب اور جس وقت چاہوں ترمیم کرتا رہوں -

(د) میرے تمام ماننے والے میرے ادنیٰ غلام ہیں اور اُن کے جان و مال، اُن کی پسند و ناپسند اور اُن کی جملہ مرضیات کا مالک "میں" اور صرف "میں" ہوں -

(ر) میں جُملہ امورِ زندگی کا "دھنی" یعنی مالک ہوں کہ جسے چاہوں دولت اور جس سے چاہوں، زندہ رہنے کے بنیادی حقوق بھی چھین لوں -

(س) میں نے حکم دے رکھا ہے کہ میرے فرقے کے نوجوان رضاکار جن کو

Marfat.com

میں شبابی کہتا ہوں، مجھ پر اعتراض کرنے اور میرے خلاف لب ہلانے والے سے اس طرح نمٹ لیں کہ وہ سہم کر توبہ کرلے اور دوبارہ میرا بندہ یعنی غلام بن جائے۔

(ش) اس سلسلے میں اپنے شبابیوں کو حکم دے رکھا ہے کہ وہ مجھ سے منحرف ہونے والوں کی زندگی اجیرن کردیں، اُن کی بیویاں اُن پر حرام کردی جائیں، اُن کی اولاد اُن سے چھڑوالی جائے، اُن کے معاشی وسائل سے اُنہیں محروم کردیا جائے اور اگر وہ مرجائیں تو اُن کو ہمارے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا جائے۔ اور بھولے چُوکے دفن ہوگئے ہوں تو اُن کی لاشیں قبروں سے نکالکر باہر پھنکوادی جائیں۔

(ص) میں خیرات وصدقات کے نام سے وصول ہونے والی جُملہ رقوم کو خود اپنی ذات اور اپنے خاندان پر خرچ کرنے کا بلاشرکتِ غیرے مجاز ہوں اور کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ اس سلسلے میں مجھ سے کچھ پوچھے یا سوال کرے۔

(ض) میں کسی بھی ملک میں حکومت اندر حکومت ہوں اور میرا حکم ہر ملک میں میرے ماننے والوں کے لئے اس ملک کے مُروّجہ قانون سے افضل ہے، جس کی پابندی ضروری ہے خواہ میرا وہ حکم اس ملک کے آئین وقوانین کے منافی ہی کیوں نہ ہو!

(ط) میں اپنے ہر ماننے والے سے اپنی ربوبیّت کے ایک باقاعدہ میثاق پر دستخط لیتا ہوں، اور میثاق شکن کرنے والے کو کافر قرار دیتا ہوں۔"

Marfat.com

سوال : میرے دوست نے ہندو عورت سے شادی کی مگر اُس نے اسلام قبول نہیں کیا' وہ آخری دَم تک ہندو رہی' اب جُدائی ہوگئی ہے اور خاوند کہتا ہے کہ میں نے طلاق دیدی۔ براہِ کرم ہماری رہنمائی فرمائیں۔

جواب : آپ کے دوست کی بیوی کو طلاق کیسے ہوگئی' جبکہ نکاح ہی نہیں ہوا۔ آپ کا دوست مسلمان رہا اور اس کی بیگم ہندو رہی' اسلام قبول نہیں کیا۔ ہاں اگر کسی مولوی صاحب نے اندریں حالات بھی نکاح پڑھا دیا تو پھر وہی اس کے بارے میں بتا سکتے ہیں۔

سوال : ہم کُفو رشتے کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائیے۔

جواب : لڑکی کے والدین نے ہم کفو کا مسئلہ ٹھیک اُٹھایا ہے۔ یہ دونوں فریقین کا حق ہے۔ اگر اس کا صحیح استعمال صحیح وقت پر شادی سے پہلے کر لیا جائے تو بعد میں ازدواجی زندگی میں آسانی رہتی ہے۔

ہم کفو کہتے ہیں ہمسر کو' جو قدرت' علم و حکمت اور دیگر صفات میں ہم پلّہ ہو۔ اگر کوئی پیدائش کے لحاظ سے بدقسمتی سے حرامی ہے مگر شریعتِ مقدّسہ کی

Marfat.com

رُو سے وہ متقی، پرہیزگار اور باعمل ہے تو اس کو نماز کے لئے امام بنانا بھی جائز ہے۔

اگر آپ نے محض یہ بات سُنی ہے صاحبِ متعلّقہ کے متعلّق، کسی کے کہنے پر اور بغیر تحقیق کے اُس کو سچ مان لیا، تو حدیث شریف کی رُو سے آپ کے جھوٹے ہونے میں کوئی شک نہیں اور آپ کی گواہی قابلِ قبول نہیں۔

سوال: کیا موجودہ مسلمانوں کی اصلاح ہو سکتی ہے؟

جواب: موجودہ مسلمانوں کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ دین کے پانچوں ارکان پہ مضبوطی سے عمل پیرا ہوں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بچّے کی ابتدائی تعلیم مساجد کے مکتب میں (جو مدّت سے بند ہیں) زور و شور سے شروع ہو، اور حضرت سعدی شیرازیؒ کی 'گلستان بوستان' دونوں پڑھائی جائیں۔

گھر کے اندر بچے کے آئیڈیل اس کے ماں باپ ہوتے ہیں۔ وہ بھی بچّوں کی عمدہ تربیت کریں اور اپنے عمل و کردار کو اعلیٰ رکھیں۔ آج سے ساٹھ سال پہلے کا وقت جب یاد آتا ہے تو طبیعت کو عجیب سا سکون محسوس ہوتا ہے۔ اس وقت شیعہ، قادیانی یہ فرقے تبلیغ تو درکنار، اپنے آپ کو انفرادی طور پر ظاہر بھی نہیں ہونے دیتے تھے۔

Marfat.com

سوال : کیا مسلمان ایک ہو سکتے ہیں ؟

جواب : جی ہاں ! مسلمان اب بھی ایک ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ علماء کرام مِل بیٹھ کر اپنے اختلافات (اللہ اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوشنودی کی خاطر اور اُمّتِ محمّدی کی موجودہ حالتِ زار پہ ترس کھا کر) مٹا دیں ۔ جو اسلام، حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم لائے اور جو قرآنِ پاک آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر نازل ہوا اُسی پر عمل درآمد کروا دیں ۔ جب آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ میری اُمّت میں 73 فرقے ہوں گے اور اس میں سے نجات پانے والا ایک فرقہ ہوگا، تو عرض کیا : وہ فرقہ کون سا ہوگا ؟ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا : جو میری سُنّت پر ہوگا ۔

سوال : کیا مادر زاد ولی بیعت ہوتے ہیں ؟

جواب : جو مادر زاد ولی ہوتے ہیں اُنہیں بیعت کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ مگر مختلف سلسلوں کے بزرگ اُن کی طرف للچائی نظر سے دیکھتے ہیں کہ کسی طرح یہ اُن کے سلسلہ میں داخل ہو جائے ۔ اس طرح اُن کے سلسلہ کو بہت بڑا اعزاز ملتا ہے، مُریدی یا خلافت کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ اس لئے آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض مادر زاد ولی درویش کسی بزرگ کے پاس پہنچے تو وہ بزرگ یا تو خود باہر آئے استقبال کے لئے یا کسی خلیفہ کو بھیجا ۔

Marfat.com

سوال : کیا واقعی قادیانیوں کا اخلاق بہت اچھا ہے ؟

جواب : الحمدللہ ! میری گذشتہ تالیف کے تتمۃ کو آپ کے صاحبزادے نے غور سے پڑھا اور انہوں نے اس خوبصورت قادیانی لڑکی سے شادی کے ارادے کو ترک کر دیا ۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ اکثر کہتا ہے کہ قادیانیوں کا اخلاق بہت اچھا ہے ۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ۔ اُن کے خاندانوں کے اندر گھس کر دیکھیں پھر معلوم ہوگا کہ اُن کے اندر ذاتی معاملات پر کس قدر جھگڑا ہے ۔

سیدھی سی بات ہے کسی لمبی چوڑی دلیل دینے کی ضرورت نہیں ۔ کیا اُمتی کا اخلاق اپنے نبی کے اخلاق سے اعلیٰ ہو سکتا ہے ۔ مرزا غلام احمد گالی گلوچ اور اتنی گندی زبان استعمال کرتے ہیں اور یہی انداز اُن کی تحریروں میں بھی ہے ۔ آخر عدالتوں میں مقدّمے چلے ۔ آخری مقدمے میں انہیں معافی نامہ داخل کرنا پڑا اور اقرار نامہ دیا کہ وہ آئندہ ایسا نہیں کریں گے ۔ آپ خود سوچیں کہ ایک 'نبی' اور دُنیاوی عدالت میں مقدمہ اُس پر اور وہ بھی گالی گلوچ بکنے کا اور اُس پر معافی نامہ داخل کرنا !! اُمید ہے کہ آپ کے صاحبزادے اس کے پڑھنے کے بعد اپنے خیال کو درست کر لیں گے ۔

سوال : مغربی جمہوری نظام مسلمانوں کے لئے کیسا ہے ؟

جواب : میں نے پہلے بھی کہیں مشورہ دیا ہے کہ مسلمان کے لئے

Marfat.com

مغربی ڈیموکریسی اختیار کرنے کے لئے قطعاً کوئی گنجائش نہیں ۔مغربی ڈیموکریسی جس کے تحت ساری دُنیا میں (سوائے اُن ملکوں کے جہاں ملوکیت ہے)، سیاست کی جارہی ہے ۔ یہ سراسر خیانت اور غلاظت ہے ۔ چونکہ مولوی صاحبان اور پیر صاحبان کو اُن کے اندر دھنستے ہوئے دیکھتے ہیں ۔ کوئی اسمبلی کے ممبر ہیں اور بعض کے دو دو بیٹے وزیر ہیں یا کسی عالم کے والد عالم دین وزیر اعلیٰ کے عہدے پر بھی فائزرہ چکے ہیں، تو آپ اس کو شرعاً جائز سمجھتے ہیں ۔ آپ اپنے ماموں کو مشورہ دیں کہ وہ الیکشن کے لئے نہ کھڑے ہوں، جو چار پیسے موجود ہیں اُنکو اپنے بیوی بچّوں پر اور کچھ غریبوں مسکینوں کی فلاح وبہبود پر خرچ کریں، اس طرح اپنی عاقبت بخیر کریں ۔

چونکہ رُوئے زمین پر اسلام اب بَٹ چکا ہے ۔ کہیں بھی اسلامی حکومت نہیں ۔ اسلامک ری پبلک لکھ دینے سے معاملہ نہیں بنتا ۔ اسلام اور مغربی جمہوریت ایک دوسرے کی ضد ہیں ۔ جسے دورِ حاضرہ میں الفاظ کی جادوگری اور شیطانی دلیلوں سے ختم نہیں کیا جاسکتا ۔ جمہوریت عوام کی حکومت کا نام ہے جبکہ اسلام اللہ تعالیٰ کی حکومت کا نام ہے ۔

جمہوریت نام ہے عوام کی حکومت کا اور انہی کے ذریعہ بنتی ہے اور اسلام میں حکومت کی بنیاد قرآن اور سُنّت کے ذریعہ قائم ہوتی ہے اور چلتی ہے ۔

جمہوریت کی سیاست جھوٹ اور دھوکے کے بغیر کامیاب ہو نہیں سکتی ۔ جس طرح بھی داؤ چلے اکثریت حاصل کرو ۔ خود وزیر بنو ۔ بہو بیٹیوں، بیٹوں، سالوں کو وزیر یا ایڈوائزر بناؤ، رشتہ داروں کو باہر کے ممالک میں سفیر بناؤ خواہ

Marfat.com

وہ اہل ہوں یا نہ ہوں۔

حدیث شریف کے مُطابق انسان ایک جھُوٹ بولتا ہے تو اُس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دُور کھڑا ہوتا ہے۔ صرف ایک جھوٹ—— اور جہاں کاروبار ہی ہر وقت جھُوٹ اور فریب کا ہو وہاں کیا حال ہوگا۔ جمہوریت میں قطعی پسند پارلیمنٹ ہوتی ہے جبکہ اسلام میں فائنل اتھارٹی اللہ تعالیٰ کی ہے۔

آپ آج دُنیا کے جس مُلک کو دیکھیں گے وہاں جمہوریت کی مٹی پلید ہے' حکومتوں میں استحکام نہیں۔ طاقت اور دولت اُونچے طبقے کی میراث بنی ہوئی ہے۔ وہ عوام عوام کے نعرے تو لگاتے ہیں مگر وہ منتخب ہونے کے بعد عوام سے ملنا تک پسند نہیں کرتے۔ اُن کے مسائل کو تو وہ کیا حل کریں گے۔

معاشرے میں عدل نہ ہو تو اس کے لئے تباہی ہی تباہی ہے۔ مُلک کی مثال ایک جہاز جیسی ہے اور رعایا کی مثال اُس جہاز کے اندر بیٹھے ہوئے مسافروں کی ہوتی ہے۔ جب رعایا میں سے ایک شکایت ہوتی ہے اور اُس کا تدارک عدل سے نہیں کیا جاتا تو یوں سمجھئے کہ جہاز کے اندر ایک سُوراخ ہوگیا ہے اور وہاں سے پانی اندر داخل ہونا شروع ہوگیا ہے۔ اِسی طرح اگر دوسری شکایتوں کے آنے پر تدارک نہ کیا گیا تو سُوراخوں کی تعداد بڑھتی جائے گی اور وہ جہاز کسی وقت بھی ڈوب سکتا ہے۔ اب ڈیموکریسی ہر جگہ فیل ہو چکی ہے۔ آپ دیکھیں کہ مُلکوں کے صدر اور وزیروں کو کرپشن کی وجہ سے ہٹایا جا رہا ہے۔ طرح طرح کے اسکینڈل معاشرہ میں ہو رہے ہیں۔ پارلیمنٹ کے اندر مار پیٹ۔ بڑے ملکوں میں بھی—— Russia کی پارلیمنٹ اور ہندوستان کی پارلیمنٹ وغیرہ میں جو ہُوا ہے یا ہوتا ہے'

Marfat.com

وہ ہم دیکھتے ہیں، تیسری دنیا کے ممالک تو بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ کھانے پینے غرضیکہ زندہ رہنے کے لئے بھیک مانگ رہے ہیں۔ اُن ممالک میں جا کر دیکھیں، بڑے دلدوز مناظر ہیں۔ ڈیموکریسی کے تحت بس اسی طرح ہوتا ہے جس طرح بوسنیا، فلسطین، کشمیر اور برما وغیرہ میں مسلمانوں کے ساتھ ہو رہا ہے۔ جمہوریت میں رائے گِنی جاتی ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس میں کسی بشر کو دخل دینے کا حق نہیں۔

سوال: اسلام اور علمائے اسلام سے نفرت کرنے والے مُسلمانوں کے لئے کیا ہدایت ہے؟

جواب: بہت سے لوگ بظاہر مسلمان ہیں۔ نام بھی مسلمانوں والے ہیں۔ کبھی کبھی جمعہ کی یا عید کی نماز بھی پڑھ لیتے ہیں مگر اُن کے دِل اسلام سے نفرت سے بھرے ہوئے ہیں۔ آپ نے "ملائیت ملائیت" طنزاً استعمال کرنے پر جس دُکھ کا اظہار کیا ہے وہ قابلِ ستائش ہے۔

دراصل "ملائیت ملائیت" کہنے والوں کی مُراد علمائے کرام سے اور اسلام سے ہے مگر اُن میں اتنی اخلاقی جرأت نہیں کہ بات صاف کر سکیں۔ یہ مسلمانوں کے اندر رہ کر اندر ہی اندر بیرونِ اسلام دشمن کے ایجنٹ کے طور پر کام کرتے رہتے ہیں۔ اُن سے کوئی کہے کہ مولوی صاحبان نے تمہارے، تمہاری والدہ، بہن بھائیوں

Marfat.com

اور عزیز و اقارب کے نکاح پڑھائے اور اُن کی اموات پر جنازوں کی نمازیں بھی پڑھائیں۔ بچے پیدا ہوتے ہیں تو اکثر اُنھی کو بچوں کے کان میں اذان دینے کیلئے بُلایا جاتا ہے، کوئی تو احسان ماننا چاہیئے۔ اندازِ گفتگو پر کچھ تو شرم کرنی چاہیئے۔ اِتنی بھی ماڈرن ازم کیا؟

آپ نے دیکھا ہوگا ان میں سے بعض تو وصیت کرتے ہیں کہ انہیں دفنانے کی بجائے جلا دیا جائے۔ چنانچہ یُورپ میں اکثر جگہ پر ہوا ہے۔

سوال: علمِ سفینہ اور علمِ سینہ کیا ہیں؟ اور ولایت کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: شریعت اور طریقت دو علوم ہیں۔ پہلا علم سفینہ ہے جو کتابوں کے ذریعہ پہنچتا ہے۔ دوسرا علم سینہ ہے، یہ گنجینۂ اسرار ہے۔ ہر دل اسکے لائق نہیں، یہ عشق کی راہ ہے۔ عشق کو چلنے کی لاکھ راہیں ہیں۔ جس نے جس طرح اپنے رب کو پایا اُسی طرح ڈنکا بجایا اور اُس کے مریدوں نے وہی راہ اختیار کی۔ اس میں ملامتیہ فرقہ بھی ہے جو شراب وغیرہ بھی پیتا ہے مگر مَے نے اُن میں سے بعض کو بڑی طاقت کا مالک ہی نہیں بنایا بلکہ انہوں نے لوگوں کے سامنے کرامات بھی دکھائیں مگر ان کی تقلید یا اس قسم کے دوسرے درویشوں، قلندروں اور مستوں ملنگوں کی ہم پر تقلید واجب نہیں۔ وہ اپنے حال میں مَست، ہم اپنے

Marfat.com

حال میں مست ۔ اُن پہ فتوے وغیرہ لگانا (جیسے کہ ماضی میں لگتا رہا ہے)، قاضیوں یا مفتیوں کا کام ہے ۔ آپ کا یہ کہنا کہ دنیا میں کُل ڈھائی قلندر گزرے ہیں، یہ کوئی سلسلۂ نبوّت نہیں کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا، اور یہ کہ کوئی عورت نبی نہیں ہو سکتی ــــــ یہ جاہل لوگوں کی قصّہ گوئیاں ہیں۔ اُن کی کوئی حقیقت نہیں، مَرد عورتوں کے بارے میں ہمیشہ تعصّب سے کام لیتے رہے ہیں اور اپنی اتھارٹی اور اجارہ داری قائم کرنے یا رکھنے کے بارے میں بڑے سے بڑا ظلم ڈھانے سے گریز نہیں کرتے ۔ اللہ کی محبّت کے میدان میں جو کامیاب ہوا وہ بازی لے گیا۔ اللہ کا جو بھی عاشق ہے وہ مذکّر ہے ۔ عورتوں میں بفضلہٖ تعالیٰ آج تک بڑے بڑے کمالات کی مالک ہیں اور انشاء اللہ یہ سلسلہ حشر تک جاری رہے گا۔ ٹھیک ہے عورت نبی نہیں ہو سکتی مگر انبیاء علیہم السّلام اس کے بطن سے تو پیدا ہوئے ماسوائے حضرت حوّا کے ۔ ولایت کے میدان میں اعلیٰ مقام پائے ہیں ۔

ولایت دو قسم کی ہے ۔ ایک ولایت ایمان ۔ یہ ہر ایک عوضِ عبادت و ریاضت سے حاصل کر سکتا ہے ۔ دوسری ولایت احسان ۔ یہ بڑے پایہ کے فقراء کو عطا ہوتی ہے اور پردے کے پیچھے اس دُنیا کا نظام یہی لوگ اللہ کے حُکم سے چلاتے ہیں۔ اُن کے مختلف عہدے ہیں ۔ یہ عہدے صرف مَردوں کے پاس ہی نہیں، خواتین بھی ہیں ۔ یہ سب باطنی حاکم ہوتے ہیں ۔ ہر ایک کے درجے کے مطابق عہدے ہوتے ہیں ۔ ان میں کچھ تعداد ایسی ہوتی ہے جو تارک الدُّنیا ہوتے ہیں ، لیکن اکثریت شہروں میں مقیم ہے ۔ بیوی بچّے اور دنیاوی ساز و سامان بھی ہوتا ہے مگر ان کے دِل مُراد سے خالی ہوتے ہیں ۔ نہ آنے والے کی خوشی نہ جانے والے کا

Marfat.com

غم، بظاہر اُن کے ہاتھ دنیاوی محنت میں لگے ہوتے ہیں مگر وہ ساتھ ساتھ اپنی ڈیوٹی بھی ادا کر رہے ہوں گے۔ لوگوں کا عام خیال کہ درویش یا قلندر سب تارکُ الدنیا ہوتے ہیں، جاہلیت پر مبنی ہے۔ اُن کی منزل تارکُ الدنیا سے زیادہ سخت ہے۔ درویشی یا قلندری یہ نہیں کہ بھبھوت مَل کر لوہے کا چمٹا بجاتا اور ہُو حق کے نعرے لگاتا پھرے۔ دُنیاوی ساز و سامان ہونے کے باوجود ان سے بے نیاز رہے۔ آج بھی بفضلہٖ تعالیٰ درویش خواتین جن کو ولایتِ احسان عطا ہے، وہ اچھے اچھے عہدوں پر کام کر رہی ہیں اور ان کے ماتحت مَرد درویش بلحاظ عہدہ اپنا کام کر رہے ہیں۔

ولایتِ ایمانی میں بھی مختلف سلسلوں کے درویشوں نے خلافت نامے دیئے ہوتے ہیں۔

سوال: کیا مُرید اپنے پیر سے مرتبہ میں بڑھ سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، مُرید اپنے مرشد سے مرتبے میں بڑھ سکتا ہے۔ آجکل پیری مُریدی میں گدّی نشینی زور پکڑ گئی ہے، لہٰذا اپنی اولاد کو پیر صاحب زندگی میں ہی یا اُن کے بعد اُن کے مُرید ان کو سجّادہ نشین بنا دیتے ہیں۔ اس طرح جو مالی تحصیل ہوتی تھی وہ جاری رہتی ہے، خواہ سجّادہ نشین صاحب کو طریقت کی "الف ب" بھی معلوم نہ ہو اور شریعتِ مقدّسہ کے علم سے بھی نابلد ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے آجکل پیر اگر یہ کہے کہ مُرید مرتبہ کے لحاظ سے اُن سے بلند ہے تو پھر

Marfat.com

دُنیادار مرید اُن کو خدا حافظ کہہ کر اُدھر کا رُخ کرلیں گے۔ اِس طرح پیر صاحب کی Spritual Industry کو فیل ہونے کا خطرہ ہے۔

حضرت سری سقطیؒ سے کسی نے پوچھا کہ کیا مُرید اپنے پیر سے مرتبہ میں بڑھ سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیوں نہیں' جیسا کہ میرا جنیدؒ (جنید بغدادی سید الطائفہؒ) مجھ سے مراتب میں زیادہ ہے۔ حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے بلند مراتب سے کون واقف نہیں۔ آپ کے پاس حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانیؒ (آپ کے خلیفہ) قیام پذیر تھے۔ آپ اُن کے حجرے کی طرف ننگے پاؤں گئے۔ آہٹ سُن کر حضرت امام ربّانیؒ نے اندر سے ہی بلند آواز سے کہا۔ "کون ہے؟" جواب آیا۔ "فقیر عبدالباقی"۔ مرشد پاک کی آواز سنتے ہی تڑپ گئے۔ فوراً باہر آئے مگر شرمندگی کی حالت میں۔ عرض کیا: حضور آپ نے یہ کیا کیا۔ آپ نے فرمایا: میں دبے پاؤں اس لئے آیا تاکہ آپ کے آرام میں خلل نہ ہو۔ اس کے بعد حضرت باقی باللہؒ نے اپنے فرزند کو بُلایا اور آپ سے کہا کہ اِسے توجّہ باطنی دیں۔ آپ نے کہا: حضرت آپ مجھے اس قدر شرمندہ کیوں کر رہے ہیں؟ آپ کے ہوتے ہوئے میری یہ جسارت۔ آپ نے فرمایا: یہ میرا حکم ہے۔ "الامر فوق الادب"۔ آپ نے تعمیل کی اور توجّہ دی۔ اس کے بعد آپ دوزانو آپ کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرت امام ربّانیؒ نے پھر بڑی عاجزی کی اور کہا یہ مجھ سے کس طرح ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو اتنی بڑی نعمت عطا کی ہوئی ہے، کیا تم اُس میں سے اپنے مرشد کو کچھ نہیں دو گے۔ پھر آپ نے اُن کو بھی توجّہ دی۔

۱۹۲۶ء میں تحصیل اجنالہ امرتسر (بھارت) میں ایک درویش تھے۔ بہت

Marfat.com

لمبا قد تھا۔ وہ ٹلیوٹی درویش تھے۔ اُن کے مُرشد دنیا دار تھے۔ ان درویش کے ذمّہ تھا کھیت سے چارہ کاٹ کر لانا مویشیوں کے لیئے اور مرشد کے ہاتھ کھانے کے بعد دُھلانا۔ خاموش رہتے تھے۔ اُن کے پیر بھائیوں نے حسد کی وجہ سے اُنکی چغلیاں لگانا شروع کر دیں۔ آخر یہ کہنا شروع کر دیا کہ حضور یہ تو اپنے آپ کو بہت بڑا ولی سمجھتا ہے اور اب تو آپ کو بھی کچھ نہیں سمجھتا۔ پیر صاحب کورے تھے، اُنکے بہکاوے میں آتے رہے۔ اب پیر صاحب نے اُنہیں سب کے سامنے بِلا وجہ ڈانٹنا شروع کر دیا۔ ایک دن مُریدوں نے کہا: حضرت! آج تو چارہ کاٹنے بھی نہیں گیا اور وقت بھی کم رہ گیا ہے۔ اس کو کوئی پرواہ ہی نہیں کسی کی پرواہ نہیں۔ پیر صاحب نے بُلایا۔ ڈانٹا اور کہا کہ مویشیوں کا چارہ آج کیوں نہیں کاٹا؟ انہوں نے کہا کہ حضور ابھی آجاتا ہے۔ ابھی وہ گرج ہی رہے تھے کہ چارہ کا ایک بڑا سا گٹھا دھڑام سے صحن میں آگرا۔ پیر صاحب اور مُرید صاحبان بھی دیکھ رہے تھے۔ سائیں صاحب باہر چلے گئے اور کھڑے ہو گئے۔ مُریدوں نے کہا: دیکھا حضور آپ نے اس کی گستاخی، آپ کو بھی کرامت دکھا رہا ہے۔ پیر صاحب کو پھر بھی ہوش نہیں آیا۔ جب کھانے کا وقت آیا تو وہ لوٹا لیکر ہاتھ دُھلانے لگے۔ پیر صاحب غصّے سے بولے۔ سائیں تمہارے کپڑوں سے بہت بدبو آتی ہے۔ سائیں صاحب اُس وقت جذب کی حالت میں تھے۔ کپڑے اُتار کر اُن کے سامنے پھینک کر دیا سلائی سے آگ لگا دی اور کہا۔ اب بُو کبھی نہیں آئے گی۔ پیر صاحب کو احساس ہوا، بڑے جتن کیئے، مگر اُنھوں نے مڑ کر نہیں دیکھا۔ بس جسم پر ایک کمبل لپیٹ لیا۔ سردی ہو یا گرمی، اِسی میں رہتے تھے۔ غذا میں گرم مرچیں اور

Marfat.com

چائے کی پیالی ۔ اتنے مستجابُ الدعوات بزرگ تھے (ویسے بولتے نہیں تھے، خاموش رہتے تھے) کہ بس اے ربُّ العٰلمین کہتے اور اُسی وقت دُعا قبول ہو جاتی ۔ ایک دفعہ ہمارے مہمان خانے میں بیٹھے ہوئے تھے ۔ بہت مخلوق تھی ۔ گرمی سخت تھی، کچھ لوگوں نے عرض کیا ۔ سائیں جی، بارش کے لئے دُعا کریں ۔ اب میں منتظر تھا کہ کیا ہونے والا ہے ۔ لوگوں نے پھر عرض کی ۔ دھوپ سخت تھی ——— آپ نے "اے ربُّ العٰلمین !" کہا اور اسی وقت سخت بارش شروع ہو گئی اور اولے برسنے لگے ۔ یہ ۱۹۲۸ء کی بات ہے ۔ جب کبھی تشریف لاتے تو ہمارے ہاں قیام کرتے ۔ سب بہن بھائیوں کو دیکھ کر فرماتے ۔ یہ میری اولاد ہے ۔

اسی طرح ہمارے والد صاحب کے ہم عصر ایک صاحب، ذات کے جاٹ تھے اور خاموش طبیعت ۔ خاصی اراضی کے مالک تھے ۔ اپنے مرشد کے بہت دلدادہ تھے، وہ اپنے خلفاء، اور مُریدوں کے ساتھ آتے ۔ کئی کئی روز ٹھہرتے ۔ خوب خاطر و مدارات ہوتی مگر اُنہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ جاٹ ڈیوٹی درویش ہے ۔ وہ اپنے مُرشد کے سامنے ہمیشہ سر جُھکائے مُراقبے میں رہتا ۔ سر پر وہ درویشوں والا کنٹوپ ہوتا ۔

پیر صاحب کی گھوڑی بہت قیمتی تھی ۔ رسّہ تُڑا کر بھاگ پڑی ۔ اُس کو پکڑنے کے لئے خلفاء، مُرید اور دوسرے لوگ پیچھے پیچھے بھاگ رہے تھے ۔ کوئی بھی کامیاب نہیں ہو رہا تھا ۔ یہ جاٹ جن کا نام عبداللہ تھا، اِسی طرح سر جھکائے مراقبے میں تھے ۔ پیر صاحب کا صبر ٹوٹ گیا، سخت غصّے کی حالت میں بولے : عبداللہ میری گھوڑی قابو نہیں آرہی اور تُو ہے کہ بجائے پکڑنے کے میرے پاس فضول سر لٹکائے

Marfat.com

بیٹھا ہے۔ اُنہوں نے کہا: آپ نے مجھے کہا کب تھا۔ اِس پر وہ جھنجھلا کر بولے: اب تو کہہ رہا ہوں۔ اِس پر عبداللہ جذب میں آ گئے اور کڑک کر کہا: "بس او گھوڑی بس!" اتنا کہنا تھا کہ گھوڑی آدھی زمین میں دھنس گئی۔ پیر صاحب پر ہیبت طاری ہو گئی اور کہا: "عبداللہ!" آپ نے جواب دیا: مرشد کی گھوڑی تھی، ورنہ تاقیامت زمین سے نہ نکلتی!

سوال: پاکستان میں دینی اداروں کی کثرت اور تبلیغ کے باوجود اب تک شریعت کا نفاذ کیوں نہ ہو سکا؟

جواب: آپ نے بجا فرمایا کہ اتنے دینی ادارے، اتنی تبلیغ پاکستان میں ہو رہی ہے تو نفاذِ شریعت ۴۵ برس میں بھی نہیں ہو سکا۔ لوگوں پر تبلیغ وغیرہ کا کچھ اثر ہی نہیں ہوتا۔ حرام روزی پیٹ میں جا رہی ہے۔ زبان سے جھوٹ بولا جاتا ہے، اسی کو فروغ دیا جا رہا ہے تو آپ بتائیے جھوٹ بولنے والے اور حرام کھانے والے پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ ویسے تو یہ لوگ نمازیں بھی پڑھتے ہیں، حج بھی کرتے ہیں اور اسی حرام میں سے خیرات کر کے اس حرام کو بھی حلال بنا لیتے ہیں۔ اِسی میں سے زکوٰۃ نکالی جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی حدیث شریف ہے کہ جس کی پرورش حرام روزی سے ہوئی وہ جنّت میں نہیں جائے گا۔ شور زدہ زمین ہو اور اس پر آپ دس سیر بیج بھی ڈالیں

Marfat.com

توکیا اُس میں سے فصل اُگے گی یا وہ بیج بھی ضائع ہوگا۔

اب ہم تبلیغ کی بات کریں تو تبلیغ کا اثر تو جب ہوگا جب مبلّغ خود عامل ہو۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کی کہ میرا بیٹا گڑ کھاتا ہے' اُسے نصیحت فرمائیں کہ وہ گُڑ کھانا چھوڑ دے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اس کو کل میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ دوسرے روز پیش کیا گیا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُس کو گُڑ نہ کھانے کی نصیحت فرمائی۔ وہ عورت بڑی حیران ہوئی اور عرض کی یا رسُول اللہ! (صلّی اللہ علیہ وسلّم)' یہ بات تو آپ کل بھی بتا سکتے تھے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کل تک تو میں خود گُڑ کھاتا تھا۔ اب میں نے چھوڑ دیا تو اسے نصیحت کی۔ تو عزیز محترم آجکل گُڑ کھانا خود تو چھوڑتے نہیں مگر دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ آپ دیکھیں اب کوئی دینِ اسلام کی تبلیغ نہیں کرتا بلکہ جو جس فرقے میں ہے وہ اپنے فرقے کو مضبوط کرنے کے لئے Propaganda کرتا ہے' اور فرقے اتنے بڑھ گئے ہیں کہ دینِ اسلام تو غائب ہوگیا' کلمہ طیبہ شریف رہ گیا۔ بالفاظِ دیگر کلمہ گو رہ گئے ہیں۔ آپ کسی کو دین کی ایسی بات بتا کے دیکھیں جو اس کے مزاج اور مفاد کے خلاف ہو تو وہ اسلام سے ہی استعفیٰ دینے کو تیار ہوجائے گا۔ جن کو اللہ نے ذرا کھانے کو دیا' خوشحالی کی وجہ سے ماڈرن تعلیم حاصل کی' کاروبار اچھا شروع ہوگیا یا کوئی عہدہ مل گیا تو وہ کہیں گے کہ جہانتک مذہب کا تعلق ہے' میرے اپنے نظریات ہیں۔ بات وہیں ختم ہوجاتی ہے بس المیہ یہ ہے کہ جب تک ٹھاٹ باٹ اور خوشحالی میں ہوتے ہیں تو سیکولر طرزِ زندگی

Marfat.com

بسر کرتے ہیں اور جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے، مثلاً کسی اسمگلنگ کے کیس میں پکڑے گئے یا غبن میں پکڑے گئے تو پھر اسلام کے میدان میں کھڑے ہو کر چیخنا چلّانا شروع کر دیتے ہیں اور قرآن اور احادیث کے حوالوں سے آپکو یہ تاثر دینگے کہ یہ بڑے نیک اور صالح انسان ہیں اور اپنی زندگی قرآن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت کے مُطابق بسر کر رہے ہیں۔ ہمیں اور آپ کو علمائے کرام اور پیرانِ کرام ہی شریعت و طریقت میں رہنمائی کر سکتے ہیں۔ وہ خود اسمبلیوں کے ممبر بنے ہوئے ہیں۔ کوٹھیوں میں رہتے ہیں' کاریں رکھی ہوئی ہیں۔ بڑی بڑی جائیدادیں ہیں۔ خود وزیر ہیں یا بیٹے وزیر ہیں۔ 'چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی'۔ تو ایسی صُورت میں اِن میں اور ہم میں کیا فرق ہے؟ نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ ٹی۔وی کے پروگراموں میں اب علمائے کرام بہت کم آتے ہیں۔ اب زیادہ تر پی ایچ ڈی حضرات نظر آئیں گے یا عورتیں نظر آئیں گی۔

سوال: مُلکی حالات سے دِل برداشتہ ہو کر بیرونِ مُلک جانا چاہتا ہوں' رہنمائی فرمائیے۔

جواب: آپ جذباتی ہیں۔ مُلک کے حالات سے برگشتہ ہو کر باہر جانا چاہتے ہیں لیکن باہر جا کر دیکھیں تو ڈھول کا پول کُھل جائے گا۔ وہاں اس سے بھی بُرا حال ہے۔ مہنگائی اس قدر ہے کہ کوئی کسی کو ایک پیالی کافی یا چائے نہیں

Marfat.com

پُوچھے گا۔ ٹیکسوں کی بھرمار ہے۔ چوری، ڈاکہ زنی، گینگ ریپ اور ہر قسم کے گناہ سرِعام ہورہے ہیں۔ وہاں سیکس اسکینڈل پر جو کچھ ہو رہا ہے، اس کا ذکر کرنے سے شرم آتی ہے۔ وہاں نسلی فسادات اتنے زیادہ ہو رہے ہیں کہ حکومتیں پریشان ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ صرف ہمارے ملک میں ہی کاروباری لوگ یا وزیر یا بڑے لوگ کرپٹ ہیں، ایسا نہیں ہے۔ ابھی جاپان کا حشر دیکھ لیجئے کہ جو پارٹی ۴۰ سال سے حکمران تھی، کرپشن کی وجہ سے شکست کھاگئی۔ مُصیبت یہ ہے کہ ملک میں یا تو مارشل لائ ڈکٹیٹر ہوتا ہے یا سویلین ہوتا ہے، اُن کو ہٹانا بہت مشکل ہے۔ ابھی ایک مُلک میں الیکشن ہوچکے ہیں اور خیال تھا کہ فوجی جنرل اب ڈیموکریسی لائیگا۔ نتیجہ دیکھکر فرمایا کہ ابھی لوگ ڈیموکریسی کے قابل نہیں ہیں، تو اُس ملک میں بھی شور اور احتجاج زوروں پر تھا۔ برازیل میں دیکھئے کہ سویلین صدر تھا۔ جب پتہ چلا بہت کرپٹ ہے، ہنگامہ کھڑا ہوگیا مگر اُس نے صدارت چھوڑنے سے انکار کردیا۔۔ حتیٰ کہ اس کے خلاف پارلیمنٹ میں بغاوت کا Resolution پاس کردیا اور اس طرح وہ ہٹادیا گیا اُس پر مقدّمہ چل رہا ہے ـــــ ایک اسٹیج پر اُس نے چالیس ملین ڈالر رشوت دینے کی کوشش کی مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ برطانیہ، یُورپین ممالک اور امریکہ میں بیحد کرپشن ہے۔ کئی برس کی بات ہے۔ ہمارے ایک دوست کے صاحبزادے جو امریکہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے، نے سوچا کہ تھوڑا سا سائیڈ بزنس کرلوں تاکہ تعلیمی اخراجات میں تنگی نہ ہو۔ اُس نے ایک چھوٹا سا منصوبہ بنایا اور امریکن آفیسر جو اس شعبہ سے متعلق تھا، اس سے ملا۔ جب مدّعا بیان کیا تو اُس نے بلا جھجک کہا کہ ہوجائے گا لیکن میرا نذرانہ پانچ ہزار ڈالر

Marfat.com

ہے۔ چنانچہ منصوبہ ترک کر دیا۔ امریکہ میں آپکا اگر Health cover نہیں ہے اور آپ بیمار ہو گئے ہیں تو ہسپتال کا بل ادا کرنے کے لئے اپنا فلیٹ بیچنا پڑے گا۔ وہاں جب کوئی مرتا ہے تو اس کی تجہیز و تکفین کے اُوپر جو اخراجات آتے ہیں وہ پانچ ہزار ڈالر سے پچاس ہزار ڈالر تک ہیں۔ اس کے لئے باقاعدہ ادارے کام کر رہے ہیں۔ امریکہ میں بھی رات کو لوگ پُلوں کے نیچے سوتے ہیں اور دو وقت کی روٹی کے لئے ان کے پاس پیسے نہیں ہوتے اور ابھی ایک ہفتہ ہوا کہ اخبار اور ٹی وی پر آیا تھا کہ برطانیہ میں بیروزگاری بہت بڑھ گئی ہے اور پیٹ بھرنے کیلئے اور دوسرے اخراجات پُورے کرنے کے لئے عصمت فروشی کرنی پڑ رہی ہے۔ اس کا تدارک کیسے کیا جائے، اس پر سمینار ہو رہے ہیں۔

تمام ممالک میں غذائی اجناس کی قلت ہے۔ اگر اجناس ہیں بھی تو نہایت مہنگی، قوّتِ خرید سے باہر۔ پاکستان میں تو اللہ کے فضل و کرم سے غریب سے غریب آدمی دو روپے میں کھانا کھا سکتا ہے۔ ہر قسم کا پھل فروٹ ملتا ہے، ہر قسم کی آب و ہوا ہے۔ ریل کا سفر تو بہت ہی سستا ہے۔

اب ایک نئی مصیبت شروع ہوئی ہے کہ "امیگرینٹس" کو کسی نہ کسی طرح کسی جُرم میں پھنسا کر اُن کو اُن کے مُلک واپس بھیجدیا جائے۔ جرمنی میں تو باقاعدہ فسادات ہو رہے ہیں۔ اب انہوں نے قانون بھی بنا دیا ہے۔ دوسرے مُلکوں نے بھی ایسے قانون بنانے شروع کر دیئے ہیں۔ بس اس سے زیادہ اس بارے میں اور کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ آپ اپنی مرضی کے مالک ہیں اور اپنے حالات خوب سمجھتے ہیں فیصلہ تو آپ ہی کو کرنا ہے۔

Marfat.com

سوال: یہ ہمارے مُلک میں کیا ہو رہا ہے؟ ہماری قوم کو کیا ہو گیا ہے؟

جواب: آپ اپنی قوم کا رونا رو رہے ہیں۔ قومیں افراد سے بنتی ہیں' افراد کردار کی عظمت سے بنتے ہیں۔ ہر شخص اپنے کردار کی پہلی تربیت اپنی ماں کی آغوش میں اور اس کے بعد گھر کی چار دیواری میں' ازاں بعد اپنے اسکول کے اساتذہ سے' بعد ازاں اچھے لوگوں کی صحبت سے حاصل کرتا ہے۔ پھر وہ ایک اچھا محبّ وطن بنتا ہے۔ پاکستان کی بدقسمتی یہ ہے کہ ہندوستان میں سوائے مسلم لیگ میں شامل مسلمانوں کے سب نے پاکستان کی مخالفت کی۔ تین چار علماء کو چھوڑ کر علماء بھی کانگریسی تھے۔ جب پاکستان بنا تو جتنے پاکستان مخالف عناصر تھے وہ ادھر منتقل ہو کر آ گئے اور انہوں نے پاکستان کو کبھی دِل سے قبول نہیں کیا ہاں زبانی کلامی اپنی بقا کے لئے کیا اور کر رہے ہیں' لیکن دِل سے انہیں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ پاکستان دُنیا میں واحد مُلک ہے جہاں سیاستدان اور دوسرے لوگ برطانیہ' یورپ' امریکہ اور بھارت وغیرہ میں جا کر کُھلم کُھلاّ پاکستان کے خلاف زہر اُگلتے ہیں۔ اُن کی حرکات کی وجہ سے جرنیلوں کو بھی بار بار قسمت بنانے کا موقع مِل جاتا ہے۔ وہ بھی قوم اور مُلک کے نجات دہندہ بن کر آ جاتے ہیں۔ پھر کُرسی چھوڑنے کا نام نہیں لیتے۔ جتنے مارشل لاء لگ چکے ہیں۔ آپ اُن کے حالات اور پس منظر پڑھیں تو آپ پر سب کچھ عیاں ہو جائے گا۔ ہمیں کسی غیر کو غدّار کہنے کا کیا حق ہے جب ہم خود ہی اپنے ملک کے غدّار ہیں۔ جب تک پاکستان اِن

Marfat.com

گندے عناصر سے پاک نہیں ہوگا' پاکستان کا وجود ہمیشہ خطرے میں رہے گا۔ اگر غیرت ہو تو جو کچھ مشرقی پاکستان میں ہوا ہے' اُسے یاد کر کے اپنے اندر سے دشمنوں کا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ ملک دو ٹکڑے ہوگیا۔ ستّر ہزار جری فوج نے ہتھیار ڈالے اور اُن کے سپہ سالار جو اپنے آپ کو شیر کہتے تھے اور تین دن پہلے تک بڑے بڑے دعوے کرتے رہے' اُنھیں "ٹائیگر نیازی" کہتے ہیں' انہوں نے ہتھیار ڈالے۔ اِدھر اس وقت فیلڈ مارشل ایّوب کے خلاف ان کے اپنے ہی مُنہ بولے بیٹے ذوالفقار علی بھٹّو نے بغاوت کردی۔ سیاستدانوں نے اپنا یہ کارنامہ سمجھا اور انھوں نے اپنی جان اور عزّت بچانے کے لئے مُلک کی پرواہ نہ کی اور ایک شرابی کبابی جنرل یحییٰ خان کو پاکستان کی حکومت سُپرد کردی' جن کے متعلق اُردو ڈائجسٹ میں ایک مضمون نکلا کہ ایک دفعہ شراب کے نشہ میں دُھت تھا کہ پشاور سے راولپنڈی تک مادر زاد برہنہ اپنی کار میں مع اپنے ملٹری سیکرٹری کے ایوانِ صدر میں داخل ہوا۔ پھر مجھے اس وقت فیلڈ مارشل ایّوب کا ایک جملہ کانوں میں گونجتا ہوا معلوم ہوا جب انہوں نے محترمہ فاطمہ جناح کے مقابلے میں الیکشن جیتا تھا' وہ جُملہ یہ تھا: "خدا کا شکر ہے کہ مُلک بچ گیا۔" اب یحییٰ خاں کو حکومت دیکر مُلک یوں بچا کہ اس کے دو ٹکڑے ہوئے۔ اس وقت جو کچھ ہوا' ڈیموکریسی کے علمبردار یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ یہ عناصر روز بروز طاقت پکڑتے جا رہے ہیں اور مسلمانوں کے اندر فرقہ بندیاں روز بروز بڑھ رہی ہیں' تو نفاذِ شریعت کا غذوں پر تو ہو سکتا ہے' مُلک میں نہیں۔ اس کے نعرے لگا کر ووٹ تو حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ جب افغانستان میں جنگ ہوئی تو میں نے کہا تھا کہ یہ جہاد نہیں'

Marfat.com

یہ افغان War ہے ۔ اُس وقت لوگوں کو بُرا لگا لیکن اگر جہاد تھا تو اب جنگ کس کے خلاف ہو رہی ہے؟ اگر یہ مسلمان ہیں، تو کس قسم کے مسلمان ہیں کہ مکہ اور مدینہ تک جا کر معاہدے پر دستخط کر آئے اور نمازیں پڑھ آئے لیکن اس معاہدے سے منحرف ہو گئے، لیکن آج تک راکٹ برس رہے ہیں۔ سینکڑوں مسلمانوں کی جانیں چلی گئیں، لیکن ابھی تک انہیں ہوش نہیں آیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ تاجکستان کا مُلک جس کی سرحد ان کے پاس ہے، وہ بھی ان پر جہازوں سے بمباری کر رہا ہے اور زمین سے راکٹ پھینک رہا ہے اور جس کی وجہ سے سینکڑوں افغانی ہلاک ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اگر پاکستان کے مسلمانوں کو، میری مُراد ان پڑھ لوگوں سے ہے، جو ۷۵ فیصدی کے قریب ہیں، اب بھی ہوش نہ آیا اور انہوں نے نوٹ کے بدلے اپنے ووٹ وڈیروں اور جاگیرداروں کو دیئے تو وہ اندھیری کوٹھڑیوں میں غربت کی زندگی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بسر کرتے رہیں گے۔

انہیں اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ اسمبلیوں میں نمائندے اپنے گروہ کے اندر سے یا مڈل کلاس سے بھیجیں، پھر تو کچھ تبدیلی آسکتی ہے، یا کسی ایسے صدر یا وزیر اعظم کو چنیں جو اُن کے دکھ درد کے وقت میں ذاتی طور پر اس طرح پہنچے جیسے ایک رشتہ دار دوسرے رشتہ دار کے پاس دکھ درد میں پہنچتا ہے، اور وہ وزیر اعظم جب اُن میں بیٹھے یا بات کرے تو اُن کے دُکھے ہوئے دلوں کو سکون پہنچے اور وہ اس پر بھروسہ کر سکیں کہ یہ واقعی ہماری غربت، جہالت اور دوسرے مصائب کو دُور کرنے کی کوشش کرے گا۔

Marfat.com

سوال: ہمارے مُلک کے حالات کیسے درست ہو سکتے ہیں؟

جواب: آپ نے ٹھیک فرمایا کہ آج تک ہمارے مُلک کی بُری حالت ہے۔ حکومتیں بدلتی رہتی ہیں۔ اسلام کے نفاذ کا دُور دُور تک امکان نہیں ہے۔ غریب غریب تر اور امیر امیر تر ہوتا جارہا ہے۔ بات یہ ہے کہ اگر اسلامی حکومت کا نفاذ ہو جاتا تو بفضلہٖ تعالیٰ لوگ خوشحالی اور سُکھ چین کی زندگی بسر کرتے۔ آپ لوگ ووٹ تو جاگیرداروں اور وڈیروں کو دیتے ہیں تو پھر حالت کیسے سنبھلے گی 'خود کردہ را علاجے نیست'۔ جب تک مڈل کلاس کے لوگ منتخب ہو کر جاگیرداروں کی اجارہ داری نہیں توڑیں گے حالات بدتر ہوتے چلے جائیں گے اور تاریخ شاہد ہے کہ جو قوم دن بہ دن زوال پذیر ہوتی جاتی ہے اور اسے اپنے آپ کو سنبھالنے کا خیال نہیں آتا وہ ایک وقت آنے پر مٹ جاتی ہے یا محکوم ہو جاتی ہے اور یہ جاگیردار اور وڈیرے اور خانزادے یہ سب یُورپ بھاگ جاتے ہیں، جہاں اُنکے اپنے مکان ہیں اور وہاں اُن کے کاروبار چل رہے ہیں اور اُن کی آمدنی باہر کے بنکوں میں جمع ہوتی رہتی ہے اور آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ یہ لوگ سال میں اپنا زیادہ تر وقت وہیں گزارتے ہیں۔ ان کی اولاد لندن یا امریکہ میں تعلیم حاصل کرتی ہے۔ ناخواندگی کی شرح یہاں ۷۵ فیصد بتائی جاتی ہے۔ انہیں "عوام عوام" تو کہا جاتا ہے۔ اُن کے لئے سیاستدان خوشامدانہ الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ پاکستان کے عوام بڑے باشعور ہیں اور اب وہ اپنا نیک و بد خوب سمجھتے ہیں

Marfat.com

حالانکہ وہ لوگ تو Democracy یا جمہوریت کے معنی تک نہیں جانتے۔ انکی حالت تو مال مویشی جیسی ہے۔ جدھر وڈیرا یا جاگیردار چاہے' اُدھر لے جائے۔ مگر الیکشن کے نتیجے پر پتہ چلتا ہے کہ ان باشعور عوام نے کسی شرابی کبابی کو اپنا نمائندہ منتخب کیا ہے۔ اس میں کیا کیا جاسکتا ہے۔ آپ دیہات میں جاکر غریبوں کی رہائش دیکھیں۔ ایک کمرے میں پورا کنبہ رہائش پذیر ہے اور اسی میں اُن کی گائے یا بھینس بھی بندھی ہوئی ہے۔ نہ اسکول ہے نہ ڈسپنسری اور نہ سڑک۔ اگر کوئی مردِ مجاہد جذبۂ اسلام سے سرشار ہوکر غریبوں کے لئے کچھ کرنا بھی چاہتا ہو تو اُس کا گھیراؤ کرکے اُسے ختم کردیا جاتا ہے۔ لہٰذا اب تو مڈل کلاس کو موقع ملنا چاہیئے۔ اِسی طرح مُلک کے حالات سُدھر سکتے ہیں۔

سوال: میں دُکھوں میں گِھرا ہوا ہوں۔ میری دستگیری کیجئے۔

جواب: آپ کا یہ کہنا درست ہے کہ جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف رجوع کرتا ہے۔ آپ کیلئے میں یہی مشورہ دونگا کہ آپ کثرت سے' دل سے اور محبّت سے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ آپ کی یہ مصیبت جو آپکو نہ ٹلنے والی کی طرح نظر آتی ہے' دُور ہوجائے گی۔ دُور ہوجانے کے بعد بھی بطور شکرانہ

Marfat.com

ایک ہفتہ حسبِ سابق درود شریف پڑھتے رہیں۔
ہر قسم کے مصائب سے نجات کے لئے مندرجۂ ذیل درود کو بیحد مفید اور باا ثر پایا:

"صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٍ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ"

آپ کو اس عاصی پُرمعاصی کی طرف سے اجازت ہے۔ کوئی اور بھی مُصیبت زدہ یا شوقیہ پڑھنا چاہیں تو انہیں بھی فی سبیل اللہ اجازت ہے اگر اس کے بعد ہر بار " سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ آمِيْن" پڑھیں تو انشاء اللہ خیرِ کثیر ہو گی۔

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک بزرگ حج بیتُ اللہ کے لئے گئے۔ وہاں آپ نے ایک آدمی کو دیکھا جو ہر جگہ کثرت سے درودِ پاک پڑھتا ہے حرم شریف میں دیکھا طواف کرتے دیکھا، منیٰ میں دیکھا، عرفات میں دیکھا۔ قدم اُٹھاتا ہے تو درودِ پاک پڑھتا ہے۔ آخر انہوں نے سوال کیا: اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ دُعائیں ہیں، نوافل ہیں مگر تو ہر جگہ درودِ پاک ہی پڑھتا ہے، دُعا کی جگہ بھی درودِ پاک اور نوافل کی جگہ بھی درودِ پاک۔ یہ کیوں؟

اس نے کہا کہ پہلے آپ یہ بتائیں آپ کون ہیں؟

بزرگ نے جب اپنا تعارف کرایا تو اُس نے کہا: اگر آپ درویش نہ ہوتے تو میں یہ راز ہرگز نہ بتاتا۔ پھر اس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ہمراہ سفر میں تھا جب کوفہ پہنچا تو میرا باپ بیمار ہو گیا۔ بیماری اتنی بڑھی کہ فوت ہو گیا۔ میں نے اس کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب میں نے کپڑا اُٹھایا

Marfat.com

تو دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے ۔ میں سخت پریشان ہو گیا۔ منہ کپڑے سے ڈھانپ دیا اور سوچنے لگا کہ میں ایسی حالت میں کسی کو مدد کے لئے کیسے کہہ سکتا ہوں ۔ میت کے پاس مغموم و پریشان اپنا سر زانو میں ڈال کر بیٹھ گیا کہ اُونگھ آ گئی اور دیکھا کہ ایک بُزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صُورت تشریف لائے اور قریب آ کر میرے باپ کے چہرے کو دیکھا اور کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ پھر مجھ سے فرمایا: تو پریشان کیوں ہے؟

میں نے عرض کیا: میں پریشان کیوں نہ ہوں ۔ مجھ پر تو قیامت ٹوٹی ہوئی ہے ۔

آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے ارشاد فرمایا: بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر فضل فرما دیا ہے اور کپڑا اُٹھا کر مجھے دکھایا۔ کیا دیکھتا ہوں میرے والد کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہے ۔

جب وہ بزرگ تشریف لے جانے لگے تو میں نے دامن تھام کر عرض کیا: آپ یہ تو بتاتے جائیں کہ آپ کون ہیں؟ آپ کے تشریف لانے سے میرے سارے دُکھ دُور ہو گئے ۔ یہ سُن کر آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا: میں شفیع مجرماں ہوں میں ہی گنہگاروں کا سہارا ہوں' میرا نام محمدؐ مصطفیٰ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) ہے۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم' میرے باپ کا چہرہ کیوں بدلا؟ فرمایا کہ تیرا باپ سُود خور تھا اور قانونِ قدرت ہے کہ سُود خور کا چہرہ یا دُنیا میں تبدیل ہو گا یا آخرت میں ۔ تیرے باپ کا چہرہ دُنیا ہی میں بدل گیا تھا لیکن تیرے باپ کی یہ عادت تھی کہ رات بستر پر لیٹنے سے پہلے 300 بار مجھ پر

Marfat.com

درودِ پاک پڑھتا تھا اور جب اس پر یہ مُصیبت آئی تو اس نے مجھ سے فریاد کی۔" وَاِنَّاغیاث لمن یکثرالصّلوٰۃ عَلیٰ " یعنی" میں ہر اُس شخص کا فریادرس ہوں جو مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرے"۔

ایک صالح بزرگ باقاعدگی سے ایک مقدار سے درود شریف' سونے سے پہلے روزانہ پڑھتے۔ ایک دن آنکھ لگتے ہی زیارتِ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مشرّف ہوئے۔

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: اے میرے پیارے اُمّتی! جس مُنہ سے تو مجھ پر درود پڑھا کرتا ہے' لائیں میں اس کو بوسہ دوں۔ انھیں خیال آیا" چہ نسبت خاک را بہ عَالمِ پاک" اور شرم آئی۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے آپ کے رخسار پہ بوسہ دیا اور ایسی خوشبو کی مہک آئی کہ کستوری کی خوشبو بھی ہیچ تھی' اِس خوشبو کی مہک سے اُن کی بیوی بیدار ہوگئی اور کیا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبو سے مہک رہا ہے اور اُن کے رُخسار سے آٹھ دِن تک خوشبو کی لپٹیں نکلتی رہیں۔

حضرت شیخ عبدالواحد بن زیدؓ کا ایک ہمسایہ جو بادشاہِ وقت کا ملازم تھا' فاسق و فاجر تھا۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دستِ مُبارک میں اُس شخص کا ہاتھ ہے۔ آپ نے عرض کی یارسُول اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) یہ فاسق و فاجر شخص ہے اور اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرے ہوئے ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:" میں اس کی حالت کو جانتا ہوں اور اس کے لئے دربارِ الٰہی میں شفاعت کروں گا"۔ آپ نے جب اس عنایتِ خصوصی

Marfat.com

کی وجہ پوچھی تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "یہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے مجھ پر ہزار مرتبہ درودِ پاک پڑھتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ غفور و رحیم شفاعت کو قبول فرمائے گا۔"

صبح ہوئی اور میں مسجد میں داخل ہوا۔ اتنے میں وہی شخص مسجد میں داخل ہوا اور رو رہا تھا، اور میں اُس وقت رات والا واقعہ دوستوں اور نمازیوں کو سُنا رہا تھا۔ وہ آیا اور سلام کر کے کہنے لگا: اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے ہاتھ پہ توبہ کروں کیونکہ مجھے رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بھیجا ہے کہ عبدالواحد کے ہاتھ پر توبہ کر لے۔

ابوعلی قطان رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ، اُن لوگوں میں سے تھے جو کہ صحابۂ کرام رضوانُ اللہ تعالیٰ علیہم کی شان میں بُرا بھلا کہتے (معاذ اللہ)۔ آپ نے خواب میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا۔ آپ نے سلام عرض کیا تو سرکارِ دو عالَم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُن کے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔ عرض کی: یا رسُول اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلّم)، میں تو آپ پر دن رات اتنا درود پڑھتا ہوں، لیکن حضور نے میرے سلام کا جواب تک نہیں دیا۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا: تُو مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے اور میرے صحابۂ کرام کی شان میں گُستاخی بھی کرتا ہے۔ آپ نے یہ سُن کر عرض کی، میرے آقا! میں حضور (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے دستِ مُبارک پر توبہ کرتا ہوں، آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ میرے اِس توبہ کرنے کے بعد حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

" وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، "

Marfat.com

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ میرے اُوپر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ میرے اُوپر درود پڑھنا تمہارے گناہوں کے لئے بخشش ہے۔

پھر ایک دفعہ فرمایا: اے لوگو! تم میں سے قیامت کے دن مصیبتوں سے سب سے زیادہ نجات حاصل کرنے والا مجھ پر دنیا میں سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔ (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

پھر ایک دفعہ صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں تم کو سب سے زیادہ بخیل آدمی بتاؤں۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ ضرور بتائیں۔ جناب سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے تو وہ سب سے زیادہ بخیل ہے۔ (اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس بُخل سے بچائے! آمین، ثم آمین)۔

ایک شخص باوجود نیک اور پرہیزگار اور پابندِ صوم وصلوٰۃ ہونے کے درودِ پاک پڑھنے میں کوتاہی کرتا تھا۔ ایک رات حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت سے مشرّف ہوا مگر آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس کی طرف کوئی توجّہ نہ فرمائی۔ وہ بار بار کوشش کرتا اور سامنے آتا مگر اُسے ہر بار ناکامی ہوتی۔ آخر اُس نے گھبرا کر عرض کی: یارسُول اللہ! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا۔ "نہیں"۔ عرض کی۔ اگر نہیں تو حضور (صلّی اللہ علیہ وسلّم) آپ مجھ پر نظرِ عنایت نہیں فرمارہے۔ فرمایا "میں تجھے پہچانتا ہی نہیں"۔ عرض کی۔ یارسُول اللہ! (صلّی اللہ علیہ وسلّم) میں آپ کی اُمّت کا ایک فرد ہوں اور میں نے علمائے کرام سے سُنا ہے کہ حضور اپنی اُمّت کو بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ فرمایا: "ایسا ہی ہے، مگر تم مجھے درودِ

Marfat.com

پاک کا تحفہ نہیں بھیجتے۔ میری نظرِ عنایت اور شفقت اُس اُمتی پر ہوتی ہے جو مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے"۔

وہ شخص بیدار ہوا اور اُس روز سے بڑے شوق و محبّت سے درودِ پاک پڑھتا رہا۔ ایک دن پھر وہ خواب میں زیارت سے مشرّف ہوا اور دیکھا کہ سرکار دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم بڑے خوش ہیں اور فرماتے ہیں: "اب میں تمہیں خُوب پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کا ضامن ہوں لیکن درودِ پاک نہ چھوڑنا"۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے یہ ارشادات بھی غور سے پڑھیں:

(I) مجھ پر درود پڑھا کرو اس لئے کہ تمہارے لئے صدقہ ہے۔

(II) ضعیفُ العمری یا بیماری کی وجہ سے جہاد کی طاقت نہ ہو تو پھر ایسے وقت میں درود شریف کام آتا ہے۔

(III) جب دو مسلمان مصافحہ کرتے وقت درود پڑھتے ہیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے ربِّ غفور الرّحیم اُن کے سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔

(IV) تم جہاں کہیں بھی ہو، مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو۔ بیشک تمہارا درود میرے پاس پہنچتا رہتا ہے۔

(V) جو مجھ پر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ حریص ہوگا، وہ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

(VI) جُمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اس دن وہ مجھ پر فوراً پیش ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

جن اوقات میں پڑھنا چاہیئے :

(1) اذان کے بعد (2) مصائب کے وقت (3) جب دو مسلمان مصافحہ کریں (4) نمازِ تہجّد کے بعد (5) دُعا کرتے وقت اوّل و آخر۔

مکروہ اوقات :

(1) پیشاب پاخانے کے وقت (2) ٹھوکر کھانے کے بعد

(3) کسی چیز کو کاٹتے یا ذبح کرتے وقت (4) بدبو والی جگہ پر یا وہاں سے گزُرتے وقت (5) چھینک آتے وقت۔

درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے خزانے سے تین انمول تحفے عطا ہوتے ہیں :

(1) رحمت

(2) فضل و کرم

(3) بے پایاں شفقت

اور اِسی طرح دربارِ رسالت (صلّی اللہ علیہ وسلّم) سے یہ تحفے عطا ہوتے ہیں :

(I) سلامتی (II) شِفا (III) مغفرت

اِسی طرح فرشتوں سے یہ تحفے عطا ہوتے ہیں :

(I) رحمت (II) سلام (III) حفاظت

ایک کاتب کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ بخشا گیا ہے۔ پوچھا یہ انعام کیسے ہوا؟ بتلایا اِس لئے بخشا گیا ہوں کہ رسُول اللہ کا نام نامی آتا تو "صلّی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلّم" آپ کے نام کے ساتھ ضرور لکھتا۔
ایک دوسرے شخص کو خواب میں مغفور دیکھا تو اس سے اس کا سبب پُوچھا۔ اس نے کہا: ایک حدیث لکھنے والے اُستاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب استاد حدیث لکھتے وقت درود پڑھتے تو میں زور سے درود پڑھتا۔ میری آواز سُن کر سب مجلس والے درود پڑھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے میری اور ساری مجلس کی مغفرت فرمادی۔

سوال: کیا بدترین گناہگار کے لئے بھی بخشش ہے؟

جواب: عزیز گرامی قدر! میں نے آپ کا خط پڑھ کر پھینک دیا تاکہ کوئی دوسرا اس کو نہ پڑھ سکے۔ میں نے اس خط کو دوبار پڑھا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس فسق و فجور کے دَور میں آپ جیسے نوجوان بھی ہیں جنہوں نے یُورپ میں رہ کر بدترین سے بدترین گناہ کئے اور اُن کی تفصیل میرے سامنے بیان کی۔ آپ کے اس اعتماد کا شکر گزار ہوں۔

اب غور سے سُنیں۔ آپ کا کچھ نہیں بگڑا۔ آپ اب بھی انمول موتی ہیں اور انشاء اللہ اگر آپ راہِ راست پر قائم رہے تو انسانیت اور اسلام دونوں کی بہت خدمت کر سکیں گے۔

جب انسان گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پہ سیاہ داغ پڑجاتا ہے' اور اگر

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اس کو صحیح راستے پر واپس لانا ہوتا ہے تو اس کو اپنے گناہ پر سچے دل سے ندامت کی توفیق عطا کرتا ہے۔ وہ نفس شیطان اور دینی بنیادوں کے کمزور ہونے کی وجہ سے ہتھیار ڈال دیتا ہے اور گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے یعنی گناہ اس سے سرزد ہو جاتا ہے۔ جان بوجھ کر عمداً قصداً نہیں کرتا۔ اب گناہ کر چکنے کے بعد اس کو احساس ندامت ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں سچّی ندامت کے پیدا ہوتے ہی یا تو وہ انتہائی غمگین ہو جائیگا یا ندامت کے آنسو اس کی آنکھوں سے جاری ہو جائیں گے۔ تو یہی ندامت اس کی بارگاہِ ربُّ العزّت میں توبہ بن جائے گی۔ ایسی صورت میں اس کے قلب پر سیاہی کا داغ صاف ہو جائیگا اور قلب میں کجی نہیں آئے گی۔

اگر وہ جان بوجھ کر خود گناہ کی طرف جاتا ہے۔ اس کا ضمیر اس کو ملامت کرتا ہے مگر وہ اس کی طرف دھیان تک نہیں کرتا اور خود گناہ کے ارتکاب کے لئے اور اس سے لذّت اُٹھانے کے لئے بے قرار رہتا ہے، تو اس کے دل پہ ہر گناہ کرنے کے بعد سیاہ دھبّے پڑتے رہتے ہیں۔ ایک وقت آتا ہے کہ اُس کا دل ایک مقام پر ٹھہر جاتا ہے اور وہ گناہ کی زندگی میں قائم ہو جاتا ہے اور اس کو بُرا بھی نہیں سمجھتا۔ ایسا شخص توبہ کرنے کی توفیق سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ اس کا معاملہ اس کے اور اس کے اللہ کے درمیان ہے۔ ساری بات اس کے انجام پر ہے اور اللہ تعالیٰ کی شانِ غفّاری پر۔

آپ کے لئے چند احادیث درج ذیل ہیں:

فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدم

Marfat.com

(علیہ السّلام) کے بیٹے، جب تک تُو مجھ سے دُعا کرتا رہے گا اور مجھ سے اُمید رکھے گا (یعنی مجھ سے مانگتا رہے گا، اور بخشش کی اُمید رکھے گا، میں بخشوں گا تجھ کو خواہ تُو نے کتنا ہی بُرا کام کیا ہو، اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہے، یعنی تیرا بخشنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔) اے آدم (علیہ السّلام) کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے معافی مانگے اور بخشش چاہے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور مجھ کو اسکی پرواہ نہ ہوگی۔ اے آدم (علیہ السّلام) کے بیٹے! اگر تو مجھ سے اِس حال میں ملے کہ تیرے گناہوں سے زمین بھری ہوئی ہو تو میں تیرے پاس زمین سے بھری ہوئی بخشش لیکر آؤں گا۔

ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کہتے ہیں، فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو خدا تم کو ختم کردے اور تمہاری جگہ ایسی قوم لائے جو گناہ کرے اور خُدا سے مغفرت چاہے اور پھر خُدا اُن کے گناہوں کو بخش دے۔ (اس سے مقصود گناہ کی ترغیب دینا نہیں ہے بلکہ اپنی شانِ مغفرت کا اظہار مقصود ہے)۔

اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ آیت پڑھتے سُنا: "یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ؕ"

(یعنی اے میرے بندو جنہوں نے گناہ کرکے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، تم خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اس لئے کہ خداوند تعالیٰ تمام گناہوں

Marfat.com

کو معاف کر دیتا ہے، وہ جو ہے وہی ہے گناہ معاف کرنے والا مہربان)۔

بلال بن یسارؓ بن زید کہتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے میرے والد نے اور اُن سے بیان کیا اُن کے والد نے کہ انہوں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا کہ جو شخص " اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ " کہے، بخش دیئے جاتے ہیں اس کے گناہ اگرچہ وہ بھاگا جہاد سے۔

جب آپ سچّی توبہ دل سے کریں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اپنے دریائے رحمت میں ڈبو کر بالکل پاک وصاف کر دیں گے۔ سچّی توبہ کی کچھ شرائط ہیں: یہ کہ وہ دل سے اپنے گناہ کا اقرار اپنے ربّ کریم کے سامنے کرے، پھر صمیم قلب سے شرمسار ہو اور نادم ہو اور سچے دل سے وعدہ کرے کہ وہ آئندہ یہ گناہ نہیں کرے گا۔

نفرت گناہ سے ہونی چاہیئے، گناہگار سے نہیں ہونی چاہیئے۔ سچّی توبہ کرنے کے لئے اس کو نہایت اور پیارے پیارے طریقے سے ترغیب دینا چاہیئے تاکہ مایوسی کے بادل چھٹ جائیں، اور آپ جیسے نوجوانوں کے لئے ہی کہا گیا ہے ع

درجوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبریست

مُنہ چھوٹا بات بڑی، مگر یہاں کہے بغیر رہا بھی نہیں جاتا۔ ایک دفعہ اِس عاصی پُر معاصی کے پاس ایک طوائف آئیں۔ عُمر ڈھلی ہوئی تھی۔ کہنے لگیں شکر ہے آج آپ کا یہ باہر والا دروازہ کھُلا مل گیا ہے۔ میں کئی دفعہ آئی مگر مایوس ہو کر چلی گئی۔ میں نے کہا۔ فرمائیں، کیا بات ہے؟ کہنے لگیں، میں

Marfat.com

طوائف ہوں۔ میں نہیں سمجھا' ذرا وضاحت کردیں۔ میں عصمت فروش ہوں۔ اب میری عمر دوسری سمت شروع ہوگئی ہے۔ میں نے آپ کے متعلق بہت کچھ سُنا ہے۔ کیا میرے لئے بھی کوئی نجات کا ذریعہ ہے؟ میں نے کہا۔ کیوں نہیں' اللہ کی رحمت آپ جیسوں کو تو ڈھونڈتی پھرتی ہے۔ پھر میں نے کچھ احادیث سنائیں۔ پھر کہا میں بیعت سے مشرف ہوسکتی ہوں۔ میں نے کہا' ویسے تو ہمارے ہاں لوگوں کو پانچ پانچ برس گذر جاتے ہیں' مگر آپ کو ابھی میں بفضلہٖ تعالیٰ سلسلہ میں داخل کرکے آپ کا ہاتھ بزرگوں کے ہاتھ میں دے دیتا ہوں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور پھر انہیں توجہ باطنی دی۔ باطن صاف کیا' پھر قلب صاف کیا اور پھر ذکرِ قلبی کے لئے توجہ دی' وہ بھی عطا ہوا۔ پھر انہوں نے کہا۔ اب میں کیا کروں۔ میں نے کہا اگر آپ پیشہ چھوڑ نہیں سکتیں' انتہائی مجبوری ہے' کوئی اور ذریعۂ معاش نہیں' ٹھکانہ نہیں' تو اس کو دل سے نفرت کریں اور اللہ تعالیٰ سے متبادل روزی کی دُعا مانگتے رہیں۔ مانگتے مانگتے تھکیں نہیں۔ ایک نہ ایک دن ضرور کرم ہوگا۔ انشاء اللہ! ہاں یہ اورادِ سلسلہ باقاعدگی سے کریں۔

کافی عرصے کے بعد میں نے دیکھا کہ چہرہ نہایت ہی نُورانی تھا اور پیشہ سے بھی جان چھُوٹ گئی۔ کسی جگہ گھریلو مُلازمت کرلی۔ جب انتقال ہوا تو میں نے سُنا کہ چہرے پر اتنا نُور تھا کہ دیکھنے والے رشک کر رہے تھے۔

Marfat.com

سوال: پنشنروں کے معاملہ میں حکومت اِتنی سنگدِل کیوں ہے؟

جواب: آپ اور کچھ اور اصحاب نے پنشنروں کی طرف حکومت کی سنگدلی کا تذکرہ کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ گذشتہ مالی سال میں بھی کچھ اِس طرح کے خط آئے تھے۔ بس میں یہ کہوں گا کہ اگر کسی شخص نے پنشنروں کے بارے میں حقیقی دردمندی دکھائی تو وہ ڈاکٹر محبوب الحق صاحب تھے اور انہوں نے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ اس طبقے کی ہمیں عزّت کرنی چاہیئے۔ اب آپ یہ بھُول جائیے کہ کوئی دوسرا ڈاکٹر محبوبُ الحق آئے گا۔ جب حکومت وعدہ کرکے وعدہ سے ہٹ جائے اور اپنے عمّال یعنی اپنے ملازمین کے ساتھ وعدہ کرکے توڑ دے تو پھر ایسی حکومت کی رعایا کا کیا حال ہوگا۔ انڈیکیشن کا اُصول طے ہوگیا تھا اور اس کے مُطابق مالی اضافہ تک پنشنروں کو ملا۔ اس اصول کو "Might is Right" کے تحت توڑ دیا گیا۔ آپ کا یہ کہنا درست ہے کہ ہر شخص کی غُربت یا مشکلات کا اندازہ اس کے سوشل سرکل کے مُطابق کیا جاتا ہے۔ ہر شخص اپنے دائرے میں مالی تنگی کا شکار ہوتا ہے۔ ایک گریڈ 21 یا اس سے اُوپر کا ملازم ریٹائر ہوتا ہے تو وہ کوٹھی چھوڑ کر دو کمروں میں رہائش اختیار نہیں کرتا۔ دوستوں کو سرکلر جاری نہیں کرتا کہ آپ بطور مہمان میرے ہاں مت آئیں۔ اُس وقت اس کو اپنی جوان بیٹیوں کی شادی کرنا ہوتی ہے۔ بیٹوں کو تعلیم کے آخری مراحل کا سامنا ہوتا ہے۔ اس کے ہاں Visitors کی آمدورفت بھی

Marfat.com

زیادہ ہوجاتی ہے کیونکہ لوگوں کو اپنے کاموں کے لئے اس سے سفارش کروانا پڑتی ہے ۔حکومت اوّل تو کوئی جواب نہیں دیتی اور دیتی بھی ہے تو بدنیتی سے معاملے کو طول دیدیتی ہے ۔ پچھلے سال میں نے دیکھا کہ پنشنروں نے اخباروں میں بھی بے حد واویلا کیا ۔ کچھ اخباروں نے ہمدردی میں Editorials بھی لکھے مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی ۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو غریب ضرور بنایا ہے مگر بے غیرت کسی کو نہیں بنایا ۔جب حکومت کا ایسا رویہ تھا تو خاموش ہوجاتے ۔ اُنکے اور اُنکے گھر والوں کی آہیں اور بددُعائیں تو لگتی ہیں ۔کہیں سیلاب آتے ہیں، کہیں بھونچال آرہے ہیں، کہیں ریل گاڑیوں کی ٹکر ہورہی ہے، کہیں سنگین Law and order کا Problem ہے ۔غرضیکہ اِن چیزوں میں بیشمار پیسہ خرچ ہوجاتا ہے ۔ یہ خُدائی تھپّڑ ہے، سمجھ میں آئے تو اور نہ سمجھ میں آئے تو ۔جہاں تک ان کا اپنا حساب کتاب ہوتا ہے تو تمام مُلکوں کی حکومتیں جو ہیں اُن کے اعلیٰ افسران سرکاری دورے بنا کر ایک دوسرے کے ممالک کی خوب سیر کرتے ہیں ۔ نہایت عُمدہ ہوٹل میں ٹھہرتے ہیں ۔" Five star " ہوٹل کے کمرے کا کرایہ یومیہ دو تین ہزار روپے سے کم نہیں ۔ اِدھر امیروں کی بدمستی کا یہ حال ہے کہ صرف کراچی میں اور بڑے بڑے ہوٹلوں میں آٹھ کروڑ روپے کا یومیہ کھانا پکتا ہے، جس میں دو کروڑ روپے کے قریب کھانا ضائع ہوجاتا ہے پنشنروں کو میرا یہی مشورہ ہے کہ جب زبردست سے واسطہ ہو اور شنوائی بھی نہ ہو اور کچھ ملنے کی توقع بھی نہ ہو تو اپنی غیرت کی متاع کو تو ضائع نہ کریں ۔ ذرا صبر اور غیرت کو تو اپنے ہاتھ میں رکھیں ۔ پھر دیکھیں خُدا کیا کرتا ہے اور اُس کی لاٹھی

Marfat.com

کیسے برستی ہے۔

سوال: حالاتِ حاضرہ کی روشنی میں کوئی پیشین گوئی فرمائیں؟

جواب: میری ایک عرض ہے، اُمید ہے آپ اس پر غور فرمائیں گے۔ مجھ سے پیشینگوئیوں کے متعلّق فرمائش نہ کیا کریں۔ نہ ہی مُلک کی سیاست اور معیشت کے بارے میں استفسار فرمائیں۔ پیشینگوئیاں کرنا نجومیوں کا کام ہے، ہاں قیاس آرائی بشریّت ہے۔ قیاس آرائی آپ بھی کر سکتے ہیں۔ مجھ سے بہتر کر سکتے ہیں۔ جو ماضی میں ہو چکا ہے وہ آپ کو معلوم ہے۔ جو زمانۂ حال میں ہو رہا ہے، وہ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے، محتاجِ بیان نہیں۔ جو مستقبل میں ہونے والا ہے، اس کا صحیح علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ ہاں قیاس آرائی کے لئے ماضی کے حالات اور دورِ حاضرہ کے حالات اگر سامنے رکھ کر آپ عقل پر زور دیں گے تو مستقبل کے قیاس کرنے میں شاید کچھ مدد مل سکے۔

میرا ایک مخلصانہ مشورہ ہے کہ آپ مغربی سیاست کے نزدیک نہ جائیں۔ دوسرا اخبار ایک دو ہی پڑھیں جو اچھے ہوں۔ اب عقل و قلم کا زور اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ سچ اور جھوٹ میں تمیز ختم ہو گئی ہے۔

نفاذِ شریعت کے متعلّق جہاں تک میری ناقص عقل کام کرتی ہے، اتنا

Marfat.com

کہوں گا

ع ایں خیال است و محال است وجنوں

شریعت ایکٹ پاس ہو جائے مگر اس کے نفاذ کے لئے دیانتدار مشینری کی ضرورت ہے۔ اسلام کا نام باقی ہے' اس کا جسد باقی ہے' جان ختم ہو چکی ہے۔ مسلمانوں کے دشمن دوسرے مذاہب والے تو تھے ہی مگر مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن خود مسلمان ہی ہے' اور اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ مسجدوں کے اندر لڑائی جھگڑے اور قتل تک ہو رہے ہیں۔ جب مسجد کا احترام ہی نہ رہا اور انسانی جان کا احترام نہ رہا پھر باقی کیا رہا۔

شیعہ صاحبان یا قادیانیوں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اُنہی کی مستند کتابوں کے حوالوں کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ اس لئے نہیں کہ آپ فضول بحث میں اُلجھیں یا لڑائی جھگڑے کریں' یہ اس لئے ہے کہ آپ اپنے عقیدے کی حفاظت کر سکیں۔ آپ اس گھمنڈ میں نہ آئیے گا کہ اس کے پڑھنے یا جاننے کے بعد بھی کوئی اپنا عقیدہ چھوڑ دے گا۔

سوال: پاکستان کے حالات کیوں اِتنے خراب ہیں؟

جواب: آپ نے پاکستان کے حالات کے بارے میں لکھا وہ اپنی جگہ درست ہے مگر جس دین کو یا طریقۂ زندگی کو ہم نے پسند کیا ہے اُس کا ثمر بھی

Marfat.com

توہم نے اور آپ نے کاٹنا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ قدسی ہے:
"عمالکم اعمالکم" جیسے تمہارے اعمال ویسے تمہارے حاکم۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو۔ اب یہ حال ہے کہ لوگ دین کی طرف رجوع مفاد پرستی کے لئے کرتے ہیں اور اپنے بُرے کاموں کا جواز ڈھونڈھتے ہیں۔ یہ تو مسائل حل کرنے کا کوئی طریقہ نہیں۔ پہلے تو آپ اپنی شناخت دیکھیں' اپنا تعلق دیکھیں' جدھر آپکا تعلق ہے' وہیں سے اپنے مسائل کا حل بھی ڈھونڈھیں۔ آپ کو پہلے اپنا محاسبہ کرنا ہوگا پھر حکومت کا۔

سوال: سیاستدان کے بارے میں کچھ ارشاد کیجئے؟

جواب: سیاستدان ساری دُنیا میں ایک جیسے ہی ہیں۔ جہاں کہیں بھی انکے متعلق سروے ہوئے ہیں ان کو بُرا بھلا ہی کہا گیا ہے۔ سان فرانسسکو میں ہونے والے ایک سروے میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ دُنیا میں سب سے بڑ حرام قوم سیاستدان ہیں جو اپنا کام ماتحتوں سے کرواتے ہیں کیونکہ یہ لوگ انتہا کے خوشامد کرنے والے ہوتے ہیں جو ہر انسان کی کمزوری ہے۔ سروے سان فرانسسکو کے نفسیاتی تحقیقاتی ادارے نے کیا۔

Marfat.com

سوال: مَیں اور میرے دوست امریکہ جانا چاہتے ہیں، ہمارے لئے دُعا کیجئے؟

جواب: دُور کے ڈھول سُہانے۔ آپ اور آپکے دوست امریکہ جانے کے بیحد خواہشمند ہیں۔ اِن چیزوں کے لئے دُعائیں نہیں کی جاتیں بلکہ موجودہ نسل کو صحیح صورتحال سے آگاہ کیا جاتا ہے اِس کے باوجود بھی کوئی گمراہی اختیار کرے تو اِس کا کوئی عِلاج نہیں۔

ایک ممتاز مفکّر نے کہا تھا کہ امریکی بنیادی طور پر تہذیب وثقافت سے سے محروم قوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی قول وفعل کے تضادات اور اخلاقی بُرائیوں سے بھرپور ہے اور امریکہ کی ہی رپورٹ میں انکشاف تھا کہ وہاں لوگوں کی اکثریت جھوٹ بولتی ہے۔ ایک رپورٹ سے پتہ چلا ہے کہ 50 فیصدی امریکی اپنی صلاحیتوں کی بدولت نہیں بلکہ سیاست اور دھوکے بازی کے ذریعے کامیاب زندگی بسر کر رہے ہیں۔

حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب "The Day America told the Truth" میں انکشافات کئے گئے ہیں۔ اِس کتاب کے مصنّفین نے بڑی تحقیق اور ہزاروں افراد سے رابطے کے بعد اپنی رپورٹ مرتّب کی ہے۔ اِس میں بتایا گیا ہے:

— یہ بات ممکن ہی نہیں کہ 60 فیصدی امریکی خواتین کسی نہ کسی جرم میں ملوّث نہ ہوں جبکہ 20 فیصدی نوجوان لڑکیاں جنسی بے راہ روی کا شکار ہیں

Marfat.com

اور 20 فیصدی عورتیں Rape کا شکار ہوتی ہیں۔
— 16 فیصدی شادی شدہ جوڑوں کا کہنا ہے کہ وہ ایک لاکھ ڈالر کے عوض اپنے شوہر یا بیوی کو قتل کرنے پر تیار ہو سکتے ہیں۔ میاں بیوی ایک دوسرے سے جلد علیحدہ ہو جاتے ہیں۔
— اور سب سے اہم انکشاف یہ ہے کہ امریکہ کے بہترین خوشحال لوگوں میں نہایت متموّل لوگ بدترین کردار کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ نیویارک کا ضلع ساؤتھ براونڈ جرائم کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ ہر سات امریکیوں میں سے ایک امریکی اپنے پاس اسلحہ رکھتا ہے۔

امریکی معاشرے میں خصوصاً بعض ریاستوں میں جرائم پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔

واشنگٹن اور بعض دوسرے شہروں میں رات کے وقت باہر نکلنا خطرے سے خالی نہیں سمجھا جاتا۔

وضعداری اور شرافت کا نقاب چڑھائے رکھنے والے امریکی موقع ملنے پر انتہائی خطرناک مجرموں کا رُوپ دھار لیتے ہیں۔

کچھ سال پہلے جب امریکہ میں بجلی بند ہو گئی تھی تو لوگوں نے دوکانوں، ڈیپارٹمنٹل اسٹورز اور ہوٹلوں پر دھاوا بول دیا تھا اور جہاں کہیں عورت مَرد کے ہاتھ آگئی، اُس نے چھوڑا نہیں۔ چنانچہ حال ہی میں جب بجلی فیل ہو گئی اِس سابقہ واقعہ کے پیشِ نظر فوری طور پر ہنگامی پولیس حرکت میں آگئی تاکہ پچھلے بدترین واقعات کا اعادہ نہ ہو سکے۔

Marfat.com

امریکہ دُنیا میں حقوقِ انسانی کا بہت بڑا علمبردار بنا پھرتا ہے خصوصاً سرکاری اور نیم سرکاری تنظیمیں خواتین کے حقوق کے لئے آواز بلند کرتی دکھائی دیتی ہیں مگر خود امریکی خواتین امریکی معاشرے میں محروم ہیں حتیٰ کہ قانون ساز ادارہ تک میں خواتین کے ساتھ امتیازی برتاؤ کیا جاتا ہے ۔

پچھلے دنوں جب سپریم کورٹ کے جج کے خلاف ماتحت خاتون کو ہراساں کرنے کے مقدمے کی سماعت ہوئی تو یہ دیکھنے میں آیا کہ سماعت کے دوران عدالت میں 14 مَرد جج فیصلہ سُنانے کے لئے موجود تھے اور کوئی خاتون جج نہ تھی۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ امریکی کانگریس میں مَردوں کا غلبہ ہے ۔ امریکی سینیٹ کی 98 نشستیں ہیں ۔ اُن میں صرف دو خواتین ہیں ۔ ایوانِ زیریں کی 406 نشستوں میں صرف 29 خواتین نظر آتی ہیں ۔

امریکہ میں ڈھائی کروڑ افراد تنہا زندگی گزار رہے ہیں جن میں ایک کروڑ چالیس لاکھ خواتین ہیں ۔

سوال: پاکستان میں شریعت کا نفاذ کب ہوگا؟ اِس کے امکانات کیا ہیں؟

جواب: اب یہ ایک اُمید ہی ہے اِس سے آگے کچھ نہیں ۔ اب پاکستان میں شریعتِ محمدیؐ کا نفاذ خیال است و محال است و جنوں ۔ جب لوگ ہی نہیں چاہتے

Marfat.com

کہ شرعی قوانین نافذ ہوں اور اکثریت عیش پسندوں کی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے اِس کی دو ہی صورتیں ہیں۔ پہلی یا بادشاہ راسخ العقیدہ مسلمان ہو کیونکہ لوگوں کی یہ ذہنیت ہے کہ وہ ہمیشہ بادشاہ کے دِین اور طور طریقوں کو اپناتے ہیں۔ دوسری یہ ہے کہ نیچے سے لوگوں کے دِلوں میں نفاذِ شریعت کا جذبہ صدقِ دل سے موجود ہو۔ یہ ناممکن ہے حالات آپکے سامنے ہیں۔ نچلے طبقے کے لوگ بھی اب محنت و مشقّت اور حلال کمائی کی بجائے ڈاکہ زنی، اغوا اور بردہ فروشی سے بے تحاشا دولت کما رہے ہیں۔ پُورے ملک میں آپ کی جان، مال، عزّت، بہو بیٹی کی عصمت کا کوئی تحفّظ نہیں۔ تحفّظ کرنے والی پولیس ہے، وہ خود نہایت دلیری سے ڈاکے ڈال رہی ہے اور حد یہ ہے کہ تھانوں کے گھراؤ ہو رہے ہیں اور اُن پہ حملے بھی ہو رہے ہیں۔ آج سے ساٹھ سال پہلے نگاہ دوڑاتا ہوں تو اُس وقت تھانے کی صِرف عمارت ہی دیکھنے سے لوگوں کو خوف آتا تھا۔ سپاہی بغیر اسلحے کے ملزم کو گرفتار کر کے لے آتا تھا۔ عام ناخواندہ لوگ اگر باوردی سپاہی کو دیکھتے تو کہتے گورنمنٹ جا رہی ہے۔ اب 'ایف آئی آر' درج کروانے کے لئے ایس ایس پی یا ڈی آئی جی یا کسی اور بڑی شخصیت کی سفارش لانا پڑتی ہے اور جب پولیس کسی پہ ہاتھ ڈالتی ہے تو اُن پر اُوپر سے اتنا پریشر پڑتا ہے کہ انہیں مجبوراً ملزم کو خوشی سے اور معذرت کر کے چھوڑنا پڑتا ہے۔

جب تک قانون کی بالادستی نہیں ہوگی کسی شعبے میں احساسِ تحفّظ اور ترّقی نہیں ہو سکتی۔ اور قانونی بالادستی سے میری مُراد یہ ہے کہ صدر، وزیر اعظم اور وزیر وغیرہ جن کو اِس وقت استثناء حاصل ہے اُسے فوراً ختم کیا جائے اور اگر

Marfat.com

انصاف کے تقاضے پُورے کرنے کے لئے وہ عدالت کو درکار ہیں تو وہ خود پیش ہو کر اپنی صفائی پیش کریں ۔ دوسرا اُن کے مجرم ہونے کے شبہ کے ساتھ ہی انہیں اپنے عہدوں سے فوراً معطّل کر دیا جائے تاکہ وہ اپنے عہدوں کا ناجائز فائدہ اُٹھا کر اور ناجائز پریشر ڈلوا کر قانون کی زَد سے بچ نہ جائیں ۔ مگر یہ سب تو نفاذِ شریعت سے ہی ہو سکتا ہے ۔

سوال : پاکستان کے حالات کبھی ٹھیک بھی ہوں گے یا نہیں ؟

جواب : آپکا یہ سوال کہ پاکستان کے حالات کبھی ٹھیک بھی ہونگے یا نہیں ۔ عرض یہ ہے کہ اگر کنوئیں میں سُور گر کر مر جائے اور لوگ مولوی صاحب کے فتوے مُطابق اس میں سے پانی کے ڈول نکالتے جائیں مگر مُردہ سُوَر کو نہ نکالیں تو اگر حشر تک بھی پانی نکالتے جائیں اور سُوَر مُردار کو نہ نکالیں تو پانی بدبودار ہوگا اور پینے کے لئے جائز نہ ہوگا ۔ بنیادی چیز یہ ہے کہ مُردار سُوَر نکالا جائے پھر پانی کے ڈول نکالے جائیں ۔ بس پاکستان کا بھی یہی حال سمجھ لیں ۔ اِس کے کنوئیں میں سالوں پہلے سُوَر مُردار گر گیا تھا ۔ لوگ پانی کے ڈول تو نکال رہے ہیں مگر سُوَر مُردار کو کوئی بھی نہیں نکالتا ۔ لہٰذا حالات کیسے ٹھیک ہوں گے ۔

ہمارا قبلہ وکعبہ تو انگلستان، یورپ اور امریکہ ہے لہٰذا ہم تقلید بھی اُنہی

Marfat.com

کی کرتے ہیں جن کا معاشرہ تباہ ہو چکا ہے۔ ابھی ہفتہ ہوا کہ اخبار میں خبر تھی کہ ایک 9 سال کے شرارتی بچے کو اُس کی ماں نے مارا لہٰذا اس کی وجہ سے اُس ماں پر مقدمہ دائر ہو گیا ہے اور وہ بھگت رہی ہے۔ اسکے خلاف فردِ جُرم عدالت نے جو لگایا ہے وہ ہے : "Cruelty to Children"

اِسی طرح لندن کی عدالت میں طلاق کا کیس پیش ہوا۔ جج نے خاتون سے پوچھا کہ آپ کس وجہ سے علیٰحدگی چاہتی ہیں۔ خاتون نے جواب دیا کہ میرا خاوند دانت صاف کرتے وقت جس طرح برش کرتا ہے وہ مجھے پسند نہیں۔ جج نے اِس عذر کو قبول کیا اور طلاق کی اجازت دے دی۔

اب حال ہی میں ایک گدھے نے مُصیبت ڈال دی ہے۔ یہ گدھا Mexico میں بطور سینیٹر منتخب ہو گیا ہے اور مُصیبت یہ کھڑی ہو گئی ہے کہ گدھے کا انتخاب درست ہے یا غلط۔ چنانچہ یہ بات یہاں ختم ہوئی ہے کہ اس کا فیصلہ Supreme Court کرے گی۔ یہ سُنی سُنائی بات نہیں اخباروں کے اندر آ چکی ہے۔ یہاں پر عقلیں اِتنی عروج پر آ گئی ہیں کہ آپ خود ہی اندازہ کر لیں کہ یہ کدھر جا رہے ہیں اور انجام کیا ہو گا۔

آپ انگلستان کے شاہی خاندان کے اسکینڈل تو پڑھتے ہی ہونگے۔ اب چند روز ہوئے ولیعہد شہزادے نے ٹیلی وژن پر مانا کہ اُس نے بدکاری کی تھی اور اسطرح شہزادی ڈیانا کو دھوکا دیا تھا۔ بل کلنٹن امریکہ کا صدر ہے۔ اُس پر بدکاری کا الزام لگا۔ کیس چلا اور وہ باعزّت طور پر بری ہو گیا ہے۔ اِس مقدّمے کے اُوپر کئی لاکھ ڈالر وکیلوں کی فیس وغیرہ پر خرچ ہو گئے ہیں۔ چند روز سے وہ بھی گداگر بنا ہوا

Marfat.com

ہے۔کشکول گدائی ہاتھ میں لیکر عوام سے اپیل کر رہا ہے کہ وہ اس کی مالی مدد کریں تاکہ وہ مقدمے کے اخراجات کے بِلوں کی ادائیگی کر سکے۔اب یہ تو شاہی محلّات اور صدر امریکہ کا حال ہے جہاں سے اُن کے عوام کو راہنمائی ملنی چاہیئے۔

ع چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

پہلے تو ہمیں سوچ و فکر کے قبلے درست کرنے ہوں گے۔ ویسے ہم ہر بات میں سیکولر ہیں مگر جب کوئی تکلیف پہنچے تو انصاف اسلام کے قانون کے مُطابق چاہتے ہیں۔ ویسے اسلامی قوانین جو کہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں اُنھیں وحشی قوانین کہتے ہیں اور ایسا کہتے ہوئے ہم کو ذرا باک نہیں ہوتا۔ایک لمحہ کیلئے بھی خیال نہیں آتا کہ ہم یہ کس کے خلاف کہہ رہے ہیں اور یہ کہ ہمیں مَرنا ہے (خواہ ہم بادشاہِ وقت ہی کیوں نہ ہوں) قبر میں جانا ہے اور اسکے عذاب ثواب کا مَزہ چکھنا ہے اور پھر یومُ الحشر میزان قائم ہوگا جہاں انسان اپنی ذرّہ بھر نیکی اور ذرّہ بھر بُرائی جو اُس نے دُنیا میں کی ہوگی وہ دیکھ لیگا۔اور اُس دن اُس کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے اور اُس دن کسی پر ایک دھاگے برابر ظلم نہیں ہوگا۔جنہوں نے اِس دُنیا کو فانی سمجھا اور اللہ تعالیٰ اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے احکام کو صِدق دل سے بجالائے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنّت میں رہیں گے اور جنہوں نے اپنے مادّی جاہ و اقتدار، اپنے ناقص عِلم اور شیطان دوستی کی وجہ سے اللہ سے بغاوت کی اُن کو جہنّم میں دھکیل دیا جائیگا اور وہ اپنے کئے کی سزا جہنّم میں پائیں گے۔کوئی اُن کا مددگار نہیں ہوگا وہ اپنی اس چار روزہ زندگی کی گمراہی پر سدا حسرت ہی حسرت کریں گے۔

Marfat.com

سوال: ہمارے بچّے بیرونِ مُلک تعلیم حاصل کر کے لَوٹے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو یہاں ایڈجسٹ نہیں کر پا رہے ہیں۔ بڑی پریشانی ہے؟

جواب: میرے بزرگو! آپکے خطوط اور آپکے مسائل میں نے پڑھے ہیں لیکن بظاہر اِس کا کوئی حل نہیں۔ جب آپ کی اولاد کی تعلیم باہر کے ملکوں میں ہوئی اور پھر اُنہیں یہاں آ کے رہنا پڑا تو Clash of Culture and Ideology ہوا۔ وہ اپنے ملک کو، قوم کو حقیر جاننے لگ گئے۔ وہ ایسے معاشرے سے آئے ہیں کہ معمولی سے معمولی پابندی کو برداشت کرنا اُن کے لئے مشکل کام ہے اور مذہب کا تو نام و نشان ہی مِٹ چکا ہے۔ آپ کے ساتھ جو مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ آپ دولت مند لوگ ہیں۔ تعلیم باہر دلائی۔ شروع سے ہی اُنہیں جدیدیت اور مغربیّت کے رنگ میں رنگا۔ اب یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ رنگ تو مغربی ہو لیکن وہ آپ کو ایک مشرقی تہذیب اور مسلمان بچّے کی طرح معلوم ہو۔ آپ کا ادب کرے اور فرمانبردار ہو۔ یہ جو عام Concept ہے کہ فقیر نگاہ ڈالتا ہے تو دُنیا بدل جاتی ہے یا دُعا کرتا ہے تو نصیب جاگ جاتے ہیں۔ میرا چھوٹا سا سوال یہ ہے کہ کیا کسی نے شور زمین میں ہل چلا کر بیج ڈالا؟ تو اہل اللہ بھی دِل کی ایسی زمینیں جو ایمان کے تخم کے لئے زرخیز ہوں وہیں اپنی نظرِ فیضِ اثر سے ایمانی بیج بوتے ہیں۔ اَب تو یہ ہے کہ جب تک آپ کی دولت اُن کے پاس ہے وہ اُڑائیں گے اور مزے لُوٹیں گے اور جب اُن کے پاس مالی، مادّی اور دوسرے

Marfat.com

وسائل نہ ہوں گے تو اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے وہ جرائم پیشہ بھی ہو سکتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ معاف کرے)۔

اب مخلوط تعلیم کے بُرے اثرات و نتائج امریکن اور یوروپین اقوام بھگت رہی ہیں۔

ایک امریکن رسالے میں اُن اسباب کو جن کی وجہ سے وہاں بداخلاقی کی غیر معمولی اشاعت ہو رہی ہے اِس طرح بیان کیا گیا ہے:

"تین شیطانی قوتیں ہیں جو آج ہماری دنیا پر چھاگئی ہیں۔ یہ تینوں ایک جہنّم تیار کرنے میں مشغول ہیں۔ فحش لٹریچر جو جنگِ عظیم کے بعد حیرت انگیز رفتار کے ساتھ اپنی بے شرمی اور کثرتِ اشاعت میں بڑھتا جارہا ہے۔ متحرک تصویریں جو شہوانی جذبات کو نہ صرف بھڑکاتی ہیں بلکہ عملی سبق بھی دیتی ہیں۔ عورتوں کا گرا ہوا اخلاقی معیار جو اُن کے لباس اور اُن کی برہنگی اور اسکرٹ کے روزافزوں رواج اور مَردوں کے ساتھ اُن کے ہر قید و امتیاز سے ناآشنا اختلاط کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔"

یہ چیزیں ہمارے ملک میں بھی کتنی بڑھ گئی ہیں اِس سے اندازہ لگالیں کہ مخرب اخلاق لٹریچر، فحش فوٹو اور بلیو فلمز کی معمولی معمولی شہروں میں بھی بھرمار ہے اور ایسا گندہ کاروبار کرنے والوں کو قانون نافذ کرنیوالے اداروں کی طرف سے معقول ماہوار رشوت دینے پر پُورا پُورا تحفّظ حاصل ہوتا ہے۔ پھر بھی اگر کبھی کوئی دیانتدار افسر کامیاب چھاپہ مار کر گرفتار کرتا ہے تو اُس پر اِتنا Pressure ڈالا جاتا ہے کہ مجبوراً اُسے خاموشی سے Case کو ختم کرنا پڑتا ہے۔

Marfat.com

آج سے 25/26 برس پہلے میرے ایک دوست نے (جو اُس وقت پولیس میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے) بتایا کہ اُنہوں نے دِن کے 10 بجے ایک سینما ہاؤس پر چھاپہ مارا۔ اُس کے اندر بلیو فلم دکھائی جارہی تھی۔ کسی انگریزی اسکول کی اُستانی اپنی کلاس کو لائی ہوئی تھی۔ اُنہیں بتایا کہ پکنک کے لئے لے جارہی ہوں۔ گھر والوں سے یا کسی اور سے نہ کہنا ورنہ پھر دوبارہ کبھی نہیں لاؤنگی۔ چنانچہ 20 منٹ کے اندر اُس سینما ہاؤس کے مالک کے دوست جو اعلیٰ افسران تھے حرکت میں آگئے اور بات اُٹھنے نہیں دی۔ میں خون کے گھونٹ پی کر چُپ ہوگیا۔ اُس نے بتایا کہ کلاس میں 12/13 سال کے معصوم لڑکے اور لڑکیاں امیر خاندانوں کی تھیں۔ 25/26 برس پہلے ایک ضلعی ہیڈکوارٹر میں یہ حال تھا تو آج وہاں پر اور دیگر بڑے بڑے شہروں میں کیا کچھ نہیں ہورہا۔ مگر ہم امریکن اور یُوروپین تہذیب کے دن بہ دن زیادہ دلدادہ ہوتے جارہے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ڈیٹرائٹ کے اخبار فری پریس میں اِن حالات پر ایک مضمون شائع ہوا جس کا ایک فقرہ یہ بھی تھا۔ "نکاحوں کی کمی طلاقوں کی زیادتی"۔

آج ہم اِس گندے اور بدبودار سیلاب میں بہے جارہے ہیں۔ اگر اِس کو نہ روکا گیا تو ہماری قوم بھی رُومی اور اُن دُوسری اقوام کے مماثل ہوگی جن کو نفس پرستی، شہوانیت، شراب، عورت اور ناچ رنگ نے فنا کے گھاٹ اُتار دیا ہے۔

آجکل برطانیہ حرامی بچّوں کی شرحِ پیدائش میں غیر معمولی اضافے پر سخت پریشان ہے۔ اپنے Media کے ذریعے بھی اس کا رونا روتا ہے۔

رُوس میں جب مخلوط تعلیم کے عملاً خوفناک نتائج سامنے آئے تو اُنہوں

Marfat.com

نے اسے ترک کر دیا۔ اُن کا نیا طرزِ فکر یہ تھا کہ مخلوط تعلیم لڑکوں اور لڑکیوں کے جسمانی نشوونما اور مستقبل کی عملی زندگی کے لئے دونوں جنسوں کی تربیت میں فرق اور اختلاف کا خیال نہیں رکھتی اور نہ عملی اور قومی سرگرمیوں میں دونوں کی ضروریات کا الگ الگ اہتمام کر سکتی ہے۔ نیز طالبعلموں میں مطلوبہ نظم و ضبط کی ضمانت بھی نہیں دی جا سکتی۔

آپ دیکھیں گے کہ مخلوط تعلیم نے پردہ، حیا، عصمت، عفّت کے تمام تصوّرات کو Fundamentalist کہہ کر ملیا میٹ کر دیا ہے۔ نیز ادارۂ خاندان کی بنیادیں ڈھا کر یہاں بھی "آزادیٔ نسواں"، "ترقیٔ نسواں"، "حقوقِ نسواں" اور مساواتِ مَرد وزن کے خوبصورت عنوانات کے ساتھ معاشرے میں عورت کو مَردوں کے لئے سہل الحصول، ہمہ وقتی، دوش بدوش، ہرجائی قسم کا شہوانی کھلونا بنا دیا اور بہ اعتبارِ حقیقت اسے شرفِ انسانیت سے محروم کر دیا ہے۔ مغرب میں طلاقوں کی بھرمار ہے۔ ناروے، سویڈن اور برطانیہ وغیرہ میں ناجائز اولاد کی کثرت ہے۔ مجھے بے شمار خواتین سے واسطہ پڑا اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے لیکن جب پودا درخت بن جاتا ہے تو وہ جھک نہیں سکتا ٹوٹ سکتا ہے۔ جب کوئی تہذیب دل و دماغ اور رُوح میں سرایت کر جاتی ہے تو پھر اِس سے جان چھُڑانا بہت ہی مشکل ہے۔

آپ نے اور دوسرے اصحاب نے اپنی گناہ آلود زندگی سے بیزاری کا اظہار تو کیا ہے مگر ساتھ ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ گناہوں کا چھوڑنا مشکل ہے۔

رفیقانِ من! کوئی شخص بھی سوائے اولیائے کرام کے اپنے تمام گناہوں

Marfat.com

سے یکلخت توبہ نہیں کرسکتا۔ اُسے چاہیئے کہ ایک ایک گناہ چھوڑے۔ پہلے وہ گناہ چھوڑے جو اُس کو آسان معلوم ہوں۔ جب اُس میں کامیابی ہوگی تو اُس میں قوّتِ ارادی مضبوط ہوجائے گی اور دوسرے گناہ کی توبہ کے لئے وہ اپنے اندر کسی غیبی طاقت سے ترغیب پائے گا۔ اِس طرح وہ دوسرے گناہ سے انشاءاللہ چھٹکارا حاصل کرلے گا۔ ہاں دو چیزوں سے وہ غافل نہ ہو۔ (1) گناہوں سے دل سے نفرت کرے اور اُن کو چھوڑنے کے لئے دل میں بیقراری پیدا کرے۔ (2) اللہ تعالیٰ سے ہر وقت زبانی کلامی عاجزی سے معافی مانگتا رہا کرے اور اُس سے گناہ چھوڑنے کی توفیق بھی مانگتا رہے۔ میرا ایمان ہے' تجربہ ہے اور مشاہدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی مانگ ضرور پوری کریگا کیونکہ رحمتِ حق بہانہ می جوید۔ اس کے علاوہ بُرے لوگوں کی صحبت سے پُورا پورا پرہیز کرے۔ آپ لوگ مایوس نہ ہوا کریں۔ مایوسی اللہ کی رحمت سے کُفر ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

اِس بندۂ عاجز کی بڑھاپے سے بھنویں تک سفید ہوگئی ہیں۔ گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا۔ طرح طرح کے انسانوں سے ملا۔ بھانت بھانت کی بولی سُنی۔ اُن میں پرہیزگار بھی دیکھے اور گنہگار بھی دیکھے۔ ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ میں نے دُنیا کا کوئی کبیرہ اور صغیرہ گناہ نہیں چھوڑا مگر چلتے پھرتے اللہ تعالیٰ سے نجات کی عاجزی سے دُعا ضرور مانگتا رہتا تھا حتیٰ کہ ایک درویش سے ملاقات ہوگئی اور سب سُوٹ وغیرہ اُتر گئے۔ اب اپنے وقت کا ماتم کر رہا ہوں۔ میری مُلاقات کے وقت اُس کی رُوحانی حالت یہ تھی کہ تہجّد کے وقت جب اُس نے مراقبہ کیا تو

Marfat.com

اُسے کہا گیا کہ جس شہر میں تم رہتے ہو وہاں لوگ حرام کھاتے ہیں ۔ مذبح خانے میں صرف چھُری پھیری جاتی ہے 'بسم اللہ اللہ اکبر' نہیں کہا جاتا ۔ اُس وقت یہ ایک اعلیٰ افسر تھے ۔ کار نکالی اور فوراً مذبح خانے پہنچے اور جب قصائی لوگوں سے پوچھا تو وہ کہنے لگے ہم تو صرف چھُری پھیر دیتے ہیں تکبیر وغیرہ نہیں پڑھتے ۔ پھر اُنہوں نے متعلقہ افسر کو کہہ کر معاملہ ٹھیک کروایا ۔ بعد میں جب انہوں نے ڈاڑھی رکھی تو چہرہ بے حد نُورانی تھا ۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو جہاں قوّتِ غضبی اور قوّتِ شہوی اور قوتِ خیر و شر عطا کی ہے وہاں قوّتِ تمیز بھی خوب عطا کی ہے ۔ اب انسان اس سے فائدہ نہ اُٹھائے تو یہ قسمت ہے ۔

سوال : بیعت کے بارے میں ہماری رہنمائی کیجئے ؟

جواب : کچھ حضرات نے بیعت کے متعلّق پوچھا ہے ۔ میرے لئے اس معاملے میں راہنمائی کرنا مشکل ہے ۔ اِسلئے کہ کچھ سالوں سے طور طریقے دیکھ کر مجھے عُلمائے کرام اور پیرانِ عظّام سے مایُوسی ہے ۔ اُن میں سے اکثریت' اسمبلی کی سیٹ حاصل کرنے کی فکر میں رہتی ہے ۔ اِس کام کیلئے جائز ناجائز حربے استعمال کرتی ہے ۔ اَب تو پیروں کی بھی تنظیمیں ہیں ۔ اُن میں بھی صدر اور جنرل سیکرٹری منتخب ہوتے ہیں ۔

عزیزانِ من ! بیعت کے لئے کسی مردِ کامل کی تلاش کرو جو آپکو راہِ سلوک پر کامیابی سے چلا سکے ۔ اُس کے ہاتھ پر توبہ آپ کے ظاہر و باطن کو کُندن بنا دیگی

Marfat.com

شیخ کامل توجّہ باطنی سے مُرید کے باطن کے سب جھاڑ جھنکار صاف کر دیتا ہے۔ اور پھر کچھ عرصہ تک اُس کی مزید صفائی کرتا رہتا ہے اور جب اُس کا قلب ذکر کے لائق ہو جاتا ہے تو وہ ایک ہی نگاہِ فیض اثر سے اور ایک ہی ضرب سے مُرید کا قلب جاری کر دیتا ہے پھر وہ سوئے یا جاگے اُس کا قلب ہر وقت اللہ اللہ کرتا رہیگا یعنی ذکرِ دائمی شروع ہو جائے گا۔ اِس طرح اگر مُرید کی نسبت اپنے مرشدِ کامل سے صحیح ہے تو ایک نہ ایک دن مرنے سے پہلے اپنی منزل پہ پہنچ جائیگا مگر دیکھا گیا ہے کہ جب ایمان کی دولت مُرید کو حاصل ہونا شروع ہو جاتی ہے تو نفس اور شیطان اس کو گمراہ کرتے ہیں۔ اگر اُس کا تصوّرِ شیخ یا تصوّرِ ذات صحیح نہیں ہے تو گمراہ ہو جاتا ہے اور گمراہ کس طرح؟ وہ اِس طرح کہ شیطان اور نفس اُس کو اُس کے مُرشد سے بدگمان کر دیتے ہیں۔ ہاں اگر رسمی مُریدی چاہیے تو گلی گلی پیر صاحبان بیٹھے ہوتے ہیں۔ چھپے چھپائے خلافت نامے اُن کے پاس ہیں مگر وہ اِتنا بھی نہیں جانتے کہ توجّہ باطنی کسے کہتے ہیں اور رُوحانی تصرّف سے قلب کس طرح جاری کیا جاتا ہے اور مُرید کو کون کونسی ضروری مشقیں کروا کے اُسے کسی قابل کیا جا سکتا ہے۔ وہاں نذرانے شکرانے تحائف کا معاملہ ہوتا ہے اور پیر صاحب بھی کسی خاص وقت میں ایسے خوشحال مُریدوں کے لئے خوب دِل سے دُعا کرتے ہیں تاکہ اُن کے کاروبار میں ترقّی ہو اور پیرِ صاحب کو بھی زیادہ نذرانہ شکرانہ ملے۔

ہاں یہ ضرور کہے دیتا ہوں کہ توبہ اور عبادت کا مزہ اور اس میں استقامت کا حصول بغیر مرشدِ کامل کے مشکل ہے۔

Marfat.com

سوال: میرے چچا کے بچّے اپنے والدین سے بُرا سلوک کرتے ہیں۔ اِس بارے میں کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: آپکے چچازاد بھائی اور بہنیں اپنے والدین کیساتھ انتہائی بے ادبی سے پیش آتے ہیں۔ اگر وہ اپنی اولاد کو مشنری اسکولوں میں پڑھانے کے ساتھ دینی تعلیم بھی دلواتے رہتے تو یہ نوبت نہ آتی۔ اولاد کا گناہ والدین کو بھی ملتا ہے بشرطیکہ والدین نے اولاد کو شرعی تربیت نہ دی ہو۔ (شرعی تربیت سے مُراد دین کی تعلیم دینا ہے)۔ حدیث شریف میں ہے: باپ جو اولاد کو دیتا ہے سب سے بہتر اچھّی تربیت اور تعلیم ہے۔ باپ پر بچّے کا یہ بھی حق ہے کہ اُس کا اچھا نام رکھے اور اُس کو حُسنِ ادب سے آراستہ کرے۔ اولاد نیک و صالح ہو تو اُس کا ثواب والدین کو ہمیشہ ملتا ہے۔ آپ کے اِن بہن بھائیوں کے لئے کوئی نصیحت کارگر نہیں ہو سکتی اِن کے دل کی زمین بنجر ہو چکی ہے۔

بدتمیز اولاد انتہائی باغی طبیعت رکھتی ہے کسی نصیحت کو سُننے کو تیار نہیں ہوتی۔ ہاں میری زندگی میں کچھ ایسے تجربات ہیں کہ ایسے لوگ راہِ راست پر آگئے مگر اُن کے والدین اُن کے ہاتھوں بے پناہ تکلیفیں اُٹھا کر دوسرے جہان جا چکے تھے۔ یہ لوگ خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ جب اِن پر کوئی مُصیبت ٹوٹ پڑے اور کوئی ان کی مدد کرنے کو تیار نہ ہو اور یہ سخت پریشانی کی حالت میں سہارے کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہوں اُس وقت بے بس و لاچار ہو کر ناچار یہ اپنے رَب کی طرف رجوع کرتے ہیں اور دل سے توبہ کرتے ہیں۔ کچھ کو مُصیبت

Marfat.com

سے نجات حاصل ہوجاتی ہے اور یُوں وہ نماز روزہ بھی شروع کر دیتے ہیں۔
بعض اوقات اولاد، ماں باپ کے نہایت ہی توہین آمیز رویّہ سے بگڑنا شروع ہوجاتی ہے۔ ماں باپ گالم گلوچ اور طعنے دیتے رہتے ہیں۔ وہ خاموشی سے برداشت کرتے رہتے ہیں اور ایک دن اُن کے صبر کا دامن چھُوٹ جاتا ہے۔ وہ دین سے بھی بیزار ہوجاتے ہیں اور ماں باپ سے بھی اپنا تعلق ختم کر لیتے ہیں۔ ایسی صُورت میں قیامت والے دن ماں باپ کو بھی جواب دینا ہوگا اور اگر اولاد دین سے مُرتد ہوگئی تو اُس کا عذاب والدین پر بھی ہوگا۔
ہاں اِن کے لئے اور ان کے والدین کے لئے آپ دُعا ضرور کرتے رہا کریں۔

سوال: معاشرے میں موجود بے شمار خرابیوں اور کج رویّوں سے مایوسی طاری ہوگئی ہے۔ اصلاحِ احوال کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: عزیزانِ من! آپ نے حالات اور دوسری وجوہات کی بنا پر انتہائی نااُمیدی کا اظہار کیا ہے اِس سلسلے میں مَیں اپنا تجربہ پیش کرسکتا ہوں۔
جب کوئی شخص اپنی اصلاح نہیں کرتا اور معاشرے کی اصلاح کے نعرے لگانے شروع کر دیتا ہے تو وہ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے اور جو اُس کا ساتھ دیتے ہیں وہ سب سے بڑے جاہل ہیں۔ پہلی

Marfat.com

چیز یہ ہے کہ انسان کو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے اِس حد تک کہ قناعت کا مقام حاصل ہو جائے ۔ میں اللہ کی دی ہوئی توفیق سے صحیح عقیدے اور نماز زکوٰۃ روزہ وغیرہ پر آہستہ آہستہ قائم ہو گیا ہوں جس کے نتیجے میں اپنے آپ کو اللہ کے بہت قریب پاتا ہوں اور اُس کی رحمتوں کے مشاہدے بھی کرتا ہوں ۔ میری جو بھی جائز ضروریات ہوتی ہیں اور ضروری ہوتی ہیں اُن کے لئے ربُّ العزت کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مانگتا ہوں ۔ اپنی طلب کا سخت محاسبہ کرتا ہوں نفس کے ناجائز مُطالبات اُسی وقت ٹھکرا دیتا ہوں ۔ آج تک اللہ تعالیٰ سے میں نے جو جائز طلب کی اُس نے منظور کی اور عطا کی ۔ بعض دفعہ دیر ضرور ہو گئی مگر اُس سے مجھے کبھی پریشانی نہیں ہوئی ۔ میں نے جدیدیت کے تقاضوں کو نزدیک نہیں آنے دیا لہٰذا میری آمدنی کے اندر ہی میرے تمام اخراجات پُورے ہو جاتے ہیں ۔ میں نے نفس کے ناجائز مُطالبات اور خواہشات کو سختی سے کچلا اور اسکا انعام مجھے قناعت اور قلبی سکون سے ملا ۔ بحیثیت شہری بھی میں اپنی زندگی آرام سے گذار رہا ہوں ۔ میں کسی سیاست یا ایسی فضول چیزوں میں ملوّث نہیں ہوتا نہ ہی لوگوں سے غیر ضروری خلط ملط رکھتا ہوں ۔ میں ہر وقت مطمئن اور اپنی عُمر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بُلاوے کا بڑی بے چینی سے منتظر رہتا ہوں ۔ انشاء اللہ یہ آرزو بھی اُس کے کرم سے پُوری ہو جائے گی ۔ اپنا تجربہ آپکے سامنے رکھ دیا ہے وضاحت کے ساتھ

ع شاید کہ اُتر جائے ترے دِل میں میری بات

جب مجھے پریشانی لاحق ہوتی ہے تو میں خاموشی اور سکوت اختیار کر لیتا

Marfat.com

ہوں اور اُس کے بعد پُورے حضوریٔ قلب سے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اُس کی بارگاہِ عالی میں یوں عرض گزار ہوتا ہوں کہ اے اللہ! اگر یہ پریشانی میری آزمائش ہے تو تُو مجھے اِس میں صبر و شکر کے ساتھ ثابت قدم رکھ اور اپنے فضل وکرم سے مجھے اِس منزل میں کامیاب فرما اور اگر میری کسی لغزش یا خطا کی وجہ سے یہ پریشانی ہے تو میں سچّے دل سے استغفار کرتا ہوں تُو قبول فرما! صحیح صُورتِ حال میرے قلب پر القا فرما کر تُو میری راہنمائی فرما دے۔ بفضلہٖ تعالیٰ صحیح صُورتِ حال قلب پر القا ہو جاتی ہے اور لغزش کی صُورت میں استغفار کی ایک تسبیح پڑھتا ہوں اور کچھ صدقہ بطور کفّارہ ادا کرتا ہوں۔ اُس کے چند گھنٹے کے بعد ربِّ کریم رحم فرماتے ہیں اور میری پریشانی دُور ہو جاتی ہے۔ خواہ میں صدقہ اپنے لئے دوں یا کسی اور سائل کی پریشانی کے لئے دوں (اکثر کو تو میں جانتا بھی نہیں ہوں) جب اللہ تعالیٰ کرم فرما دیتا ہے تو اُس کے تین دن کے بعد بھی روزانہ صدقہ دیتا ہوں بطور شکرانے کے۔ کتنا سہل نسخہ ہے اس کے کرنے میں بھی کوئی مُشکل نہیں اور اگر انسان اس کی عادت ڈال لے تو باطنی طور پر صاف سُتھرا رہتا ہے اور اُس کی معمول کی عبادت میں بھی کوئی خلل نہیں پڑتا۔ یہ کسی ستائش کی وجہ سے نہیں لکھا جا رہا۔ اب جب قبر میں ٹانگیں ہیں تو لوگوں کی ستائش و تعریف میرے کس کام کی۔

میرا ایمان ہے اور میری طویل زندگی کا تجربہ ثبوت ہے کہ جو اللہ کا صحیح راستہ صدقِ دل سے اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اُس کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کو اتنا کچھ عطا کرتا ہے جس سے وہ اپنی زندگی کی جائز ضروریات آسانی

Marfat.com

سے اور عزّت سے پُورا کر لیتا ہے۔ اور ایک راستہ شیطان کی طرف جاتا ہے جو انسان اِس راستے پر چلتے ہیں تو وہ خود مجسّم شیطان ہو جاتے ہیں۔ ان کو کبھی دِین کی بھلائی نصیب نہیں ہوتی جب تک کہ وہ نَصُوحی توبہ نہیں کرتے۔ ایسی توبہ کہ جس کے کرنے کے بعد گناہ کی طرف لوٹنے کی خواہش باقی نہ رہے۔ گناہ کو آخری طلاق دیکر آدمی اپنے رَب کے آگے اپنے آپ کو ڈال دے۔

سوال: وسوسوں کا علاج کیا ہے؟

جواب: جن عزیزوں نے وسوسوں کی پریشانی کے بارے میں لکھا ہے اُنہیں جان لینا چاہیئے کہ دُنیا کا چور یا ڈاکو وہیں پر چوری کریگا یا ڈاکہ ڈالیگا جہاں پر مال اور دولت ہوگی۔ اِسی طرح مومنوں پر بھی ڈاکہ پڑتا ہے۔ یہ ڈاکہ ایمان کی دولت پر پڑتا ہے اور یہ ڈاکہ شیطان ڈالتا ہے۔ جب انسان کو مرشدِ کامل مِل جاتا ہے اور وہ اُس کی ہدایات کے مُطابق عبادت و مجاہدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکی ایمان کی دولت میں اُس کی توقع اور گمان سے بھی زیادہ ترقی دیتا ہے لہٰذا شیطان کا زوردار حملہ اِن مُریدانِ باصفا پر زیادہ ہوتا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ میری امّت کے دل میں جو وسوسے پیدا ہوتے ہیں اللہ نے ان کو معاف کر دیا جبتک کہ انسان اُن وسوسوں کے موافق عمل نہ کرے

Marfat.com

یا زبان سے کچھ نہ کہے۔

جب آپ کو وسوسے آئیں آپ اُن کی مزاحمت نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگیں کہ وہ اِس خیال کو دُور کر دے۔ آپ اگر وسوسوں کی طرف دھیان دیں گے تو اُلجھ کے رہ جائیں گے۔ آپ وسوسوں کی طرف دھیان ہی نہ دیں اور جو عبادت یا وظیفہ یا نماز پڑھ رہے ہیں اُس کو زیادہ حضوریٔ قلب سے ادا کرنا شروع کر دیں۔ کچھ عرصہ کے بعد جب شیطان دیکھے گا کہ آپ وسوسوں کی طرف دھیان دینے کی بجائے اپنی عبادت زیادہ حضوریٔ قلب سے ادا کر رہے ہیں اور اس طرح آپ کو پہلے سے زیادہ ثواب اللہ کی جناب سے مِل رہا ہے تو وہ خود ہی مایوس ہو کر بھاگ جائے گا۔

سوال: میں چاہتی ہوں کہ لوگ نیک ہو جائیں' اِس بارے میں جب اپنے جاننے والوں میں تبلیغ کرتی ہوں' تو میرا مذاق اُڑایا جاتا ہے' بتائیے میں کیا کروں؟

جواب: آپکا مسئلہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے۔ آپ چونکہ اللہ تعالیٰ اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتی ہیں۔ نیک ہونے کی وجہ سے آپ چاہتی ہیں کہ دوسرے بھی ایسے ہو جائیں۔ اس جذبے کے تحت آپ نیکی کی تبلیغ کرتی ہیں۔ لوگ آپ کے اِس جذبے کو سراہنے کی بجائے تنقید کرنا شروع

Marfat.com

کر دیتے ہیں۔ تبلیغ بہت مشکل چیز ہے جس چیز کے بارے میں تبلیغ کرنا ہو اُسکے متعلق پُورا پُورا علم ہونا چاہیئے اور خود بھی اُس کا عامل ہونا چاہیئے۔ پھر تبلیغ میں یہ بھی ضروری ہے کہ بات پختہ طریقہ سے، حکمت سے اور کمال اسلوب سے پہنچائی جائے۔ میرا آپ کو یہ مشورہ ہے کہ جب دوسری طرف سے ایسی صُورت پیش آجائے تو ایسے بدنصیب لوگوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ اس بارے میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ دین کے بارے میں بے فائدہ جھگڑا کرنا، قرآن اور اس کے احکام میں جھگڑنا انسان کو کفر کے نزدیک کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جھگڑالو آدمی سے دشمنی رکھتا ہے۔

محترم خاتون! یہ مَرد اور عورت کا جھگڑا، جوں جوں جدیدیت اور مادیت کے انسان قریب ہوتا گیا، بڑھتا گیا۔ اب تو یہ ایک ایسی صُورت اختیار کر گیا ہے کہ مسلمان اللہ اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فیصلوں کو ماننے سے انکاری ہے مگر عجیب بات ہے کہ وہ اپنے آپ کو پھر بھی مسلمان سمجھتا ہے۔ پہلی چیز عقیدہ ہے۔ اگر عقیدہ خراب ہے فاسق ہے تو دائرہَ اسلام سے خود بخود (فتویٰ لگائیں یا نہ لگائیں) خارج ہو جاتا ہے۔ جب دائرہَ اسلام سے خارج ہو گیا تو اسکے اعمال بارگاہِ ربُّ العزّت میں قبول نہیں ہوتے۔ جب اللہ تعالیٰ کے کسی حکم، حدِ طلاق یا زینت کی جگہوں کو چھُپانا اور نگاہیں نیچی کر کے چلنے کو انصاف اور انسانی حقوق کے خلاف سمجھ کر بغاوت کی اور اس کے خلاف بولنا شروع کر دیا تو اُسکے اعمال تو اُسی وقت غارت ہو گئے۔

جب انسان اسلام سے مشرّف ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے تمام گناہ معاف

Marfat.com

فرما دیتا ہے۔ اُس پر فرض ہے کہ حدود وقیود میں رہ کر شریعت کے قوانین پر جہاں تک ہوسکے عمل کرے۔

آپ جس کو دیکھیں کہ وہ فاسق عقیدہ کی مالک ہیں اور نیز یہ کہ اصلاح قبول کرنے کی بجائے اس پر ضد سے اَڑی ہوئی ہیں، تو ایسے سے تو دین کی بات کرنا تو درکنار ویسے بھی اُس کی صحبت سے دُور رہنا چاہیئے۔

دیکھیں جب آپ کسی سے دِین کی بات کرنا چاہیں کہ دوسرے کی اصلاح ہوجائے تو پہلے اس سے یہ پوچھیں کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کو برحق سمجھتے ہیں اور احادیثِ نبوی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کو برحق سمجھتے ہیں؟ اگر وہ جواب میں کہیں 'ہاں' تو پھر پوچھیں کہ یہ قرآن کا حکم ہے اور یہ حدیثِ نبوی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) ہے اس کو جبتک آپ مسلمان ہیں اُس وقت تک نہ ماننے کا اختیار کہاں سے آپکو ملا ہے۔ اور آپ تاویلات میں اُلجھ کر بجائے اپنی طبیعت کو شریعتِ مقدّسہ کے تابع کرنے کے آپ شریعتِ مقدّسہ کو اپنی نفسانی خواہشات اور طبیعت کے مُطابق کرنے کی کوشش کر کے گنہگار ہوجاتے ہیں۔

بعض جواب دیں گے کہ مَیں مسلمان ہوں مگر میں مذہب کو ذاتی معاملہ سمجھتا ہوں اور اِس بارے میں کچھ اپنے Views بھی ہیں۔ اُن سے پوچھیئے کہ اِس کا آپکو کِس نے اختیار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: اے ایمان والو! اسلام میں پُورے داخل ہو اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو۔

کج بحثی میں پڑنے کی بجائے صاف صاف کہدیں کہ ایک دفعہ جب آپ اسلام میں داخل ہو کر مسلمان ہوتے ہیں تو آپ اس کی حدود و قیود میں رہ کر بات کرسکتے

Marfat.com

ہیں اور الحمدللہ آپ سے افہام وتفہیم کی غرض اور افادہ اٹھانے کے لئے ضرور بات چیت ہوگی۔ جو لبرل اسلام و انقلابی اسلام یا ریڈیکل اسلام سے وابستہ کہے تو اُسے صاف کہدیں کہ جب آپ نے اللہ کے خلاف بغاوت کر کے یہ طریقہ اختیار کرلیا ہے تو کسی تبادلۂ خیال کی ضرورت نہیں۔ آپ اپنے دین پر قائم رہیں اور مَیں اپنے دین پر۔

سوال: کیا عورتوں کو مَردوں پر فضیلت حاصل ہے؟

جواب: یہ کہنا کہ عورتوں کو مَردوں پر فضیلت ہے۔ یہ حقائق کے خلاف ہے۔ آج جدیدیت، مادیت، نفسانی خواہشات اور دنیاوی دولت کی حرص سے عورت گمراہ ہو چکی ہے۔

(1) اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السّلام کی تخلیق کی۔

(2) اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ بعض نبیوں کو بعض نبیوں پر فضیلت ہے۔

(3) حضرت آدم علیہ السّلام کی اُداسی اور تنہائی دیکھکر اللہ تعالیٰ نے آپ پر انعام فرمایا۔ آپ پر ایک میٹھی سی غنودگی طاری کردی اور حضرت حوّا کو اُن کی پسلی سے پیدا فرمایا اور پھر آپ کا عقد پڑھایا گیا اور وہ میاں بیوی کی زندگی گذارنے لگے اور یوں اُن کے دِل بہلانے کا سامان پیدا ہوا۔

Marfat.com

(4) اگر مرد عورت برابر ہوتے تو اُن کی Anatomy ایک دوسرے سے بالکل مختلف نہ ہوتی۔

(5) عورت پر ہر مہینے جو بیماری آتی ہے وہ نہ آتی کیونکہ مَرد کو ایسی بیماری نہیں آتی۔

(6) تولید کے مسئلے میں انصاف کا تقاضہ یہ ہوتا کہ ایک دفعہ مَرد اور دوسری دفعہ عورت بچّے کو جنم دیتی، اور مَرد کے پستان بھی اس طرح ہوتے جن میں بچّے کی پیدائش کے وقت دُودھ آتا۔

(7) مَرد کی بیماریاں مختلف ہیں اور عورت کی مختلف اور نہایت ہی پیچیدہ۔ انصاف کی رُو سے ایسا نہ ہوتا۔

(8) عورت فطرتاً حُسن کے بناؤ سنوار اور قیمتی ریشمی رنگ برنگے کپڑے پہننے کی طرف مائل ہے۔

(9) جو صحیح معنوں میں عورت ہے اُس کا میلان اچھّے اچھّے کھانے بنانے کی طرف ہے۔

(10) بچّہ جس مصیبت سے ہوتا ہے عورت کو دوسری زندگی ملتی ہے اور کئی دن زچگی کی حالت ناگفتہ بہ رہتی ہے۔

(11) عورت کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ اور رحمت سے زبردست ماں کی مامتا رکھی ہے۔ اگر بچّے کی جان بیماری کی وجہ سے خطرے میں پڑ جائے تو ماں اپنی جان تک قربان کرنے کو تیار ہو جاتی ہے۔

(12) پھر بچّے کی پیدائش سے لیکر تین سال تک اُس کی پرورش کیلئے ماں

Marfat.com

کو تکلیفیں اُٹھانا پڑتی ہیں۔ وہ نہایت خندہ پیشانی اور محبّت سے برداشت کرتی ہے اور اُس کی محبّت و ایثار میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

(13) اِسی طرح اگر خاوند کو کچھ ہوجائے تو بیوی سخت پریشان ہوتی ہے اور غم کے مارے اُس کی کھاٹ سے لگی رہتی ہے اور اُس کی خدمت میں دن رات ایک کر دیتی ہے۔

(14) اللہ تعالیٰ نے مَرد کی فطرت مختلف بنائی ہے۔ وہ محنت و مشقّت اور بہادری کے کاموں کو پسند کرتا ہے۔

(15) وہ زیادہ سے زیادہ کمانے کی فکر میں رہتا ہے تاکہ بیوی بچّوں کو زیادہ سے زیادہ آسائش پہنچاسکے۔ اِس کے لئے وہ سارا دن جان مارتا ہے۔

(16) گھر کی مالی اور معاشرتی ذمّہ داریوں کو وہ اپنے اُوپر لیتا ہے۔

(17) یہ فضیلت اِس کارخانۂ قدرت کو صحت مند اور احسن طریقہ سے چلانے کے لئے ہے نہ کہ ایک دوسرے کی تذلیل اور توہین کرنے کو۔

(18) کسی ملک میں حکومت کا نظام چلانے کے لئے آپ نے دو صدر یا بادشاہ یا وزیرِ اعظم نہیں دیکھے ہوں گے کیونکہ یہ کسی طرح ممکن نہیں۔ اِسی طرح ہر گھر ایک چھوٹی سی مملکت ہے۔ مَرد اگر صدر یا بادشاہ ہے تو عورت اس کی وزیرِ اعظم (با اختیار بے اختیار نہیں)۔

(19) دونوں کا دائرۂ کار جُدا جُدا مگر واضح ہے اور اُن میں کوئی تصادم نہیں اور اُس کو باہمی احترام کے ساتھ چلایا جاتا ہے۔ یہاں گھر میں بچّے اور ملازم وغیرہ رعایا ہیں۔

Marfat.com

(20) جتنی ہم آہنگی اور باہمی احترام ہوگا اُتنا ہی گھر جنّت کی طرح ہوگا۔ اگر کوئی ان حقائق سے اپنی نفسانیت اور اَناپرستی کی وجہ سے انکار کرتا ہے تو اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ فضیلت تو ٹھیک ہے اور اپنی جگہ پر ہے۔

اب دوسری طرف آجائیے۔ عملاً گھریلو زندگی میں 90 فیصدی گھرانوں میں عورت پر ایسے ایسے ظلم شوہر توڑتے ہیں کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جونہی مَرد اپنے گھر داخل ہوتا ہے تو اُس کا دوسرا چہرہ ہوتا ہے وہ چہرہ ہلاکو خان اور چنگیز خان کا ہوتا ہے۔ آفرین ہے عورت پر کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے اتنا صبر دیا ہوا ہے وہ یہ سب مظالم برداشت کرتی ہے۔ اگر مظالم میں کوئی کمی رہ جاتی ہے تو ماں اور بہنیں اُس کے شوہر کو بھڑکاتی ہیں اور پھر تو اکثر اوقات مار پیٹ کی نوبت آجاتی ہے۔ حالانکہ ساس کتنے ارمانوں سے بہو کو لاتی ہے لیکن امیر ہوں یا غریب؛ سب جگہ ساس نے بہو کا قافیہ تنگ کر رکھا ہے۔ ادھر نندوں کو لیجئے بھابھی لاتے وقت واری صدقے اور اُس کے بعد وہ جو محاذ اپنی بھابھی کے خلاف کھولتی ہیں اُس کا اندازہ تو آپ کو بھی ہوگا۔ جن گھروں میں تھوڑی بہت دولت ہے وہاں دیکھئے بہن بہن کا گلا کاٹنے کو پھر رہی ہے کہ اُس سے زیادہ جائیداد مجھے ملے اور پھر کیا کیا ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں۔ حالت یہ ہے کہ بے شمار خواتین نے ساس، نندوں اور سوکنوں کے ظلم سے تنگ آکر خودکشی کرلی۔ یہ عورت ہی ہے کہ اولاد نہیں ہوتی تو دوسری عورتوں کے معصوم بچے اُٹھا لیتی ہے اور پھر اُن بچّوں کی ماؤں پر جو گذرتی ہے وہ وہی جانتی ہیں وہ

Marfat.com

زندہ درگور ہوتی ہیں ۔ نجومی، عامل، کامل، فقیر سب جگہ جاتی ہیں کچھ "Cases" پکڑے بھی جاتے ہیں مگر یہاں اِس مُلک میں تو انصاف کا جنازہ ہی نکل گیا ہے۔ کوئی دادرسی نہیں ۔ جو حکمران آتا ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید کچھ حالات ٹھیک ہوجائیں مگر وہ اپنی ساری قوتیں اپنے پہلے والے حکمران کے خاندان اور اُنکے حمائتیوں کو تباہ کرنے میں خرچ کردیتے ہیں ۔ آج تک پاکستان میں الزامی اور انتقامی سیاست چلی آرہی ہے ۔ احترامی سیاست کا وجود تک نہیں ۔ جو مقدمہ کرتا ہے وہ خود پھنس جاتا ہے اور جس پر مقدمہ کیا جاتا ہے وہ چین کی نیند سوتا ہے ۔

غرضیکہ 98 فیصدی گھروں کے اندر نہایت بے سکونی سے زندگی گذر رہی ہے اور سب مسائل ایسی صُورت اختیار کر گئے ہیں کہ بظاہر کوئی حل ہی نہیں ۔ اب فقیروں پیروں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے ۔ دُنیادار پیر اور عامل خوب ٹھگتے ہیں اور اُنہیں بیوقوف بناتے رہتے ہیں ۔ المیہ یہ ہے کہ عورتیں بھگت رہی ہیں مگر اس کے باوجود زبان تک نہیں کھولتیں ۔ ہاں مَردوں کے متعلق دھواں دار تقریریں ہوتی ہیں اور مضامین لکھے جاتے ہیں لیکن بی جمالو کا کوئی ذکر نہیں کرتا ۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ کیا معاملہ ہے یا پھر کوئی معاہدہ ہوا ہے کہ ظلم جھیلتے جاؤ مگر اُف تک نہ کرو اور توپ کے دہانوں کا رُخ مَردوں کی طرف رہے ۔ انصاف کا تو یہ تقاضا ہے کہ عورتوں میں سے ایک مضبوط تنظیم بنائی جائے جو ان بدکردار عورتوں کے خلاف آواز اُٹھائے ورنہ اُونٹ کسی کروٹ نہیں بیٹھے گا ۔

جب تک ہم لوگ اسلام کے قوانین پر عمل نہیں کرتے، کچھ نہیں ہو سکتا ۔

Marfat.com

جب ہم صحیح معنوں میں صدقِ دل سے مسلمان ہو جائیں گے تو خوفِ خُدا سے ایک چیونٹی پر بھی ظلم نہیں کریں گے۔

اس کے علاوہ جتنے ادارے عورتوں کو حقوق دینے کے لئے دُنیا بھر میں بنائے گئے ہیں وہ کچھ بھی نہیں کرسکے۔ سوائے اس کے کہ رپورٹ مرتّب کرکے اپنے دفتر کی فائل میں لگادیں۔ جب رپورٹ پر Implementation ہی نہیں تو اداروں کے ہونے اور اُس کے رپورٹیں تیار کرنے سے کیا بنتا ہے۔ اُنکے نمائندے اگر گھر میں جاتے بھی ہیں تو اُن کے جانے کے بعد اُن کی شامت آجاتی ہے۔ 90 فیصدی عورتیں نہایت گھٹن کی زندگی بسر کررہی ہیں۔ یہ معاشرے کا ایک بہت بڑا ناسُور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مَرد کو فضیلت عطا کی اور وہ اس فضیلت کا اس قدر ناجائز فائدہ اُٹھائے۔ اللہ اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تو بیویوں کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ اس کے لئے تو محلّے محلّے تنظیمیں ہونا چاہئیں جو نہی اُنہیں اپنے محلّے میں کسی گھر میں تشدّد کا پتہ چلے سارا محلّہ اس گھر سے ہر طرح قطع تعلّق کرکے اُن کا حقّہ پانی بند کردے۔

اِس کے علاوہ ایک اور بڑی مُصیبت خوشحال طبقے میں ہے من حیثُ الفقیر میرے پاس جتنے کیس آئے اور آرہے ہیں وہاں صُورتِ حال یہ ہے کہ خاوند بڑا امیر کبیر ہے یا صنعتکار ہے یا اعلیٰ افسر ہے۔ بیگم نے اُن سے اپنی کسی اچھی سہیلی کا تعارف کرادیا۔ بہت جلدی سہیلی نے اُن کے خاوند پہ ڈورے ڈالنے شروع کردیئے اور پھر گناہ آلود زندگی شروع ہوگئی۔ اب خاوند نے بیوی بچّوں کی طرف بے اعتنائی اختیار کرلی۔ رات کو دیر سے آنے لگے۔ بیگم کو فکر ہوئی۔ اُس نے سُراغ لگایا تو پتہ چلا کہ

Marfat.com

اُس کی سہیلی نے ہی ناگن بن کر اُسے ڈس لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دیا سب کچھ ہے مگر دل کا چین و سکون برباد، گھر ویران ویران سا ہونے لگ گیا۔ زیادہ پتہ لگوایا تو معلوم ہوا کہ وہ سہیلی کسی عیّاش گروہ سے تعلّق بھی رکھتی ہے۔ اُس کا کچھ بگاڑ ہی نہیں سکتی ـــــ اب خاوند بات بات پر ناراض ہونے لگ گیا۔ گھر کا خرچ کم دینے لگ گیا اور اُس میں بچّوں کی فیس دینا بھی مشکل ہوگئی۔ پھر ایک دن بم پھٹا کہ خفیہ شادی بھی کرلی ہے۔ خوشحال معاشرہ یوں برباد ہو رہا ہے۔ خاوند خوب شراب نوشی کر کے گھر میں داخل ہوتا ہے اور دوسری بیوی کی ہر فرمائش پُوری کی جاتی ہے۔ قیمتی تحائف دیئے جا رہے ہیں۔ یوں عورت، عورت کو برباد کر رہی ہے اور یہ دیکھتے ہوئے بھی کہ میری سہیلی ہے اور اچھّی سہیلی ہے اور اسکے بچّے بھی ہیں جب بھی اس کو ذرّہ بھر ترس نہیں آتا بلکہ اُلٹا اُس کو طلاق دِلوانے کے لئے دباؤ ڈالتی ہے تو نہ Women Forum نہ کوئی رفاہی ادارہ نہ مولوی یا پیر یا اور کوئی سماجی لیڈر اِس پر بات کرتا ہے۔ امیر کبیر اور صاحبِ اقتدار لوگوں کے معاشرے کو بدکاری کی یہ دیمک چاٹ گئی اور چاٹ رہی ہے۔ چند اچھے لوگ منہ میں زبان دبائے بیٹھے ہیں۔ میرے پاس کئی اعلیٰ طبقہ کی خواتین نے اِس کا اظہار بڑے دُکھ بھرے لہجے میں کیا۔ عجیب بات ہے مَردوں کے متعلق اِتنا شور مچایا ہوا ہے اور جو حقیقت یعنی سب سے زیادہ عورت کی گھریلو زندگی کو تباہ کرنے والی عورت ہے کوئی اس پر اُنگلی نہیں اُٹھا سکتا۔ ایسی بدکار عورتیں جہاں جاتی ہیں وہاں اُن کی عزّت ہوتی ہے۔ اُن کے کاروبار کے یا دوسرے کام فوراً اور بِلا تاخیر ہوتے ہیں۔ اُن کو بڑے بڑے Functions میں بُلایا جاتا ہے۔ بعض تقریر بھی کرتی ہیں۔

Marfat.com

یہ اتنا بڑا ناسور ہے آخر عورتیں کوئی مؤثر تنظیم بنا کر یہ بہو، ساس، نند اور بھاوج کے فتنہ فساد کو کچلنے کے لئے کیوں نہیں قدم اُٹھاتیں۔ اخباروں میں دردناک قصّے خودکشی کے بھی آتے ہیں۔ بیشمار گھر تباہ ہو رہے ہیں۔

متوسط طبقے اور غریب طبقے کی وہ مُصیبت اور کھاتے پیتے پڑھے لکھے امیر کبیر لوگوں کے اندر اس قدر عیّاشیاں اور گھر کی بربادیاں یہ سب دین سے دُور ہونے کی وجہ ہے۔ جب انسان اپنے بنائے ہوئے قانون پر چلے گا تو یہی نتیجہ ہوگا کبھی انصاف نہیں ملے گا۔ مجرم پر پولیس ہاتھ بھی ڈالتی ہے۔ اگر عدالتوں میں مقدمہ کرو تو برسوں لگ جاتے ہیں۔ کرپشن اس قدر بڑھ گئی ہے کہ قتل کر کے بھی لوگ اپنے اثر و رسوخ اور دولت سے باعزّت رہا ہو کر آجاتے ہیں اور مقتول کے ورثا جب اپنی آنکھوں سے قاتلوں کو دندناتے ہوئے دیکھتے ہیں تو اُنہیں اپنی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔

سوال: وراثت کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائیے؟

جواب: چونکہ ہمارا معاشرہ اسلامی نہیں اور مسلمانوں کے دِل میں خوفِ خُدا اور محبّتِ رسُول نہیں ہے لہٰذا ہر مسلمان اپنے بنائے ہوئے طریقے سے اپنی جائیداد کے بارے میں وصیّت کرتا ہے۔ چونکہ اولاد اس حد تک نافرمان ہو چکی ہے کہ بعض گھرانوں میں نوجوان لڑکوں نے اپنے باپ کو مارا تک بھی ہے اِسلئے

Marfat.com

والدین اُن کو پانی تک دینا پسند نہیں کرتے۔ اِس میں پہلی چیز یہ ہے کہ جب تک آپ لوگوں کے والدین آپ کو دین کے خلاف کوئی کام کرنے کو نہ کہیں، اُس وقت تک اُن کا ادب واحترام اور اُن پہ احسان کرنا آپ پر لازم ہے خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں۔ اب آپ کے سوالوں کے دوسرے جزو کی طرف آتے ہیں۔ آپ کے والدین موروثی جائیداد سے آپ کو عاق نہیں کر سکتے۔

ایک حدیث شریف آپ کے سارے سوالوں کے لئے انشاء اللہ کافی ہوگی۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے گا۔ خداوند تعالیٰ قیامت کے روز جنّت میں اس کی میراث کاٹ لیگا یعنی بہشت میں اُس کو جانے نہ دیگا۔

بدقسمتی سے آجکل اولاد اور والدین کے تعلّقات بیحد کشیدہ ہیں اور والدین اِسی وجہ سے 'عاق نامے' اخباروں میں چھپوا رہے ہیں۔ اولاد کو یہ حدیث شریف کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ پوچھا۔ ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ "ماں باپ ہی تمہاری جنّت ہیں اور ماں باپ ہی تمہارا دوزخ!"۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے" اور دُعا کرو کہ پروردگار ان دونوں پر رحم فرما جس طرح اِن دونوں نے بچپن میں میری پرورش فرمائی تھی۔

قرآن پاک میں ماں باپ کے حق کو خدا کے حق کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور خدا کی شکر گزاری کی تاکید کے ساتھ ساتھ ماں باپ کی شکر گزاری کی تاکید کی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ ان کے سامنے اُف تک نہ کرو (ان کا اِس حد تک ادب کرو)۔

Marfat.com

سوال : اسراف کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیے؟

جواب : اِنسان خود مفلس ہوجاتا ہے اپنی خواہشاتِ نفسانی کا شکار ہوکر۔ اللہ اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ کے واضح احکام کو بھی بھُول جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کلامِ پاک میں فرمادیا ہے۔ "کھاؤ پیو اور اسراف مت کرو۔ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" دوسری جگہ فرمایا (فضول خرچی کرنے والوں کے بارے میں) "فضول مت بکھیر، بے شک فضول بکھیرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔" اور حضور محمّد مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :

— "کامیاب ہے وہ شخص جو اسلام لایا اور کفایت و قناعت پر اپنی زندگی کی بنیاد رکھی۔"

- پھر فرمایا۔ "جس نے خرچ میں میانہ روی اختیار کی وہ کبھی مفلس نہ ہوگا۔"
- پھر فرمایا۔ "راضی رہ تو اللہ کی تقسیم پر۔ ہوجاویگا سب لوگوں سے زیادہ بے پرواہ۔"

یہاں تعویذ یا وظیفہ پڑھنے سے پہلے خرچ میں اعتدال ضروری ہے۔ ویسے میری تالیف "طریقت کے چراغ" میں ایک پُورا مفصّل باب وظائف وعملیات کا ہر مشکل، حاجت، بیماری اور سحر وغیرہ کے لئے دیا ہوا ہے۔ یہ کتاب قیمتاً اگر ضرورت ناگزیر ہو تو خرید لی جائے۔ اِس میں سے قاری خود بھی فائدہ اٹھائے اور دوسرے پریشان حال لوگوں کو بھی بتاسکتا ہے۔ ہر خاص وعام کو فقیر کی طرف سے وظائف وغیرہ کی اجازت ہے فی سبیل اللہ۔ یہ اس لئے کہ لوگ عمل کرنیوالے عاملوں کے چکّر میں پھنس کر رقم نہ گنوائیں اور اُن کے چنگل سے بچ سکیں۔ یہ

Marfat.com

تالیف بیرونِ ملک اور اندرونِ ملک جہاں جہاں پہنچی اسکی بڑی پذیرائی ہوئی۔ لوگوں کے بیحد اصرار پر دوسرا Revised Edition شائع کرنا پڑا اِس میں کچھ چیزوں کا اور اضافہ (32 صفحات کا) بھی کیا گیا ہے جس کو قارئین نے بہت پسند کیا ہے۔سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو اپنے بندوں کو نیکی کی توفیق دیتا ہے اور اُن کو نفس، شیطان اور مفسد لوگوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

سوال: کیا شریعت میں عورت کی حکمرانی کی گنجائش ہے؟

جواب: عورت کی حکمرانی کے بارے میں بہت کچھ اخباروں میں شائع ہوتا رہا ہے۔اب مزید باقی کیا رہا ہے۔ اسلامی جماعت نے ایک کتابچہ بھی شائع کیا۔

عورت کی حکمرانی صرف آپ کے ہی لادینی 'ملک' (کہنے سے مُلک Islamic Republic of Pakistan نہیں بن جاتا) میں ہی نہیں بلکہ بنگلہ دیش اور ترکی میں بھی عورت ہی وزیرِ اعظم ہیں۔غیر مُسلم ملکوں میں تو عورتیں وزیرِ اعظم ہیں اور رہی ہیں۔

کوئی مانے یا نہ مانے اس سے آپ کو کیا غرض، آپ اور ہم بحیثیت مسلمان کے تو مانتے ہی ہیں۔انسان دولتِ اقتدار کے نشے میں اتنا چکنا چور ہو جاتا ہے کہ

Marfat.com

اُس کو ہر نیکی بُرائی اور بُرائی فنونِ لطیفہ نظر آتی ہے ۔جب اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ ہر جاندار شئے کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور بنی نوعِ انسان کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب نبی انسان کی رُشد وہدایت کے لئے آئے مگر سوائے چند انسانوں کے سب نے بغاوت کی اور شیطان کا راستہ اختیار کیا۔

میرے عِلم میں نہیں کہ کسی بڑے سے بڑے بادشاہ یا ملکہ یا جرنیل نے مرتے وقت ملکُ الموت سے یہ کہا ہو کہ مَیں تمہارے اللہ کے قانون کو جب مانتا ہی نہیں تو تم میرے پاس کیوں آئے ہو۔ جاؤ واپس چلے جاؤ ۔میں نہیں مرونگا ' یا کسی نے اپنی حکومت یا زر یا رسوخ کے زور سے دردناک عذابِ قبر سے نجات پائی ہو اور اب تو مختلف جگہوں پر مُردوں کو دفناتے وقت قبر میں لوگوں نے اپنی آنکھوں سے خوفناک مناظر دیکھے اور اخباروں میں خبریں بھی آئیں لیکن حضرتِ انسان ٹس سے مَس نہیں ہوتا۔

مجھے بتائیں اس سے اللہ تعالیٰ کو کیا فرق پڑتا ہے وہ ذات تو ان چیزوں سے بے پرواہ ہے ۔اِن بڑے بڑے متکبّر، امیر کبیر اور ظالم حاکموں کو معلوم نہیں کہ قبر کا گڑھا کتنا خوفناک ہے اور مٹّی ڈالنے کے فوراً بعد ہی حساب کتاب شروع ہو جائیگا۔قبر میں نہ "Airconditoner" نہ "T.V. Set" نہ اور تعیّش کے سامان ہوں گے ۔اُس وقت یہ لوگ جو اپنے آپ کو عقلِ کُل سمجھتے ہیں کیا کریں گے۔

عورتوں کے بارے میں ارشادِ ربّانی ہے :

—"مَرد عورتوں پر قوام یعنی حاکم، نگراں ہیں"۔ (النساء)

—"اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور پچھلی جاہلیت کی طرح بن سنور کر

Marfat.com

باہر نہ جاؤ۔" (الاحزاب)

——" اور عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور اُس کی اولاد پر نگراں ہے اور وہی اس کی ذمّہ داری ہے۔"

ارشادِ ربّانی ہے : " اے عورتو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو۔ بے شک ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے موجود ہے۔"

" اے نبی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور سب مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دیجیے کہ وہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ مُنھ پر ڈال لیا کریں۔ یہ اِس سے زیادہ نزدیک ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی (کہ وہ شریف عورتیں ہیں اور ان کو ستایا نہ جاوے گا یعنی بدقماش آوارہ لوگ اُن کو ستا نہ سکیں گے) اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔" (الاحزاب)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :

" وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پائے گی جو اپنے معاملات کی ذمّہ داری کسی عورت کے سپرد کر دے۔" (بخاری شریف)

پھر فرمایا :

"جب تمہارے اُمرا تم میں سے بہترین لوگ ہوں اور تمہارے دولت مند لوگ تم میں سے سخی لوگ ہوں اور تمہارے معاملات باہمی مشورے سے طے ہوتے ہوں تو زمین کی پُشت تمہارے لئے اُس کے پیٹ سے بہتر ہے۔ اور جب تمہارے اُمرا تم میں سے بدترین لوگ ہوں اور تمہارے دولت مند لوگ تم میں سے بخیل لوگ ہوں اور تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے سُپرد ہو جائیں تو زمین کا

Marfat.com

پیٹ تمہارے لئے اُس کی پُشت سے بہتر ہوگا۔" (ترمذی شریف)

سوال: تزکیۂ نفس کے بارے میں میری تعلیم فرمائیے؟

جواب: نفس کے بارے میں جو تعلیم آپ چاہتے ہیں، وہ کسی شیخِ کامل سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ انسان کے اندر قلب معدن الخیر ہے اور نفس منبعِ شر ہے، اور دونوں ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔ قلب کا ایک دریچہ نفس کی طرف کھُلتا ہے۔ باطنی منازل طے کرنے والے عبادت کے ساتھ ساتھ مجاہدۂ نفس کرتے ہیں۔ سب سے پہلے اُن کو نفسِ امّارہ سے سابقہ پڑتا ہے۔ نفسِ امّارہ گناہ، نافرمانی، فسق و فجور کی طرف راغب کرتا ہے۔ جب طالبِ حق مُسلسل مجاہدہ کر کے اس کو علائقِ دُنیاوی سے پاک کرتا ہے تو نفس حلیمہ ہوتا ہے۔ یہاں وہ اپنے نفس کی حقیقت سے آگاہ ہوتا ہے۔ بعض نفوس قدسیہ نفس حلیمہ سے بلند تر درجے نفسِ لوّامہ تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ اس سے آگے نفس راضیہ اور نفس مرضیہ کے ارتقائی مدارج طے کر لینے کے بعد نفس کاملہ کی منزل پہ فائز ہو جاتے ہیں۔ یہ سب اللہ کے فضل سے اور مرشدِ کامل کی رہنمائی سے حاصل ہوتا ہے۔

Marfat.com

سوال: مسلم لیگ کے کردار پر کچھ روشنی ڈالئے کیونکہ یہ پاکستان کی خالق جماعت ہے؟

جواب: مسلم لیگ تقسیم ہندوستان سے پہلے بھی اور بعد میں بھی کبھی کوئی سیاسی جماعت تھی نہ اَب ہے۔ ہاں سیاسی جماعت اپنے آپکو سمجھتی تھی۔ یہ ایک مسلمانوں کی تحریک تھی۔ اکثریت اس کی وڈیروں، جاگیرداروں اور انا پرستوں کی سرپرستی میں تھی۔ چند مخلص لوگ ضرور تھے مگر ان کو پاکستان بننے کے بعد اُٹھنے نہیں دیا گیا۔ پاکستان میں مسلم لیگ نے بچے جننے شروع کئے اور آجتک یہ کام جاری ہے۔ اب تک دس گیارہ تو بن چکی ہیں۔ اُنہوں نے کبھی بھی سیاسی جماعت بننے کے لئے Homework نہیں کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی تھی کہ اُنکو حکومت کرنے کا کبھی کبھی موقع ملا مگر کبھی بھی یہ اپنی اہلیت ثابت نہ کرسکے اور اپنی انا پرستی کو چھوڑ نہ سکے اور آج تک ایک دوسرے سے لڑ جھگڑ رہے ہیں۔ ہر ایک نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جُدا بنائی ہوئی ہے۔ پاکستان میں صرف دو پارٹیاں ہیں جنھوں نے اپنا Homework خوب کیا ہوا ہے اور اِن کی اِسٹریٹ پاور بھی زبردست ہے۔ ایک PPP اور دوسری جماعت MQM ہے۔

آپ کی پریشانی اپنی جگہ بجا ہے۔ ہر شخص جاننا چاہتا ہے کہ یہ صُورتحال تقسیم کے بعد سے آج تک چلی آرہی ہے، یہ کب تک رہے گی اور اب تو حالات انتہائی ابتر اور ناقابلِ برداشت ہیں۔

Marfat.com

پہلے لوگ ڈاکے ڈالتے تھے اب پولیس ڈاکے ڈالتی ہے۔ مُلزم پولیس کی ریمانڈ میں ہوتا ہے۔ مجسٹریٹ ضمانت پر رہا کر دیتا ہے۔ پہلے پستول یا بندوق ملتی تھی اب بموں اور میزائلوں کی فیکٹریاں ملتی ہیں۔ پولیس، ڈی آئی جی پولیس، ایس ایس پی یا بڑی سفارش پر FIR درج کرتی ہے۔ اب ڈاکو دندنا کر پولیس تھانوں پر حملہ کرتے ہیں اور فوجیوں کو بھی اغوا کرتے ہیں۔

یہ حالات جو آپ نے لکھے ہیں کیا ایک دن میں پیدا ہو گئے یا عرصۂ دراز سے یہ کام شروع ہو کر یہاں تک پہونچ گیا ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ جہاں قانون کی بالادستی ختم ہو جائے اور قانون بنانے والا ہی بے رحمی اور بد دیانتی سے اُسے توڑتا رہے یا اُس کو اپنے مفاد کے مُطابق بنانے کے لئے اُسے توڑتا مروڑتا رہے، وہاں طوائف الملوکی کا ہونا ضروری ہے پھر ایسی قوموں کو وقت کھلونا سمجھتا ہے اور خوب توڑتا پھوڑتا رہتا ہے۔ وقت کسی کی نہ پرواہ کرتا ہے نہ انتظار کرتا ہے۔

بلبن (Balban) ایک زبردست جابر بادشاہ تھا۔ اُس کو کبھی کسی نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس کے دو بیٹے تھے ایک بغرا خاں دوسرا طغرل خاں۔ ایک کو اُس نے بنگال کا گورنر بنایا۔ اُس نے بغاوت کی۔ بلبن اپنے دوسرے بیٹے کو لیکر خود بغاوت کچلنے گیا۔ لڑکے کو شکست ہوئی۔ معافی مانگنے پر بھی اس کو ذرّہ بھر رحم نہیں آیا اور حکم دیا کہ اسے مست ہاتھی کے پاؤں تلے روند دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب وہ کُچلا جا رہا تھا اور آہ و بُکا کر رہا تھا تو بلبن اپنے دوسرے بیٹے کو کہنے لگا۔ اب تم اِس جگہ کے گورنر ہو۔ اگر تم نے بھی ایسی حرکت کی تو تم کو اِس سے بھی زیادہ عبرتناک سزا دی جائے گی۔

Marfat.com

اب یہاں تو ہر شعبے میں کاروبار اِس طرح چلتا ہے : "Show me the man and I will show you the rule". ہر شعبے (چھوٹے بڑے) میں Strong مافیا موجود ہے ۔ اُن پر کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ اُن کی رسائی محلوں تک ہے ۔

پاکستان کی بدنصیبی یہ ہے کہ آج تک لوگوں کو یہی معلوم نہیں ہو سکا کہ پاکستان کا مالک کون ہے ۔ جو قوم اپنے محسن کو قتل کرتی ہے وہ ذلت سے بچ نہیں سکتی اور جس قوم میں بددیانت بادشاہ کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کی ہمّت نہ ہو تو وہ عنقریب اپنی آزادی کی نعمت کھو دیتی ہے ۔

قوم نے نوابزادہ لیاقت علی کے قتل کے بارے میں خوب شور مچایا اور آج تک شور مچا رہی ہے مگر کیا کسی نے یہ بھی کبھی پوچھا کہ قائدِ اعظم کو کس نے قتل کیا ؟ بظاہر تو کوئی گولی نہیں ماری گئی نہ تلوار کا وار ! پھر یہ کیسے ہوا !! ایک دفعہ مولانا شبیّر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے پریشانی کی حالت میں مجھ سے کہا کہ چند روز ہوئے قائدِ اعظمؒ سے ملاقات ہوئی اور میں نے نفاذِ شریعتِ محمّدی کا ذکر کیا۔ وہ کہنے لگے ۔ مولانا مجھے ذرا ہوش تو لینے دیں اور پھر رازدارانہ لہجہ میں کہا کہ مولانا کل تک جو میرا دستِ راست تھا اور میرے سامنے کانپتا تھا، آج میری زندگی کے خلاف سازشیں کر رہا ہے ۔ مولانا نے اور بھی باتیں بتائیں لیکن میں اُنہیں لکھنا بے فائدہ سمجھتا ہوں ۔

قائدِ اعظمؒ پر بے پناہ Pressure ڈالا گیا کہ آپ کی صحت کام کی اجازت نہیں دیتی ۔ اب آپ آرام کریں ۔ وہ ایک بہت بڑا قانون داں تھا۔ ملکی حالات

Marfat.com

اور دوسرے حالات مخالفین کے حق میں تھے۔ خاموشی سے زیارت منتقل کر دیئے گئے۔ اُس وقت کچھ لوگ جنتا کی صورت میں تھے۔ نواب زادہ لیاقت علی، فیلڈ مارشل ایوب، اسکندر مرزا وغیرہ شراب کی محفلیں خوب ہوتیں ہندوستان میں مسلم لیگ کے لیڈروں نے لوگوں کو یہ بتایا کہ اسلام نافذ کرنے کے لئے پاکستان حاصل کر رہے ہیں۔ خوب نعرے لگوائے اور نعروں کے زور پر پاکستان قائم ہو گیا۔ بدقسمتی یہ ہوئی کہ وہ لوگ جو پاکستان کے مخالف تھے، پاکستان منتقل ہو گئے اور فوج کے اندر قادیانی افسروں کا زور، سول میں شیعہ فرقہ طاقتور، اُدھر کابینہ میں وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ تھا۔ وہ کٹر متعصب قادیانی تھا جس نے قائد اعظمؒ کی نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے انکار کر دیا تھا۔ جو اصلی پاکستانی کٹ کٹا کر بچ کر آ گیا وہ وہاں بھی قلی گیری کرتا تھا یہاں بھی آ کر بے چارہ قلی گیری کرنے لگا۔

قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو جب زیارت سے کراچی لایا گیا تو ایسی ایمبولینس بھیجی گئی جو راستہ میں ہی خراب ہو گئی اور وہیں ایک طرف روک کر کھڑی کر دی گئی۔ قائد اعظمؒ کو ہاتھ سے دو گھنٹے تک پنکھا جھولا گیا۔

جب قائد اعظمؒ اللہ کو پیارے ہو گئے تو اس کے بعد محترمہ فاطمہ جناح کو نظر بند کر دیا گیا۔ کرنل الٰہی بخش نے ایک کتابچہ "قائد اعظمؒ کے آخری ایام" لکھا۔ اس میں کوئی اشتعال دلانے والی خبر نہ تھی مگر چور کی ڈاڑھی میں تنکا۔ اس کی اشاعت پہ بھی فوری پابندی لگا دی گئی۔

علمائے دین میں سب سے زیادہ دیوبندی علماء (ماسوائے چند کے) اور وہابیہ فرقہ کے لوگوں نے مخالفت کی اور وہ آج بھی یہاں خوب خوشحال ہیں۔

Marfat.com

ابھی حال ہی میں مولانا فضلُ الرحمٰن نے ایک انٹرویو میں کہا۔" قیامِ پاکستان فراڈِ اعظم ہے"۔ چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں بڑے میاں سُبحان اللہ! اب سُنیئے اُن کے والد صاحب مفتی محمود اِس امر پر فخر کرتے تھے کہ وہ پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہ ہوئے ـــ مگر جب سرحد کی وزارتِ اعلیٰ کا معاملہ آیا تو وزیرِ اعلیٰ بنے اور گناہ ثواب بن گیا۔ اِن کے کردار کا یہ عالم ہے کہ جنرل ضیاء الحق ایک دفعہ مولانا فضلُ الرحمٰن کے گھر گئے اور لوگ بھی تھے۔ کہنے لگے مولانا آپ کی میں نے دستار بندی کی تھی۔ اب جواب سنیئے۔" اچھا مجھے تو یاد نہیں"۔ اسلامی جماعت کے بانی نے کبھی بھُولے سے بھی قائدِ اعظمؒ کے مزار شریف پر حاضری نہ دی۔ اِسی طرح وہابیہ کے کسی عالم نے حاضری نہ دی۔ آج یہ لوگ پاکستان کی عنانِ حکومت تھامے ہوئے ہیں۔ اِن سے کیا توقع کی جاسکتی ہے۔

پاکستان میں آج تک جس نے بھی ڈاکہ ڈال کر اقتدار حاصل کیا۔ اُس نے اپنے سے پہلے حکمرانوں کو خوب بُرا بھلا کہا اور یہ کہ انھوں نے ملک کو تباہ کردیا' اور پھر خود Saviour بننے کا دعویٰ کیا۔ اپنا ڈھونگ رچایا کہ اب کچھ وقت میں مُلک کو سونے کی چڑیا بناکر دکھادیں گے۔ یہ کھیل آج تک جاری ہے۔

جس جنتا کا میں نے اُوپر ذکر کیا اُس میں سے نواب زادہ کو گولی مار کر ہلاک کردیا گیا۔ اُنہوں نے سکندر مرزا کو گورنر جنرل بناکر بٹھادیا۔ اب سُنیئے۔ ایک دن جنرل ایّوب غصّے میں بھرے ہوئے سکندر مرزا کے پاس آئے اور اپنا Retirement Order دکھاتے ہوئے سکندر مرزا کو بہت بُرا بھلا کہا کہ میری بلّی اور مجھ سے ہی میاؤں! انھوں نے بہت کوشش کی یقین دلانے کی کہ اُن کی Service سے

Marfat.com

Retirement کی منظوری اُن سے نہیں لی گئی اور یقین دلایا کہ میں وزیرِ اعظم سے فوراً بات کرتا ہوں ۔ آپ مطمئن رہیں اور چارج نہ چھوڑیں ۔ چنانچہ انہوں نے اپنے وزیرِ اعظم مَلِک فیروز خان نون کو فوراً بلایا اور کہا ۔ یہ آپ نے کیا کر دیا ۔ انہوں نے کہا کہ اِنکی Retirement Age مکمّل ہو گئی تھی یہ Normal Course میں ریٹائر کر دیئے گئے ہیں ۔ سکندر مرزا ایک گھنٹے تک اُن کو Orders منسوخ کرنے کے لیئے کہتے رہے ۔ وہ بڑی مشکل سے مانے ۔ چنانچہ وہ Orders منسوخ ہوئے ۔ پھر بعد میں جنرل ایّوب نے مارشل لا، لگا کر سکندر مرزا صاحب اور ملک فیروز خان نون دونوں کا پتّہ صاف کر دیا اور Radio پر تقریر کی کہ سیاستدانوں نے اچھے خاصے مُلک کو بھان متی کا کھیل بنا دیا یعنی پہلے سب 'کرپٹ' تھے اور اب انہوں نے دیانتداری کا دَور شروع کر دیا ۔ وہ آپ سب کے سامنے ہے ۔ انہوں نے پہلا حملہ لیگ پر کیا اور دُوسرا حملہ مذہب اسلام پر کیا ۔

صدر ایّوب نے ایک Islamic Research Council قائم کر دی تاکہ اسلام کا ایک ماڈرن ایڈیشن تیار کیا جائے جس کا سربراہ ڈاکٹر فضلُ الرحمٰن کو بنایا گیا ۔ اس شخص نے سُود کے جواز میں 52 صفحات کا فتویٰ جاری کیا ۔ اسکے علاوہ یہ کہ مشینی آلات کے ذریعے ذبح کیئے جانے والے جانور حلال ہیں اور ذبح کرتے وقت تکبیر پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ ذبیحہ خواہ مُسلم کا ہو یا غیر مُسلم کا جائز ہے ۔ رسالت، نبوّت، امامت، خلافت، اجتہاد، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے بارے میں نئے فتوے دیئے اور یہ کہ قرآن میں صرف تین نمازوں کا ذکر باقی ہے ۔ دُو وقت کی نمازیں بعد میں شامل کی گئیں ۔ زکوٰۃ ایک ٹیکس ہے عبادت نہیں ۔

Marfat.com

صدر ایّوب نے اسلام پر دوسرا حملہ عائلی قوانین نافذ کر کے کیا۔ اس سے بدکاری و فحاشی درپردہ خوب بڑھی۔ مَردوں کو کوئی خوف نہ رہا۔ جب اُن کی داشتائیں نکاح کرنے کو کہتیں تو وہ کہتے کہ ہم تو تیار ہیں مگر قانونی طور پر ممکن نہیں کیونکہ ہمیں پہلی بیوی سے اجازت لینا ضروری ہے ہاں موجودہ صورتحال جاری رہے تو بندہ کو اسی طرح وفادار پائیں گے۔ اُن کے تمام اخراجات اور نازبرداریاں اُٹھائی جاتیں مگر جو منکوحہ بیوی ہوتی وہ اور اُنکے بچّے خرچ کے نہ ملنے یا انتہائی کم ملنے پر بھوکے ننگے رہتے اور یہ صُورتِ حال آج بھی درپردہ جاری ہے۔

اس کے بعد پھر ایک گریٹ جنرل آئے وہ کُرسی چھوڑنے کا نام ہی نہیں لیتے تھے۔ دونوں جرنیلوں نے بیس / بائیس سال مُلک کی خوب رگڑائی کی نتیجہ یہ ہوا کہ قوم کے اندر سیاسی شعور ختم ہوگیا اور مزاجی کیفیات بھی بدلنا شروع ہوگئیں۔ اسلام اسلام زبانی کلامی کہا مگر اندر آمریت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اپنے دست راست جنرل فیض علی چشتی کو علی الصّبح فون پر ہی ملازمت سے سبکدوش کردیا۔ وہ وردی پہن کر دفتر جا رہے تھے۔ دفاعی امور کے ماہر اور نیشنل ڈیفنس کالج کے انسٹرکٹر کرنل غلام سرور چیمہ کو ایک سوال پوچھنے کی پاداش میں نوکری سے سبکدوش کردیا۔ اسٹاف کالج کوئٹہ کے ایک میجر کو سوال کرنے پر سبکدوش کیا اور یہ کہا کہ اب آپ سویلین ہیں۔ میں آپ کے سوال کا جواب نہیں دونگا۔ بھٹّو کو یہ کہہ کر کہ میجر جنرل تجمّل Fundamentalist ہے۔ اُن کو فون کر کے گرفتار کروادیا۔ مارشل لاء اپنی جان بچانے کو لگایا۔ مولانا کوثر نیازی نے اپنی کتاب "... اور لائن

Marfat.com

کٹ گئی" میں لکھا ہے کہ سابقہ صدر غلام اسحٰق نے (جو اُس وقت سیکریٹری جنرل دفاع تھے) جنرل ضیاء الحق کو خفیہ طور پر اطلاع دی کہ وزیر اعظم بھٹو آپ کے خلاف کوئی Action لینے والے ہیں۔ اب مارشل لاء کے علاوہ کوئی اور صورت اُنہیں نظر نہیں آئی۔ اچانک مارشل لاء لگا دیا گیا۔ جماعتِ اسلامی کی ہر طرح مدد کی، وہابیہ فرقہ کی خوب مدد کی۔ سعودیہ سے علمائے دین اور دیگر تدریسی اسٹاف بھی منگوایا گیا۔

سیاستدان ہمارے ایسے ہیں کہ اُن سب کا میکہ برطانیہ یا امریکہ میں ہے کسی مُلک کا باشندہ اپنے مُلک کے خلاف باہر جا کر کچھ نہیں کہتا۔ ہمارے سیاستدان اور لیڈر انٹرویو باہر کے ممالک کے اخباروں اور جریدوں کو ہی دیتے۔ مُلک کے خلاف سازشیں بھی وہیں بیٹھ کر تیار کی جاتی ہیں۔ اُن کے خلاف اُس وقت کی حکومت کوئی Action بھی نہیں لیتی۔

اندریں حالات اب یہ پاکستان نہیں رہا بلکہ "No Mans Land" اور— "Paradise of Criminals" بن گیا ہے۔ میری تو آنکھوں کی بھنویں بھی سفید ہوگئی ہیں سوائے حسرت کے کچھ نہیں ہے اور خاموش دیکھ رہا ہوں۔ ہر روز نیا تماشا ہوتا ہے۔ اب تو ٹانگیں قبر میں لٹکائے بیٹھے ہیں اپنی آنکھ سے پاکستان کی بربادی دیکھ رہے ہیں۔

سوال: تعمیرِ شخصیت اور اسلامی کردار کیلئے کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: جبتک اسلامی قوانین نافذ نہیں ہونگے۔ لوگوں کی تعمیرِ شخصیت اور

Marfat.com

اسلامی کردار کی عظمت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گہری سچّی دل سے محبّت ضروری ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اور اولیائے کرام ؒ کا ادب واحترام ضروری ہے۔ پھر آپ کا احتسابی نظام نہایت محکم اور کامیاب ہوگا اور پھر اسکینڈلز خود بخود ختم ہوتے جائیں گے۔ اب پاکستان کسی خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہ علیہ کا منتظر ہے کہ وہ آکر وحدت اور پریم کا گیت گائے اور دِلوں کو منوّر کرکے اُن سے نفرتیں دُور کرے۔ اب مولوی کے بس کی بات نہیں رہی خواہ وہ لمبی لمبی تقریریں کیوں نہ کریں۔ اہلُ اللہ تو اپنی نگاہ سے تبلیغ کرتے ہیں اور اُنکی نگاہوں کی زیارت سے دِل منوّر ہو جاتے ہیں اور آنِ واحد میں ہزاروں کے دِل کی دُنیا بدل جاتی ہے۔ اب صحیح خانقاہی نظام ہی مسئلے کا حل ہے۔ پھر اس عاجز فقیر کے پاس بیشمار ماڈرن اور مغرب زدہ لوگ آئے جنھیں مذہب کی ابجد بھی معلوم نہ تھی لیکن پہلی ہی ملاقات میں اللہ تعالیٰ نے اُن کے دِل کی دُنیا بدل دی اور حالتِ جذب عطا کی۔

کئی سال ہوئے میرے پاس ایک امریکن آیا اور میرے پاس آرام سے نیچے ہی بیٹھ گیا۔ اُس کے سامنے کچھ نوجوان آئے۔ بہرحال میں نے ایک ایک کو اللہ کا نام لیکر توجّہ رُوحانی دینا شروع کی۔ عجیب کرم کی گھڑیاں تھیں۔ میں نے حسبِ عادت کسی کا نام یا پتہ نہ پوچھا۔ وہ امریکن دیکھ رہا تھا کہ ہاتھ رکھتے ہی وہ شخص بلند آواز سے 'اللہ اللہ' کا مست والست ہوکر ذکر کرنے لگ جاتا۔ وہ ورطۂ حیرت میں ڈوبا ہوا یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔ اچانک میرے قریب ہوکر انگریزی میں پوچھنے لگا: 'یہ سب آپ کے Trained لوگ ہیں؟' میں نے کہا۔نہیں'ان میں بعض کو

Marfat.com

تو میں جانتا ہی نہیں ۔ اِس کے بعد میں دوسرے نوجوان پر تصرّفِ رُوحانی کرنے لگا ۔ اِتنے میں وہ امریکن سڑک پر سے ایک غریب آدمی کو لیکر میرے پاس آیا اور میرے سامنے بٹھا کر اُسے توجّہ دینے کے لئے کہا ۔ میں نے اللہ کا نام لیکر اُسکے قلب پر خیال کیا ۔ پانچ منٹ میں اُس کا ذکر پہلے لوگوں کی آواز سے بھی اُونچی آواز میں شروع ہو گیا ۔ وہ شخص چلا گیا ۔ اُس امریکن نے میرے ساتھ کھانا کھایا اور وہ اُسے بہت مزیدار لگا ۔ پھر مجھ سے کہنے لگا ۔ میں آپکے ساتھ امریکہ سے خط و کتابت کر سکتا ہوں ۔ میں نے معذرت کی اور بتایا ۔ ہمارا کوئی ٹھکانہ نہیں ' کبھی ہم کُوچ میں ہوتے ہیں کبھی قیام میں ۔ جہاں کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے وہاں چلے جاتے ہیں ۔ جب وہاں سے جانے کا حکم ہوتا ہے کہیں اور چلے جاتے ہیں ۔ پھر کہنے لگا کہ جو میں نے یہاں دیکھا ہے اور آپ کے ساتھ Interview کو کیا مَیں امریکہ میں کسی میگزین میں دے سکتا ہوں ۔ میں نے کہا ۔ شوق سے مگر میرا نام نہ آئے ۔ پھر اُس نے بتایا کہ مَیں UNO کے ادارے کے ایک شعبے کا سربراہ ہوں ۔ ایشیا کے تمام ممالک میرے چارج میں ہیں ۔ سال میں ایک دفعہ پاکستان آتا ہوں ' کیا اُس وقت مِل سکتا ہوں ۔ میں نے کہا کہ میں کہہ نہیں سکتا ۔ اگر آپ مجھے ڈھونڈ نکالیں اور میرے پاس وقت ہوا تو ملاقات ہو جائے گی ۔ اِس طرح کئی اور بیشمار واقعات پیش آئے مگر نصیحت دینے سے پہلے دیکھ لینا چاہیئے ۔ میں نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا کیونکہ میں نے کوئی مُرید تو کرنا ہی نہیں تھا ۔ اب کئی سال سے میں قطعاً کسی سے نہیں ملتا ۔ میرے بچّوں سے مجھ پر سفارش بھی ڈلوائی جا رہی ہے ۔ میں جمعہ کی نماز کے لئے نکلتا ہوں اور فرض ادا کر کے اپنے کمرے میں آجاتا

Marfat.com

ہوں یا اگر کسی تکلیف کی وجہ سے معالج کے پاس جانے کے لیئے باہر جانا پڑے تو جاتا ہوں ۔ میں نے چند سالوں سے تمام اُمورِ روحانی بیگم راشدہ صدیقی صاحبہ المعروف رابعہ ثانی کے سُپرد کر رکھے ہیں ۔ ماشاء اللہ رابعہ ثانی اِس ذمّہ داری کو نہایت خوش اسلوبی اور احسن طریقہ سے نبھا رہی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں رُوحانی دولت سے مالا مال کر رکھا ہے اور اُن کی دُعا بھی سُنتا ہے ۔ وہ بھی جوان طبقے پر محنت کرتی ہیں کیونکہ اگر یہ ٹھیک ہوجائیں تو دوسرے گم گشتہ راہ لوگوں کی اصلاح ہوسکتی ہے ۔ اِن کے متعلّق اتنے سالوں میں ایک بھی شکایت موصول نہیں ہوئی ۔ اب میری عُمر اور ضعیفی میری راہ میں حائل ہیں ۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنے دینی و یقینی بھائیوں کے لیئے کوئی نہ کوئی تالیف کرتا رہتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ۔ آمین !

سوال : آجکل مُلک میں مذہبی جماعتیں جو سیاست میں حصّہ لے رہی ہیں کیا یہ اسلام کیلئے کر رہی ہیں ؟

جواب : عزیز من ! یہ سیاست مغربی سیاست ہے ۔ یہ اسلامی سیاست نہیں ہے ۔ اب اگر آپ کسی اسلامی جماعت والے یا جے یو آئی یا جے یو پی یا انجمن سپاہِ صحابہ کے مولانا کو اسمبلی میں دیکھتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ انکا یہ فعل اسلامی ہے ۔ وہ اپنے رَب کے سامنے جوابدہ ہوں گے ۔ بچ نہیں سکتے ۔

Marfat.com

آپ کا یہ کہنا کہ اسمبلی کی نشست کے لئے الیکشن لڑنے کے لئے کم ازکم ایک کروڑ روپے کی رقم خرچ ہوتی ہے اور اُمیدوار تو غریب ہوتے ہیں یہ اتنی رقم کہاں سے لاتے ہیں؟ نہیں ایسا نہیں ان میں کم پیسے والا کوئی کوئی ہوتا ہے ورنہ سب مالدار ہوتے ہیں صرف یہ کہ اُس دن چھُپائی ہوئی دولت بھی اُن کو نکالنا پڑتی ہے۔ آپ دیکھیں کہ ایک مولانا کے ذرائع تو گذارے لائق ہونے چاہئیں لیکن آپ دیکھتے ہونگے کہ مولانا فضلُ الرحمن اپنی شاندار گاڑی میں ہیں۔ دو مسلح محافظ بھی ہر وقت ساتھ ہوتے ہیں۔ اِسی طرح مولانا شاہ احمد نورانی بھی خاصے مالدار ہیں۔ جائیداد ہے۔ اسی طرح قاضی حسین احمد صاحب جماعتِ اسلامی والے۔

ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا، میں نے جنگ اخبار میں پڑھا کہ نوابزادہ نصراللہ خان صاحب نے ایک اپنا باغ گیارہ کروڑ میں بیچا اور اُس پر کوئی انکم ٹیکس بھی نہیں دیا۔ اب یہ قومی لیڈر ہیں۔ قوم کا اتنا درد ہے اور غریبوں کے اتنے بہی خواہ ہیں، کم ازکم اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے ایک کروڑ روپے ہی غریبوں پر خرچ کر دیتے۔ ایسی کوئی خبر نظر سے نہیں گذری!

سوال: فلسطین کے یاسر عرفات کے کردار کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیے؟

جواب: آپکو یاسر عرفات کے بارے میں مغالطہ ہے۔ یاسر عرفات کوئی جہاد نہیں لڑ رہا، وہ جنگِ فلسطین لڑ رہا ہے۔ اُسکے کوئی اُصول ہی نہیں۔ ہم فلسطینیوں

Marfat.com

کی جنگ کے لئے دامے، درمے، سخنے ہر وقت مدد کے لئے تیار رہتے ہیں مگر اُنکا لیڈر پکّا ہندو نواز اور پاکستان کا دشمن اور پاکستانی اور بھارتی اور کشمیری اور افغانی مُسلمانوں کا دشمن ہے۔ خالی مصلّے پر نماز پڑھ لینے سے انسان مسلمان نہیں ہو جاتا۔ یاسر عرفات اور صدر صدام حسین دونوں نے پاکستان کے خلاف بھارت کی کھُل کر حمایت کی کشمیریوں کی حالتِ زار پہ کبھی ایک لفظ نہیں کہا۔ اسی طرح افغانی جب رُوس کے خلاف جنگ کر رہے تھے تو اُن کی حمایت میں بھی کبھی ایک لفظ تک نہیں کہا۔ جب تک رُوس ٹوٹا نہیں تھا تو اُن کی گود میں تھے۔ اُنکا کمیونزم اور سوویت یونین کی طرف جھکاؤ تھا۔ کہنے کو تو یہ نیشنلسٹ بھی ہیں اور جھکاؤ سوویت یونین کی طرف ہے لیکن یہ اصل میں کیا ہیں یہ کوئی نہیں جانتا۔ ان کو بھارت نے سب سے بڑا سول ایوارڈ دیا اور اسی طرح پاکستان نے بھی پچھلے دنوں ان کو اعلیٰ سول ایوارڈ دیا۔

جب لوگ شادی کے بارے میں پوچھتے تھے تو کہتے تھے کہ میری شادی فلسطینی Cause کے ساتھ ہوئی ہے لیکن پچھلے دنوں ایک عدد عیسائی عورت پبلک میں بطور ان کی بیوی نمودار ہوئی۔ وہ ان سے بھی بڑھ کر نکلی۔ اُس نے کہا۔ میں نے اپنا مذہب نہیں چھوڑا اور اسلام کے وہ قوانین جو عورتوں کے خلاف ہیں اُن کے خلاف خوب لڑوں گی۔ اب کافی عرصہ سے اُنکی کوئی خبر نہیں۔ اندرونِ خانہ کی خبریں گاہے گاہے نکلتی رہتی ہیں جس میں ان کو آمر اور مطلق العنان کہا جاتا ہے۔ کسی کے Views برداشت نہیں کرتے اور نہ ہی فنڈز کا کہنے کے باوجود کوئی حساب دیتے ہیں اور نہ اس بارے میں کوئی بات سُننا پسند کرتے ہیں۔

Marfat.com

اصل میں ہمارا معاملہ "سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے" والا ہے ذرا بھی کسی مُسلم مُلک کو تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں سخت خارش شروع ہو جاتی ہے۔ جلسے جلوس اُسکی حمایت میں نکالتے ہیں بعض دفعہ حکومت گولی چلاتی ہے اور اموات بھی ہو جاتی ہیں۔ اُن کا حُسنِ سلوک ہمارے ساتھ یہ ہے کہ ابھی کشمیر کے بارے میں کسی ایک بھی مُسلم ملک نے پاکستان کے کشمیر کے مؤقف کے بارے میں بھارت کے خلاف ریزولیوشن کی حمایت کی حامی نہیں بھری۔ پاکستان اپنا سا منھ لے کر رہ گیا۔ ہاں ایران نے کسی قدر ساتھ دیا۔ ہم ایک غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ یہ مسلم ممالک ہیں۔ نہیں ایسا نہیں وہ پکّے لادینی ملک ہیں اور اب تو وہاں کوئی اسلام کا نام لیتا ہے تو انہیں یورپ و امریکہ کے مُطابق Fundamentalist کہا جاتا ہے اور سزائے موت دی جاتی ہے۔

سوال : آجکل دُنیا میں سیاسی اسکینڈلز بہت ہو رہے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب : اسکینڈلز سے کوئی ملک دنیا میں نہیں بچا ہوا ہے۔ امریکہ میں 300 ممبرانِ کانگریس ناجائز طریقے سے بنکوں کے Overdrafts میں ملوّث ہیں۔ ہمارے اور باہر کے ملکوں میں یہ فرق ہے کہ اسکینڈل کے بارے میں ذرا سا بھی پتہ چل جائے تو بس پھر اس کی خیر نہیں۔ نکسن کو دیکھئے۔ پروفومیو اسکینڈل دیکھئے۔ برازیل کے

Marfat.com

سابقہ پریذیڈنٹ کو دیکھئے۔ بنگلہ دیش کے ارشاد احمد کو دیکھئے۔ جاپان کے سابقہ وزیر اعظم کو دیکھئے۔ اُن کی اپنی پارٹی کے لوگ ہی متعلقہ ممبر یا وزیر کے خلاف ایکشن لے لیتے ہیں۔ آپ دیکھیں راجیو گاندھی کو۔ بوفرز والا کیس لے ڈوبا اور وہ الیکشن ہار گیا۔ اُونچے عہدے والے (یعنی وزیر اعظم، صدر) یہ بھی فائدہ اُٹھاتے ہیں مگر بعض اپنے عہدِ حکومت میں کسی نہ کسی وجہ سے پکڑے نہیں جاتے اور بعد میں پول کھُل جاتا ہے جیسے کہ مارگریٹ تھیچر کے بیٹے نے خوب کمایا اور اُس کا یہ حال تھا کہ وہ جس ہوٹل میں ٹھہرتا تھا اُس کا یومیہ کرایہ 300 ڈالر ہوتا تھا۔ جارج بش کے بیٹے نے ایک ہی Deal میں آٹھ لاکھ ڈالر کمائے۔ فلپائن کے مرحوم صدر مارکیوس اور اُس کی بیگم نے تو حد ہی کردی مگر حشر بُرا ہوا۔ تو Scandals تو سبھی مُلکوں میں ہیں۔ اِسی طرح Law and Order کا مسئلہ بھی سبھی مُلکوں میں ہے۔ اب تو امریکہ بھی اس سے عاجز ہے۔ اکثر ملکوں میں State Terrorism ہے یعنی دہشت گرد کسی نہ کسی طرح حکومت پر قبضہ کرلیتے ہیں۔ پھر بیشمار مُلک ہیں جہاں جرنیلوں نے حکومت پر قبضہ کر رکھا ہے۔ خانہ جنگی ہو رہی ہے۔ لوگ افلاس اور قحط کی وجہ سے مَر رہے ہیں مگر اُن کی بَلا سے، اُنہیں تو اقتدار کی کرسی چاہیئے۔

اِس وقت امریکہ اور یورپ اور دوسرے ترقی پذیر ممالک میں دہشت گردی، جنسی بے راہ روی، تشدّد، جرائم کی واردات اور AIDS کے مریضوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور Homosexuality بہت بڑھ رہی ہے۔ ابھی دس پندرہ روز ہوئے BBC نے اعلان کیا تھا کہ اس کے ملازمین جو Homosexual ہیں اُن کو بھی عورتوں کی طرح Honey Moon Allowance ملے گا۔ اب یہ ممالک

Marfat.com

اپنی Democracy سے بھی تنگ ہیں اور عورتوں کو حقوق دیکر بھی پریشان ہیں مگر کر کچھ نہیں سکتے۔

سوال: سندھ کے قوم پرست لیڈر جی۔ ایم۔ سیّد کے کردار کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائیے؟

جواب: میں نے جی ایم سیّد کی کتاب' جو آپ نے لکھا ہے' وہ تو نہیں دیکھی البتّہ ایک پمفلٹ ضرور دیکھا ہے۔ اس کے باہر یہ لکھا ہوا ہے:

جی۔ ایم۔ سیّد : اپنی تحریروں کے آئینہ میں

رشید احمد لاشاری

پیر الٰہی بخش - سابق وزیرِ اعلیٰ سندھ

صدر انجمن محافظ پاکستان

پیر الٰہی بخش کالونی

اِس میں عقیدے کا عنوان دے کر نیچے خلاصہ دیا گیا ہے۔

میں عنوان آپ کے لئے درج کئے دیتا ہوں۔ خلاصہ لکھنا میرے لئے مشکل ہے۔ [یہ پمفلٹ پیر الٰہی بخش صاحب کی طرف سے 1969ء میں شائع ہوا تھا]

نوٹ: اِس کتاب کے بارے میں میری نظر سے کسی دِینی عالِم یا دینی ادارے کا فتویٰ نہیں گذرا۔

Marfat.com

(1) مذہبی عقائد وحشیانہ دور کی خوف زدگی کی پیداوار ہیں۔
(2) خدا ایک ظالم ڈکٹیٹر ہے۔
(3) رسول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) میں بھی خامیاں موجود تھیں۔
(4) حضرت محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) آخری نبی نہیں۔
(5) دیدارِ رسول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
(6) قرآن میں کسی چیز کا حل موجود نہیں۔
(7) عقائدِ اسلامی مضحکہ خیز اور طفلانہ حرکتیں ہیں۔
(8) روزہ، نماز اور دیگر عبادات بالکل غیر ضروری ہیں۔
(9) حج کی تمام رسوم فرسودہ اور بیکار ہیں اور کعبہ قدیم مندر کی جگہ پہ تعمیر ہوا ہے۔
(10) حجرِ اسود فیلس یا لنگم کا پتھر ہے۔
(11) حج کے موقع پر جانوروں کی قربانی وحشیانہ دور کی توہم پرستی ہے۔
(12) ختنہ کرانا ضروری نہیں ہے۔
(13) سُور کا گوشت حرام نہیں۔
(14) میرا اسلام پر ایمان نہیں۔
(15) میں اسلام کو مکمل دین نہیں سمجھتا۔
(16) اسلام کے اصول بالکل غلط ہیں۔
(17) مذہب اسلام کا تصوّر ہی غلط ہے۔
(18) اسلام آخری مذہب نہیں۔

Marfat.com

(19) اسلام میں ہر قسم کی بُرائیاں موجود ہیں۔

سوال: دُنیا میں بے سکونی اور اضطراب زیادہ کیوں ہے؟

جواب: آج ساری دُنیا میں انسان بے سُکون اور مضطرب ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے پُرانی اخلاقی قدروں کو خیرباد کیا۔ اُس کے بعد ایک سے ایک بُرائی اختیار کرنے گئے اور اُس میں انتہا کرنے لگے۔ جنسی بے راہ روی کا شکار ہوئے اور اِس قدر پستی میں گئے کہ آج مرد اور عورت دونوں اِس سے تنگ ہیں۔ یہاں تک کہ Homosexuality کو قانونی تحفّظ دینا پڑا۔ جُوئے بازی شروع کی۔ اُس نے اُنہیں اقتصادی بدحالی کا شکار کردیا۔ شراب نوشی شروع کی تو اُس کی انتہا کردی۔ عورتیں برہنہ ہو کر نشے میں چُورناچنا شروع کردیتی ہیں۔ عورتوں کو بنیادی حقوق اِس قدر دیئے کہ اب مغرب خود تنگ ہے۔

انسان کے بُنیادی حقوق کے تحفّظ سے رہی سہی اچھّی قدریں بھی گنوا بیٹھے ہیں۔ اب بچّے کہتے ہیں کہ شادی کی کیا ضرورت ہے۔ شادی کی رسم ادا کرکے بندھن میں باندھے جانے کی بجائے دونوں آزاد زندگی اکٹھے رہ کر گذار سکتے ہیں اور جب چاہیں علیٰحدہ ہوسکتے ہیں۔ گھروں میں والدین کی ذرّہ بھر عزّت نہیں۔ اولاد کئی کئی دِن باہر گذارتی ہے مگر اُنھیں کوئی کچھ کہہ نہیں سکتا۔

Marfat.com

لڑکیوں کی مائیں لڑکیوں کی بدکاری کو ڈھانپنے کیلئے Legalise Abortion کا مُطالبہ کر رہی ہیں۔ بل کلنٹن یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ عورت کا پیدائشی حق ہے' اور روم کے پوپ کہتے ہیں یہ Murder ہے وہ اُس کو گناہِ عظیم گردانتے ہیں۔

ساری دنیا میں دولت کی حرص میں چھوٹا بڑا مبتلا ہے اور اسکے حصول کے لئے گھناؤنے سے گھناؤنے جُرم کرنے کے لئے تیار ہے۔

فلپائن کے صدر مارکیوس کا حال آپ کے سامنے ہے۔ دولت کی حرص نے جیکولین کینیڈی کو مجبور کیا کہ وہ اپنے خاوند کو بھُول جائے اور رُسوائے زمانہ دُنیا کے امیر ترین شخص اوناسس سے شادی کرے چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا' اور اب چند روز ہوئے سب دولت پیچھے چھوڑ کر خود بھی چل بسی۔

اِس مرض میں چھوٹے بڑے' امیر غریب' بادشاہ وزیر اور سیاسی لیڈر بھی مُبتلا ہیں جب کسی کا بھید کھُلتا ہے تو کچھ حالات معلوم ہوتے ہیں۔

اب امریکہ کی تازہ ترین (جو ابھی ابھی اخباروں میں آئی ہے) مذموم حرکت کا بھی سُن لیں کہ وہ ممالک جہاں Homosexuality کی اجازت نہیں وہاں کے Homosexuals کو امریکہ نے سیاسی پناہ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

بنگلہ دیش کے مجیب الرحمن کی بیٹی حسینہ واجد کو اپنے باپ کے گھر سے لاکھوں روپے کے سامان کے علاوہ 30 لاکھ روپے کے زیورات بھی ملے اور یہ کہنے لگی کہ میرے باپ کے گھر سے بہت سا زیور اور قیمتی جواہرات غائب ہیں۔ 503 تولے سونا اور 4054 تولے چاندی نکلی۔ انہوں نے سامان کی جو فہرست دی وہ 71 صفحات پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

سوال: کیا خوشی یا دعوت کے موقع پر ایک سے زیادہ کھانے پکوانا اسراف ہے؟

جواب: مولانا صاحب کھانے کے وقت اتفاقاً آگئے۔ آپ نے اُنہیں کھانے کیلئے کہا وہ شامل ہو گئے۔ میز پر کئی کھانے دیکھ کر جو بھی اُنہوں نے فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے۔ اسراف منع ہے۔ کوئی تقریب ہو یا کوئی اور سلسلہ، جواز معقول ہو تو اُس پر غور کیا جا سکتا ہے۔

اگر مولانا صاحب نے آپ کی اصلاح کے لئے نہایت مناسب لہجے میں کہا تو آپ کو اسے اپنی خوش نصیبی سمجھ کر قبول کر لینا چاہیئے اور اگر اُنہوں نے غرور سے اور صرف آپ کو ذلیل کرنے کے لئے سب کچھ کہا تو یہ اُنہوں نے اچھا نہیں کیا۔

ویسے عزیزانِ من جب اُن کی اپنی باری آتی ہے تو وہ کمال دکھاتے ہیں کہ آپ یقین نہیں کریں گے۔ آپ کو معلوم ہے طائف (سعودی عرب) میں جو اسلامی کانفرنس ہوئی اُس میں پانچ ہزار قسم کے کھانے تھے۔ کوئی اعتراض کسی نے نہیں کیا۔

ماڈرن گھرانے میں نکاح پڑھانے آئے Disco کے ریکارڈ بجائے جا رہے تھے اور ساتھ ساتھ مولوی صاحب نکاح بھی پڑھاتے گئے۔ اپنی فیس بھی لی اور کھانا بھی کھایا۔

گانے والوں کی کمائی جائز نہیں ہوتی۔ وہاں مولانا گئے، نکاح پڑھایا،

Marfat.com

فیس لی اور اُنہوں نے کھانا گھر والوں کے لئے بھی ساتھ کر دیا۔ حلال وحرام کا کوئی سوال نہیں اُٹھا۔

بہرحال یہ اہلِ فتویٰ ہیں۔ ان کا حکم ماننا ہی پڑتا ہے۔

سوال: اہلِ سُنّت والجماعت کے مابین اختلافات کیسے ختم ہو سکتے ہیں؟

جواب: اختلافات تو ختم ہو سکتے ہیں
مگر عداوت کیسے ختم ہو

جزوی اختلافات اہلِ سنّت والجماعت کے تو ختم ہو سکتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ، حضرت امام شافعیؒ، حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام حنبلؒ کے سب پیروکار اہلِ سنّت والجماعت کہلاتے ہیں۔ ان کے اندر جو جزوی اختلافات ہیں وہ افسوسناک ہیں۔ اُن کا کوئی جواز نہیں۔ اُن کو ختم کرنے کیلئے سب کے اکابرین علماء کو مل بیٹھ کر اُنہیں طے کرنا چاہیئے۔ اب اگر کوئی کہے کہ قادیانیوں سے اختلافات ختم کئے جائیں تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو بے شک مسلمان کہتے رہیں وہ تو مُرتد ہیں یا شیعہ مذہب کے لوگ اُنکے سارے مذہب کی بنیاد ہی جُدا ہے۔ اُن کو تو اہلِ سُنّت والجماعت سے عداوت ہے اور اُن کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ ابھی کچھ مہینے ہوئے کہ انہوں نے ایران

Marfat.com

میں سُنّیوں کی ایک بڑی اور قدیم مسجد کو بے دردی سے شہید کر دیا اور کسی کی کوئی شنوائی تک نہ کی اور ساتھ برادر برادر کا نعرہ بھی ہے۔ آپ جائیں تو وہاں ائیرپورٹ پر کوئی نہ کوئی اسٹاف ممبر آپ سے پوچھے گا۔ "Are you a Sunni or Muslim?" یعنی اگر شیعہ ہوگا تو سمجھ جائے گا فوراً مُسلم کہے گا اور اپنی شناخت بتلائے گا اور خوش آمدید کہلوانے کا مستحق ہو جائے گا۔

اگر ہمیں مسلمان سمجھتے ہیں تو سُنّیوں کو مسجد کیوں نہیں تعمیر کرنے دیتے اور اُنہیں شیعہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کیوں مجبور کرتے ہیں۔

یہاں شیعہ ذرا سی بات ہو جائے تو حقوق کے لئے شور مچاتے ہیں وہاں اپنے Constitution میں ہے کہ صدر صرف شیعہ ہو سکتا ہے۔

یہاں تو جب اُن کی خفیہ سازش کامیاب ہو جاتی ہے سربراہ شیعہ آجاتا ہے۔ اسکندر مرزا، جنرل یحییٰ اور نصرت بھٹو نے علی الاعلان کہا ہے کہ میں شیعہ ہوں۔ اُن کی بیٹی بھی ماں کے مذہب پر ہی ہوگی۔

اب اندریں حالات یہ فرقے ہیں اور جُداگانہ مذہب ہیں ان کو عداوت ہے نہ کہ اختلاف ہے۔

بہرحال یہ لکھنے کو تو لکھ دیا ہے۔ عملی طور پر اس کی کوئی وقعت نہیں۔ اب پاکستان میں تو مولوی اور پیر بھی اور اُن کے گھر والے بھی ماڈرن ہو چکے ہیں۔ رہ گئیں مسجدیں تو اُن کا دَم سلامت رہے اُن کا تقدّس بھی پامال ہوتا رہیگا۔ پہلے دھینگا مشتی ہوتی تھی اب باقاعدہ قتل بھی ہوتے ہیں۔ بم بھی پھینکے جاتے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو ڈر ہے کہ لوگ جان کے ڈر سے مسجد میں نماز

Marfat.com

پڑھنا ہی بند نہ کر دیں۔

سوال: رُوس کے ٹوٹنے کے بعد امریکہ ساری دُنیا کا POLICEMAN بن گیا ہے۔ کیا اِس سے بھی کبھی نجات ممکن ہو سکے گی؟

جواب: امریکہ کا ہمارے ساتھ ہی سلوک بُرا نہیں بلکہ تمام کمزور ممالک کیساتھ ہے۔ رُوس کے ختم ہونے کے بعد یہی ایک سُپر پاور رہ گئی ہے۔ یہ اپنی طاقت کی وجہ سے بدمست، انتہائی مغرور اور دہشت گرد ہو گئے ہیں۔ کہاں امریکہ اور کہاں کوریا، وہاں بیٹھے ہوئے دھونس جما رہے ہیں اور دھمکیاں دے رہے ہیں۔

ہمارے ساتھ دوہری دشمنی ہے ایک تو اس وجہ سے کہ ہم مسلمان ہیں اور کسی مسلمان ملک کو ذرا سی بھی تکلیف ہوتی ہے، ہم شور مچا دیتے ہیں اور دوسری یہ کہ اب ہم میں کوئی افادیت نہیں رہی۔ امریکہ کو جس سے غرض ہوتی ہے اُس کے سامنے لیٹ جاتا ہے۔ جب پاکستان بنا تو پاکستان کو روس نے بھی دعوت دی اور امریکہ نے بھی۔ یہاں سیاہ وسفید کے مالک نواب زادہ لیاقت علی مرحوم وزیرِ اعظم تھے۔ اُن کی بیگم امریکہ کی پڑھی ہوئی اور امریکہ کی دلدادہ تھیں۔ امریکہ یہ جانتا تھا کہ ہندوستان رُوس کی گود میں چلا گیا ہے۔ اُن دنوں امریکہ کمیونزم سے اتنا خائف تھا کہ امریکی اِس ڈر کی وجہ سے کوئی نہ کوئی

Marfat.com

خواب آور یا دوسری مسکّن گولی رات کو ضرور کھاتے۔ بس کمیونزم کا نام لے کر ان کو لُوٹ لو۔

پاکستان میں اڈّے قائم کرنے کے لئے بے تاب تھا تاکہ Russia کے معاملے میں Balance of Power کسی طرح خراب نہ ہو۔ چنانچہ نوابزادہ صاحب امریکہ روانہ ہو گئے اور بڑا زبردست استقبال صدر امریکہ نے کیا اور ملتے ہی یہ کہا "America Salutes Pakistan" جب رُوس کا خطرہ ٹل گیا تو کُھل کے دھمکیاں دے رہا ہے۔ ہمارے دشمنوں کو شہ دے رہا ہے۔ اُنکو تیار کر رہا ہے۔ 1965ء کی جنگ میں صدر ایّوب نے امریکہ کے صدر سے بات کرنا چاہی تو اُس نے انکار کر دیا اور کہا جو کچھ کہنا ہے Record کروا دو۔ اُس کے بعد سازشوں میں مصروف رہا اور پاکستان کے دو ٹکڑے کروا دیئے۔ اب پھر اتنے حصّے کو بھی دو ٹکڑے کرنے کی سازشیں زوروں پر ہیں۔ اب پوزیشن یہ ہے کہ America Shoots Pakistan اور بہانے ڈھونڈ ڈھونڈ کر نت نئی دھمکیاں دیتا ہے۔ اِس وقت ظالم قوم نے تمام تیسری دُنیا کے ممالک اور ترقی پذیر ممالک کے اندر خانہ جنگی کرا رکھی ہے۔ وہاں سیاسی عدم استحکام پیدا کیا ہوا ہے۔ اُس نے ساری دُنیا پر اپنی جمعداری قائم کر رکھی ہے Economic Bombs چھوڑتا رہتا ہے۔ فوراً کوئی نہ کوئی الزام لگا کر کسی ملک پہ Sanctions لگا دیتا ہے۔ اِس سے وہ مُلک باہر کوئی چیز Export یا کہیں سے کوئی چیز Import نہیں کر سکتا۔ عراق کی حالت دیکھ لیں۔

تمام ممالک کو بھاری قرضوں کے اندر اِس بُری طرح جکڑ دیا ہے کہ

Marfat.com

ان کی اقتصادی بقا ورلڈ بینک اور IMF پر ہے۔ اب یہ ادارے مُلکوں کے بجلی، پانی غرضیکہ ہر چیز کے Rate بھی مقرر کرتے ہیں۔

اُدھر UNO دُنیا کے لئے ایک بدبختی ہے۔ یہ خود مختار ادارہ نہیں بلکہ امریکہ کا ایک ذیلی ادارہ ہے۔ انتہائی کرپٹ۔ کچھ عرصہ ہوا میں پڑھکر حیران ہوا کہ اس کی مالی زبوں حالی کی وجہ یہ ہے کہ کئی لوگ کاغذوں پر بڑے بڑے عہدوں پر بھاری تنخواہوں اور الاؤنس کے ساتھ دکھائے جاتے ہیں اور تنخواہیں وغیرہ بھی Draw کی جاتی ہیں مگر یہ سب ہڑپ کرلی جاتی ہیں۔ یہ ادارہ امریکہ کی مرضی کے بغیر ذرا بھی کوئی قدم نہیں اٹھاسکتا۔ یہ بھی مسلمانوں کے سخت خلاف ہے۔ بطرس غالی فرعون کے قبیلہ قبطی سے تعلق رکھتا ہے۔ نہایت ہی متعصّب ہے۔ ایک عجیب بات ہے کہ عیسائی، یہودی وغیرہ ویسے تو مذہب سے دُور ہیں مگر مسلمانوں کے معاملے میں بالکل متحد ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں کو ہر طرح نقصان اِس جذبے کے تحت پہنچاتے ہیں کہ وہ دنیا کے مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ان سے زیادہ ظالم اور درندہ کوئی نہیں۔ بوسنیا کے 70 ہزار مرد عورتیں قتل کئے گئے۔ عورتیں بے آبرو ہوگئیں مگر یہ ٹس سے مَس نہیں ہوئے۔ اُن کے Human Rights کے دعوے کدھر گئے۔ 40 کے قریب مُسلم ممالک بھی دیکھ رہے ہیں۔ اقتصادی لحاظ سے ان کے وارے نیارے ہیں۔ غریب ملکوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ مفلسی، قحط، بیماری اور جسم ڈھانپنے کے لئے کپڑوں کا نہ ہونا اور یُوروپ کی منڈیوں سے وہ اسلحہ خریدتے ہیں یہاں دن رات اِن ملکوں میں فیکٹریاں کام کررہی ہیں۔ فوڈ، دوائیاں اور

Marfat.com

کپڑا سب بُن رہے ہیں اور کھپت اُن کی منڈیوں میں ہو رہی ہے۔ اُن کا بال بال قرضے میں جکڑا ہوا ہے۔

پاکستان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کئی شعبوں میں بالخصوص غذا وغیرہ میں خود کفیل ہو چلا تھا مگر اُن کا بہت بُرا حال کر دیا ہے۔ اب سب پانی بجلی وغیرہ کے Rate تک World Bank or IMF نے مقرر کئے ہیں اور مہنگائی اتنی ہو گئی ہے کہ ہر طرف سے چیخیں ہی چیخیں سنائی دیتی ہیں۔ امریکہ کا بھیجا ہوا وزیر اعظم معین قریشی پاکستان کا جوڑ جوڑ ڈھیلا کر گیا۔ اب حالات کسی وجہ سے ہی سُدھریں گے۔

جو حکومت بھی آتی ہے وہ Opposition سے انتقام لیتی ہے اور ہر Opposition خوب الزام لگاتی ہے اور پھٹیہ جام Attitude اختیار کرتی ہے احترام کی سیاست کا تو نام و نشان ہی مٹ گیا ہے۔ سالوں سے مسلسل بس دو Warring Groups چلے آرہے ہیں۔ عوام عوام کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ سرچشمۂ طاقت کہا جاتا ہے۔ اُس بے چارے کی ناخواندگی کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے دستخط نہیں کر سکتا۔ بس جاگیردارانہ نظام زور پکڑتا جا رہا ہے' امیر امیر سے امیر تر اور غریب' غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم کرے اور ہمارے گناہ معاف فرما دے۔ کہیں ہم آزادی ہی نہ کھو بیٹھیں۔

Marfat.com

سوال : پاکستان میں پنشن یافتہ طبقے کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ اِصلاحِ احوال کیلئے کیا کرنا چاہیئے؟

جواب : اِس میں شک نہیں کہ آپ لوگ پنشنر ہونے کی وجہ سے سخت مالی حالات کا شکار ہیں۔ بس یہ شنوائی کی بات ہے بادشاہوں کے مزاج ایسے ہی ہوتے ہیں گاہے بہ سلام می رنجند و گاہے بہ دشنام انعام می دہند۔ جس طرح آپ کو اپنے مفاد عزیز ہیں۔ اُسی طرح حکومت اپنے مفادات کے مُطابق ترجیحات ترتیب دیتی ہے۔ جو حاضر سروس مُلازمین ہیں، اُن میں کوئی نہ کوئی Nuisance Value تو ہوتی ہے۔ آپ تو ضعیف و ناتوان ہو چکے ہوتے ہیں۔ آپ کو کچھ دنیا خدا ترسی والی بات ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ حاکم کے دل میں اللہ تعالیٰ اور آخرت کا خوف ہو۔ غلام محمد مرحوم گورنر جنرل کچھ عرصہ وزیرِ خزانہ بھی رہے۔ اُن کے جو اطوار تھے وہ سب کو معلوم ہیں مگر اسکے باوجود وہ دل میں خوفِ خدا رکھتا تھا۔ ایک دفعہ اُس کی کوٹھی پر درجہ چہارم کے ملازمین جمع ہو گئے۔ پوچھا کیا بات ہے۔ اُنہوں نے کہا۔ ہماری تنخواہ میں اضافہ کریں۔ اُس نے پولیس بُلوائی اور پٹائی کروادی۔ جب وہ دفتر آیا تو گیارہ ساڑھے گیارہ بجے دن کے کسی نے اُس کو بتایا کہ درجہ چہارم کے ملازمین سر سے ننگے اور پاؤں سے ننگے دُھوپ میں نیچے کھڑے ہیں مگر ہیں خاموش۔ کوئی شور شرابا نہیں۔ اُس نے فوراً آدمی بھیجا کہ پوچھ کر آؤ کیا بات ہے۔ معلوم کیا تو انہوں نے کہا۔ ہم نے ٹھیک بارہ بجے غلام محمد کے لئے بد دعا کرنی ہے۔ بَد دُعا کے بعد

Marfat.com

چلے جائیں گے ۔ غلام محمد یہ سُن کر لرز گیا ۔ کہنے لگا ان کو کہو کہ بَد دُعا نہ کریں میں اُن کی تنخواہ میں اضافے کا حکم کر رہا ہوں ۔ وہ ہاتھ پھر بَد دُعا کی بجائے دُعا کے لئے اُٹھے ۔

اللہ تعالیٰ نے کلامِ پاک میں انصاف کے لئے فرمایا ہے اور عدل کا حکم دیا اور پھر فرمایا ۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پیار کرتا ہے ۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے جس شخص کو اللہ تعالیٰ صاحبِ رعیّت یعنی فرماں روا بنائے اور وہ مرتے دم تک رعایا کے حقوق سے غافل رہے ۔ اللہ تعالیٰ جنّت اُس پر حرام کر دے گا ۔ پھر فرمایا ۔ بادشاہ کا ایک دن عدل کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے ۔

پنشنروں کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے اُنہیں بھی کچھ حمیّت و غیرت سے کام لینا چاہیئے ۔ خدا غریب ضرور بناتا ہے ۔ بے غیرت کسی کو نہیں بناتا ۔ اِس پنشن کے اضافے کے لئے اتنے نیچے گر کر بار بار کمترین انداز میں معروضات کرنے کے باوجود اربابِ حل و عقد کی طرف سے ذرّہ بھر بھی ہمدردی نہ ہونا ' یہ سب مکروہ ہے ۔ مومن کی شان کے خلاف ہے ۔ اس کو عملی زندگی اختیار کرنا چاہیئے اور قناعت کی تلوار سے اپنی خواہشات و ضروریات کا قلع قمع کرنا چاہیئے ۔ وہ اسے آزما کر دیکھیں انشاء اللہ اُن کی اولاد اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوگی اور خوشحالی کسی اور طریقہ سے ان کے گھروں میں داخل ہوگی .... لیکن آپ کی اور آپکے اہلِ خانہ کی بَد دُعائیں بادشاہ کو ضرور لے ڈوبیں گی ۔ چونکہ اُنھوں نے آپ پر رحم نہیں کیا تھا ۔ اسلئے جب اُن کو سزا ملے گی اور وہ ربُّ العزّت کے ہاں بے بسی کے عالَم میں زاری کریں گے

Marfat.com

تو ربِّ کریم اُن پر رحم نہیں کریگا۔ یہ اُس کا قانون ہے۔ اس سے امیر کبیر کوئی نہیں بچ سکتا۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ ایسے بادشاہ کے عہد میں ہی ایسی زمینی و آسمانی آفتیں (سیلاب، بھونچال وغیرہ) نازل ہوتی ہیں کہ ان پر ہی حکومت کا کافی خرچ ہو جاتا ہے۔

سوال: مجھ سے پُوری قیمت لیکر ناقص مال سپلائی کیا گیا ہے جس کی وجہ سے بڑی پریشانی ہے۔ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟

جواب: مجھے افسوس ہے کہ آپکو سیدھا سادھا مسلمان سمجھکر خرید و فروخت میں دھوکا دیا گیا۔ عزیزانِ من! صُوفی کو معاملات میں ہوشیار رہنا چاہیئے اور کسی سے معاملہ کرتے وقت خواہ وہ عابد و زاہد ہو، اچھّی طرح پرکھ لینا چاہیئے۔ پیشانی میں سجدہ کا نشان یا لوگوں کے سامنے نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا وغیرہ یہ کافی نہیں۔ مومن کی شان اُس کے عمل سے ظاہر ہوتی ہے نہ کہ چرب زبانی سے۔ آجکل کے تاجر لوگ زیادہ تر ایسے ہیں جن کو نہ وعدے کا پاس ہے نہ اُن میں امانت ہے نہ دیانت ہے بس دولت کمانے کی حرص میں اندھے ہو چکے ہیں اور جب اُن کی اپنی باری آتی ہے تو گالم گلوچ اور ہاتھا پائی پر اُتر آتے ہیں۔ آج مسلمانوں کو دیکھیں اکثریت اُن میں منافقوں کی ہے۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں اگرچہ وہ

Marfat.com

شخص روزہ رکھتا ہے، نماز پڑھتا ہے اور اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور کوئی امانت اُس کے پاس رکھی جائے تو اُس میں خیانت کرے اور ایک جگہ چوتھی نشانی یہ بھی فرمائی کہ کسی سے لڑے تو گالیاں بکے، یہ پکّا منافق ہے۔

اب آپ میں وہ حضرات جن کے پاس ناقص مال سپلائی کیا گیا ہے، وہ دوہری مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ دوسری مُصیبت یہ ہے کہ اگر مال سپلائی کرنے والے ناقص مال کو اچھے مال سے نہیں بدلتے تو اُن کو یہ ناقص مال بیچتے وقت خریدار کو نقص بتانا پڑے گا خواہ وہ اس وجہ سے کم قیمت پر ہی کیوں نہ خریدے اور انھیں اس سے مالی نقصان ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جو شخص عیب دار چیز کو بیچے اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کرے وہ ہمیشہ غضبِ الٰہی کا شکار رہتا ہے اور فرشتے اُس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

سوال: مَیں جہاں کام کرتا ہوں میرا مالک فاسق و فاجر ہے اور انتہائی خوشامد پسند ہے۔ میں اَوروں کی طرح اُن کے سامنے اُن کی تعریف نہیں کرتا، اِس لئے زیرِ عتاب رہتا ہوں، مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: آپکے مالک متکبّر ہیں۔ دولت کی وجہ سے بدکاری میں مبتلا ہیں اور

Marfat.com

عقیدے کے لحاظ سے بھی فاسق و فاجر ہیں اور اس وجہ سے آپ اُنکی اُن کے مُنھ پر دوسروں کی طرح خوشامد و تعریف نہیں کرتے۔ یہ چیزیں آپ کے ایمان کی صحت ہیں۔ یہ دُنیا تو چند روز کی ہے۔ بے شک اس وقت آپ ایک بڑی آزمائش اور کٹھن منزل سے گذر رہے ہیں۔ مگر یاد رکھیں وقت سدا ایک جیسا نہیں رہتا۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ ہمیشہ ان کے ہی دست نگر رہیں۔ زندگی میں اچھے اچھے مواقع اللہ تعالیٰ ہر ایک کو عطا کرتا ہے۔ کچھ لوگ غفلت اور سُستی کی وجہ سے ان سے فائدہ اٹھانے کی بجائے سوچ بچار میں پڑجاتے ہیں اور وقت نکل جاتا ہے اور موقع بھی ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ خود کردہ را علاجے نیست۔ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا۔ دوسرے وہ ہیں کہ موقع کی تاک میں رہتے ہیں۔ موقع ملتے ہی اُس کا بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہیں اور خوشحال ہوجاتے ہیں۔ آپ اِن متکبّر اور فاسق اور فاجر لوگوں کی بالکل پرواہ نہ کریں۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ فاسق کی تعریف کرنے سے عرشِ بریں بھی کانپتا ہے۔

پھر فرمایا۔ فاسق کی پیروی مت کرو۔

پھر فرمایا۔ وہ شخص جس کے دل میں ذرّہ بھر بھی تکبّر ہوگا۔ جنّت میں داخل نہ ہوسکے گا۔

اور عزیزانِ من! آجکل تو علماٗ اور پیرانِ طریقت جو کر رہے ہیں اور کن کن کی تعریف کر رہے ہیں سب آپ کے سامنے ہے۔ دین کے عالموں نے اپنے آپ کو ہمیشہ محافظِ دین کہا ہے مگر تاریخ کے ورق پلٹیں گے تو دیکھیں گے کہ انھوں نے

Marfat.com

بادشاہوں کی بادشاہت کو مضبوط کیا اور ظلم جس کا دوسرا نام ملوکیت ہے اُسکو مضبوط کیا اور ان سے انعام اور دوسرے دنیاوی فائدے حاصل کئے۔ جو عالمِ دین عارف بھی تھے۔ اُنہوں نے کبھی کوئی شاہی عہدہ قبول نہ کیا۔ نہ قاضی (Justice) کا نہ قاضی القضاۃ (Chief Justice) کا۔ حالانکہ اُنہیں کوڑے مارے گئے اور طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں۔ بعض شہید بھی ہو گئے۔ شہزادہ داراشکوہ ولی عہد تھا۔ اورنگزیب عالمگیر کے غیض وغضب اور گرفتاری سے بچنے کے لئے سندھ میں آیا۔ یہاں اس لئے آیا کہ یہاں کا حاکم کلہوڑا اُس کا جانی اور جگری دوست تھا۔ اُس سے اُس کو غداری کا شبہ تک نہیں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ وہ یہاں پہنچا' شاہانہ استقبال ہوا' خاطر و مدارات ہوئی۔ اُسکو یُوں بے خبر رکھا اور اُدھر اورنگزیب کو خبر دیدی اور انعام کے لالچ میں گرفتار کروادیا۔ اورنگزیب نے علماؑ کو کہا کہ اس کے بارے میں آپ فتویٰ دیں کیا سزا دینی چاہیئے۔ انہوں نے فوراً گردن زدنی کا فتویٰ دیا لہٰذا اُس درویش منش شہزادے کو شہید کردیا۔ وہ شہزادہ جس سے قطب العالم حضرت شاہ میاں میرؒ فرماتے تھے کہ:

"داراشکوہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔"

اور پھر حدیث شریف ہے کہ ظالمانِ دُنیا کا چہرہ دیکھنے سے دین کا ایک تہائی سلب ہو جاتا ہے۔ اب آپ آج کے بڑے بڑے نامور علماء اور پیروں کو دیکھیں جو سیاست کر رہے ہیں وہ دن میں کتنے ظالموں کو دیکھتے ہوں گے اور اُن کے پاس کتنا دِین باقی ہے۔

Marfat.com

سوال : میں اگرچہ تندرست ہوں لیکن اکثر تنگدستی کا شکار رہتا ہوں ۔ اِس بارے میں میری رہنمائی فرمائیے اور اگر ہو سکے تو کوئی وظیفہ بھی عنایت کیجئے ؟

جواب : انسان کو دو نعمتوں کی قدر کرنا چاہیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : دو نعمتیں ہیں کہ انہیں بھولے ہوئے ہیں بہت سے لوگ ۔ ایک تندرستی اور دوسری فراغت " یعنی اِن دونوں نعمتوں کی اکثر لوگ قدر نہیں کرتے حالانکہ لازم ہے کہ تندرستی کو قبل از مرض اور فراغت کو قبل از شغل غنیمت جانیں ۔

عزیز من ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو تندرستی کی نعمت تو عطا کی ہوئی ہے ۔ انشاء اللہ تنگدستی بھی دُور ہو جائے گی ۔ اُس سے مغفرت مانگتے رہیں اور پُورا پُورا توکّل رکھیں ۔ اگر وظیفہ کے لئے آپ کا زیادہ اصرار ہے تو بندہ نے اپنی کتاب " طریقت کے چراغ " میں ہر مُصیبت و مشکل و بیماری وغیرہ کیلئے وظائف دیئے ہوئے ہیں ۔ اُس کی اجازت فی سبیل اللہ دے رکھی ہے ۔ اُس میں سے اپنی مُصیبت کے مُطابق وظیفہ چُن لیں اور صدقِ دل سے صدقہ نکال کر پڑھنا شروع کر دیں ۔ اگر خدانخواستہ پھر بھی کامیابی نہیں ہوئی تو اللہ کا کلام برحق ہے ۔ یا تو آپ کے پڑھنے میں حضوریٔ قلب نہ تھی یا پھر اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ۔ اس صورت میں آپ صبر و رضا سے کام لیں ۔ وہ آپ کو مشکل کے برداشت کرنے کی توفیق دے گا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔ یہ میرا تجربہ ہے ۔

Marfat.com

سوال : میں اپنے دُکھی حالات لِکھ رہی ہوں ۔ آپ اِنکو مہربانی کر کے اپنے تک ہی رکھیں ۔ جواب کی منتظر رہوں گی ۔

جواب : عزیزانِ من! آپکے حالات پڑھکر دِل کو دُکھ ہوا ۔ مگر اب تو اِصلاح کی کوئی صُورت نظر نہیں آتی ۔ اگر عورت علیحدگی اختیار کر لے تو اُسے معاشرہ میں بدمعاش بدکردار لوگ جینے نہیں دیتے ۔ خاوند تو وقتی طور پر کبھی تشدّد کرتا ہے یا بدتمیزی کرتا ہے مگر آپ کے حالات تو عورتوں نے ہی آپ کے خاوندوں سے رومانس لڑا کر اس قدر خراب کر دیئے ہیں ۔ اکثریت مَردوں کی تو ہے ہی ظالم مگر میں اِس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ 70 فیصدی عورتوں کو عورت ہی ناگن بن کر ڈس رہی ہے اور معاشرہ خاموشی سے تباہ ہو رہا ہے اور ان پر کوئی بھی انگلی نہیں اُٹھاتا اور عورتیں بھی کُھل کر اُسکے بارے میں احتجاج نہیں کرتیں ۔

آپ استغفار کثرت سے کیا کریں اور صدقہ باقاعدگی سے نکالا کریں اور کھانا کھلا کے تواضع کیا کریں ۔ اِس سے رزق میں بیحد برکت ہوتی ہے ۔ اِس کے بارے میں یہ احادیث شریف نہ بھُولیں :

— صدقہ دو تاکہ اللہ کی رحمتیں اور نعمتیں تم پر نازل ہوں ۔

— صدقہ دیا کرو، صدقہ جہنّم سے نجات دلاتا ہے ۔

— صدقہ اللہ کے غصّے کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بُری موت کو دُور کرتا ہے ۔

— بہترین صدقہ یہ ہے کہ تم بھُوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دو ۔

— ہر ایک نیک کام صدقہ ہے ۔

Marfat.com

— خیرات مت روکو ورنہ تم سے رزق روک لیا جائے گا۔
— اچھّی اور میٹھی بات بھی صدقہ ہے۔
— گناہ مٹانے والے ہیں: کھانا کھلانا اور سلام ظاہر کرنا اور شب کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔
— جب تک تم میں کسی کا دسترخوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اُس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔
— مہمان اپنا رزق لیکر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لیکر جاتا ہے' اُنکے گناہ مٹادیتا ہے۔
— بے شک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو ایک روپیہ دے دوں۔
— بے شک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزّوجل کو وہ کھانا ہے جس پر ہاتھ بہت سے ہوں (یعنی جتنے آدمی زیادہ مل کر کھائیں گے اُتنا ہی اللہ تعالےٰ کو زیادہ پسند ہوگا)۔
— کسی شخص کے گھر (گئے) اور وہاں نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا تو وہ شخص (جس سے ملاقات ہوئی ہو) مُردار ہے۔

صدقہ کی بیحد برکات ہیں اور اِسی طرح کھانا کھلانے کی۔ میں ویسے بھی حتی المقدور صدقہ نکالتا رہتا ہوں جس کی وجہ سے کئی بلائیں نازل ہی نہیں ہوتیں۔ جب تکلیف یا کوئی مُصیبت ہو تو میں کم وقفوں سے روپے دو روپے کا صدقہ دیتا رہتا ہوں جب تک وہ مُصیبت ختم نہ ہو جائے۔ میرے پاس جو

Marfat.com

بے حد دُکھی اپنا درد سُناتے ہیں تو میں اُن کے لئے دُعا بھی کرتا رہتا ہوں اور صدقہ بھی فی سبیل اللہ اُن کے لئے اپنے پاس سے نکالنا شروع کر دیتا ہوں۔ اُس کی برکت سے اُن کی مُصیبت دُور ہو جاتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ کرامت کی وجہ سے ہے حالانکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ یہ صدقہ کی اور دُعا کی برکت سے ہوتا ہے۔

اِسی طرح مجھے یاد نہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اور مجھے کوئی صاحب جاننے والے یا نہ جاننے والے ملنے آئے ہوں اُنکی مَیں نے چائے یا مشروب یا کھانے سے اپنی توفیق کے مُطابق تواضع نہ کی ہو اور اُس کا ثمر اللہ تعالیٰ نے مجھے یوں عطا فرمایا ہے کہ لوگوں کو میں نے تنگئ رزق کا شکوہ کرتے دیکھا مگر میرے رزق میں شروع سے ہی حیرت انگیز طور پر ہمیشہ ترقّی ہی ہوتی رہی اور آج بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے اِن مہمانوں کی وجہ سے مجھے کبھی کمی نہیں ہونے دیتا اور اس شعر کے اسرار مجھ پہ کھلتے ہیں ؎

شکر بجا آر کہ مہمانِ تو روزئ خود مے خورد بر خوانِ تو

روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے ایک دن ایک شخص نے کہا۔ اے کلیمُ اللہ! رِزق کی تنگی نے مجھے سخت پریشان کر رکھا ہے، عیال دار ہوں۔ آپ میرا معاملہ بارگاہِ ربُّ العزّت میں پیش کریں اور میری سفارش بھی کریں۔ چنانچہ آپ نے اُس کا معاملہ پیش کیا۔ جواب ملا۔ اے موسیٰ (علیہ السّلام) اُسکے مقدّر میں رِزق ہی اتنا ہے۔ آپ نے واپسی پر اُس کو یہ بتادیا۔ اس نے کہا۔ اچھا ایک اور عنایت کردیں۔ میری طرف سے عرض کریں کہ میرے مقدّر میں جتنا بھی

Marfat.com

رزق ہے، مجھے ایک دَم سے عطا ہو جائے۔ اس کے ختم ہونے پر کوئی مزید درخواست نہیں کروں گا۔ چنانچہ آپ نے دوبارہ اُس کا معاملہ پیش کیا۔ اُس کی درخواست منظور ہوگئی اور موسیٰ علیہ السّلام نے اس کو خوشخبری سُنائی۔ اب موسیٰ علیہ السّلام ایک عجیب منظر کئی سال تک دیکھتے رہے وہ یہ کہ جب آپ گذرتے تو خچّریں رزق سے لَدی ہوئی اُس شخص کے گھر پر ہر روز پہلے دن سے زیادہ جارہی ہوتیں۔ آپ نے بارگاہِ ربُّ العزّت میں عرض کیا کہ اے ربُّ العزّت آپ نے تو فلاں شخص کے متعلق یہ فرمایا تھا مگر وہاں تو آج تک خچّریں رزق سے لَدی ہوئی روزانہ جارہی ہیں۔ یہ سلسلہ ختم ہونے میں ہی نہیں آرہا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ (علیہ السّلام) اِس شخص نے حُسنِ تدبیر سے تقدیر کی سختی کو بدل ڈالا۔ وہ یوں کہ اُس نے میرے ساتھ تجارت شروع کردی ہے جو ملتا ہے کچھ پکاتا ہے، لوگوں کو کِھلاتا ہے اور خود بھی مع عیال کے پیٹ بھر کے کھاتا ہے جو بچتا ہے وہ بھی میری راہ میں خیرات کر دیتا ہے۔ تو جتنا وہ میرے پاس بھیجتا ہے میں اس کو دس گُنا کر کے لوٹا دیتا ہوں۔

اِسی لئے بندۂ ناچیز عرض کرتا ہے کہ اب آپ اجتماعی اصلاح کی فکر نہ کریں۔ نہ مولوی ہیں، نہ پیر ہیں، نہ وہ دینی درسگاہیں اور نہ ضوفگن درویشوں کی خانقاہیں۔ وہ بات نہیں رہی۔ اب مولوی، پیر الیکشن کی فکر میں یا وزیر بننے کی فکر میں یا بیرونِ ملک دَوروں کی فکر میں رہتے ہیں۔ جو اصلی عالِم ہیں وہ عارفِ دین بھی ہیں اِسی طرح اصلی درویش بھی۔ یہ سب خاموشی سے گوشہ نشین ہوگئے ہیں۔ اس لئے آپ اپنی فیملی کی اصلاح پر پُورا پُورا زور دیں

Marfat.com

اِس طرح آپ کی روشنی پڑوس تک پہنچ جائے گی اور اُن کی اُن کے پڑوس تک۔ انشاءاللہ اس طرح یہ طریقہ بہت سُود مند ہوگا۔

سوال: آجکل رشوت دیئے اور لئے بغیر نیچے سے اُوپر تک کوئی کام نہیں بنتا۔ اِس باب میں رہنمائی فرمائیے؟

جواب: رشوت ایک ایسا ناسُور ہے کہ اب یہ لاعلاج ہوچکا ہے۔ اگرچہ ارشاد ہے:

"رشوت لینے والے اور دینے والے دونوں لعنتی ہیں"۔ مگر آپ نے فرمایا کہ معمولی سا معمولی کام بھی رشوت کے بغیر نہیں ہوتا اور پھر رشوت بھی' کام جن جن مرحلوں سے گذرے گا' دینی پڑتی ہے۔ Anticorruption کے محکمے نے اپنی کچھ کارروائی دکھائی ہے۔ وہ غریب مار میں ماہر ہوتے ہیں۔ معمولی اہل کاروں کو پکڑ لیتے ہیں لیکن وہاں بھی لوگ چھُوٹ ہی جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں ؎

لے کے رشوت پھنس گیا ہے
دے کے رشوت چھوٹ جا!

اندریں حالات دو ہی صُورتیں ہیں یا تو آپ قلندر بن جائیں اِس حدیث شریف کے مصداق کہ "کسی بنی آدم کے لئے تین چیزوں سے دوسرا کوئی حق نہیں ہے اور وہ تین چیزیں یہ ہیں: اُس کے پاس گھر ہونا چاہیئے جس میں وہ رہ سکے

Marfat.com

اور کپڑے ہونے چاہئیں جن کو وہ پہن کر ستر ڈھانپ سکے اور روٹی کے ٹکڑے پانی ہونا چاہیئے جس سے اپنا پیٹ بھر سکے۔" یا پھر آپ بھی "وہ کریم ہے وہ رحیم ہے" کا نعرہ لگاتے ہوئے خوب رشوت کھائیں اور اُوپر والوں کو کھلائیں کیونکہ رشوت کھانے والوں کو بھی اپنی خوش حالی کے بارے میں یہی کہتے ہوئے سُنا ہے کہ یہ سب اللہ کا کرم ہے اور مَن چلے یہ سُن کر جواباً کہہ دیتے ہیں" ھٰذا مِن فضلِ رَبّی !"

سوال : ایمان کے بارے میں رہنمائی فرمائیں؟

جواب : اِس بارے میں آپ کے مختلف سوالوں کا جواب اس ایک فتوے سے مل جائے گا۔ انشاء اللہ۔

یہ درجِ ذیل ہے :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اِس مسئلہ میں کہ ایمان کی تعریف کیا ہے اور ایمان کامل کیسے ہوتا ہے۔ بَیِّنُوا تُوجَرُوا۔

۱۱ جمادی الاوّل ۱۳۳۷ھ

الجواب : محمدّ رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو ہر بات میں سچّا ماننا۔ حضور (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی حقانیّت کو صدقِ دل سے ماننا ایمان ہے جو اس کا مقر ہے اُسے مسلمان جانیں گے جبکہ اُسکے کسی قول یا فعل یا حال میں اللہ اور رسُول کا انکار یا تکذیب یا توہین

Marfat.com

نہ پائی جائے اور جس کے دل میں اللہ ورسُول جلّ وعلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا علاقہ تمام علاقوں پر غالب ہو۔ اللہ ورسُول کے محبوبوں سے محبّت رکھے اگرچہ اپنے دشمن ہوں اور اللہ ورسُول کے مخالفوں بدگوؤں سے عداوت رکھے اگرچہ اپنے جگر کے ٹکڑے ہوں۔ جو کچھ دے اللہ کے لئے دے جو کچھ روکے اللہ کے لیے روکے۔ اُس کا ایمان کامل ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں۔ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ

عبدہٗ المذنب احمد رضا عفی عنہٗ

سوال: آجکل T.V. پر جو اسلام کے خلاف گمراہ کُن Propaganda کیا جارہا ہے، اُسکا کیا تدارک ہونا چاہیئے؟

جواب: آپ جو ٹی وی پر یا آجکل نَودولتیوں کی زبان سے اول فول، دین کے بارے میں سنتے ہیں اُسکی طرف کان نہ دھریں۔ دِل سے نفرت کریں۔ ایسی صحبت سے اجتناب کریں۔ اب وقت اور حالات کو دیکھیں۔ آپ زمانے کو ٹھیک نہیں

Marfat.com

کرسکتے ۔ اس لئے آپ فٹبال بنے ہوئے ہیں اور زمانہ اپنے پاؤں سے آپ کو ٹھوکریں مار رہا ہے ۔ چاند پہ کوئی تھوکتا ہے تو اُسی کے منہ پر گرتا ہے جو ہم نے بویا وہ ہم کاٹ رہے ہیں ۔ اسلام جب سے آیا اُس کو ہمیشہ مسلمانوں نے ہی زیادہ نقصان پہنچایا ۔ ایسے ایسے غدّار پیدا کئے اور کرتے رہے اور کر رہے ہیں کہ کسی غیر کی یا کسی دشمن کو وار کرنے کی ضرورت نہیں ۔ ہم سب کو مرنا ہے اور یہ سب کفر کی بات بکنے والے اپنے انجام کو انشاء اللہ پہنچیں گے ۔ عورتوں کے حقوق کے علمبردار کے اندرونی حالات جاکر دیکھیں ۔ اُن کے گھر پانی پت کے میدان بنے رہتے ہیں اور انسانی حقوق کے علمبردار کی ذاتی زندگی میں جھانک کر دیکھیں کہ اپنے گھر میں بیوی اور بچّوں سے کتنا ظالمانہ برتاؤ ہے ۔ بس اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت ۔ دین کو بُرا کہنا ایک فیشن بن چکا ہے ۔ یہ گمراہ طبقہ اس کو ماڈرن ازم سمجھتا ہے اور یہ کہ اس سے اُن کی لوگوں میں واہ واہ ہوگی ۔ سوشل تقاریب میں اُن کو بُلایا جائے گا ۔ یہ سب اُن کی ذات کے ساتھ ہے ۔ آپ کو اِس سے کیا اور آپ کیا کرسکتے ہیں جب مولوی اور پیر ہی دُنیاوی جاہ و اقتدار کی خاطر بِک چکے ہوں ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ بڑے بڑے تقاریر کرنے والے یا کرنے والیاں اور دینِ اسلام کی توہین کرنے والے یا والیاں کوئی بھی موت سے بچ نہیں سکتا اور نہ بچ سکا ہے اور جن جن کو بھی موت آئی اُن میں سے کسی ایک کے بارے میں ہم نے یہ نہیں سُنا کہ اُنہوں نے .T.V والی آواز میں کڑک کر عزرائیل علیہ السّلام کو کہا ہو کہ چونکہ ہم اسلام کو نہیں مانتے اور نہ ہی اسلام والے خُدا کو مانتے ہیں اس لئے ہم اُسکے موت کے

Marfat.com

قانون کو بھی نہیں مانتے - یہ ظالمانہ اور وحشیانہ ہے لہٰذا ہم نہیں مَرتے جو کرنا ہے کر لو! ہم حقوقِ انسانی کی تنظیم کو اِس کے بارے میں لکھ رہے ہیں۔ ساری عقلیں دَھری دَھرائی رہ جاتی ہیں۔ ساری ہمتیں اُس وقت پَست ہوجاتی ہیں۔ آنکھیں بے نُور ہوجاتی ہیں۔ زبان اور لَب بے حرکت ہوجاتے ہیں۔ دل میں حسرت و یاس نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ بُدّھو انسان اُس وقت پچھتاوا کرتا ہے مگر وقت گذر چکا ہوتا ہے۔ اُسکو غسل و کفن دیکر ایک تاریک گھڑے میں جس کو قبر کہتے ہیں اُس کے پیار کرنے والے اُس کو اُس میں پھینک آتے ہیں اور پیچھے مُڑ کر بھی نہیں دیکھتے۔ تو جب انسان اتنا کمزور ہے تو پرائی شَے پر اپنی مونچھ کیوں مُنڈواتا ہے اپنی اوقات پر کیوں نہیں رہتا۔ شیطان اور نفس کی غلامی کیوں کرتا ہے؟

چَند لوگوں کے شِکوہ کا جواب :

اب آخر میں آپ میں سے بیشتر کے شکوہ کا جواب عرض کر رہا ہوں۔ وہ یہ کہ میں مُلاقات کیوں نہیں کرتا۔

ایک وقت تھا مَیں سالوں مخلوق کے اندر بیٹھا اور اِس خدمتِ خلق کے شروع کرنے سے پہلے مَیں نے واضح طور پر اعلان کیا تھا کہ میرے پاس کوئی کوٹھی کار والا یا صاحبِ حیثیت آنے کی تکلیف نہ کرے نہ کوئی نذرانہ شکرانہ یا تحفہ دینے کی کوشش کرے۔ یہ فیضانِ رُوحانی صرف اور صرف غریب

Marfat.com

لوگوں کے لئے ہے۔ چنانچہ ایسا ہی تھا۔ میں نے اِس پر پُوری پُوری طرح عمل کیا اور ہر قسم کے دباؤ کے خلاف جہاد کیا۔ میں نے اُنہیں دیکھا، انہوں نے مجھے دیکھا، صحبت اُٹھائی اور خوب فیضانِ رُوحانی حاصل کیا۔ مجھے یاد نہیں کہ کسی ایک طالب کا بھی ذکرِ قلبی جاری نہ ہوا ہو۔ اکثر کو اُس کے ساتھ جذب و کیف و مستی بھی عطا ہوئے۔

چنانچہ چند سال کے بعد جو کسی قابل ہوئے اُنہیں اجازت دیدی کہ اب آپ اپنی رُوحانی قوت سے لوگوں کے باطن کو صاف کریں اور اِسطرح ربُّ العزت کی بارگاہ سے انعام کے مستحق ہوں اور ترقیٔ درجاتِ باطنی سے نوازے جائیں۔

اُس کے بعد میں نے امیروں کو بھی ملنے کی اجازت دی اور مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اُن میں بظاہر تو زرق برق لباس میں ہیں مگر اُن کے دلوں میں ایمان کے موتی ہیں۔ اُن سب پہ مجھے بہت ہی تھوڑی محنت کرنا پڑی اور وہ تو مَست والست ہو جاتے اور ذکر بھی عجیب مستی میں کرتے۔ پھر مجھے ندامت ہوئی کہ میں نے اس گروہ پر بہت زیادتی کی۔ غریبوں پر دل وجان سے شب و روز محنت کی مگر ثمر تھوڑا ملا۔ اُن کے اپنے مسائل بے شمار ہیں۔ پھر جاہلیت بھی ہے۔ ایک دوسرے سے عناد، دشمنی اور بغض وحسد رکھتے ہیں۔ غرضیکہ اُنکے مسائل ایسے تھے کہ وہ اُن سے ہی نکل نہیں پاتے تھے۔ اُن کے خیال میں کسی فقیر کے پاس پہنچتے ہی دولت برسنے لگ جائے گی۔ خوشحال ہو جائیں گے۔ بہرحال میں نے اپنی توفیق کے مُطابق بیشمار لوگوں کی مالی امداد بھی کی اور اُنہیں روزگار بھی دلائے مگر میرے کہنے پر بھی وہ اپنے بچّوں کو تعلیم دینے پر مائل نہ تھے۔ انہوں نے اپنے

Marfat.com

بارہ / چودہ سال کے لڑکوں کو بھی کارخانوں میں ملازم کروایا ہوا تھا۔

جب میں نے خوشحال طبقے پہ محنت کی تو معلوم ہوا یہ بہت اچھے لوگ ہیں تعلیمیافتہ ہیں۔ ایک دوسرے سے بغض نہیں رکھتے اور ذکر و فکر صدقِ دل سے کرتے ہیں۔

اتنے میں گرامی قدر بیگم راشدہ صدّیقی صاحبہ المعروف رابعہ ثانی نے منازل میں کافی ترقی کرلی تھی (اور اس دَور میں میرے لئے یہ ثبوت ہیں کہ راہِ طریقت میں بھی خواتین مَردوں سے زیادہ بلند مرتبہ حاصل کرسکتی ہیں) اِس بندۂ عاجز نے ان کی صلاحیتوں اور کمالاتِ رُوحانی کو دیکھتے ہوئے تمام امور ان کے سُپرد کردیئے ہیں۔ اب کئی سالوں سے کوئی سائل ہو تو وہی ملتی ہیں اور اُس کی راہنمائی کرتی ہیں۔ اتنے سالوں میں مجھے کسی سے کسی تشنگی کی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ الحمدللہ۔ اب وہ اپنی نظرِ فیض اثر سے جونہی کسی طالب کے قلب پہ تصرّف فرماتی ہیں تو ذکرِ قلبی جاری ہوجاتا ہے مگر اُن میں اور مجھ میں فرق یہ ہے کہ میں نے کبھی بھی کسی سے یہ نہیں پوچھا کہ نماز بھی پڑھتے ہو، یا روزے وغیرہ رکھتے ہو۔ بالفاظِ دیگر کسی طرح بھی اُن کو پرکھا نہیں۔ سائل نے سوال کیا۔ بندہ نے ربُّ العزّت کی بارگاہ سے کرم مانگا اور اُسی گھڑی کرم کی ایسی بارش ہوئی کہ طالب مَست و الست ہوکر ذکر کرنے لگ جاتا۔ اب میں سمجھتا ہوں یہ کوئی اچھا طریقہ نہیں تھا۔ بہرحال محترمہ رابعہ ثانی اِس معاملہ میں خاصی سخت ہیں اور طالب کی اچھّی طرح جانچ پڑتال کرلیتی ہیں۔

وہ اِس شعر پہ عمل کرتی ہیں ؎

Marfat.com

فقیروں کی جھولی میں رہتا ہے سب کچھ
بہت جانچ لیتے ہیں دیتے ہیں تب کچھ

اِس سے میں نے دیکھا کہ وہ اپنے حلقۂ ارادت میں سخت ڈسپلن رکھتی ہیں۔ لیکن کئی سالوں سے مجھے بار بار لکھا جاتا ہے یا میرے محبّوں اور عقیدتمندوں سے مُلاقات کے لئے (خواہ چند منٹ ہی ہوں) بے حد زور ڈلوایا جاتا ہے۔ میں اب تک معذرت ہی کرتا رہتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔

بے مقصد مُلاقات تضیعِ اوقات ہے اور دِل کی حالت کو خراب کرنا ہے جب دو شخص ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو یا تو ایک کو دوسرے سے فائدہ ہوتا ہے یا دونوں کو ایک دوسرے سے فائدہ ہوتا ہے لیکن اکثر اوقات دونوں کو ایک دوسرے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا ایسی صُورت میں تو دونوں کو ایک دوسرے کو دُور سے ہی دیکھ کر راستہ بدل دینا چاہیئے۔

ہم جنس کا ملنا ہی مناسب ہے۔ جو چیز دنیا والے درویشوں سے مانگتے ہیں وہ اُن کے پاس نہیں اور جو درویشوں کے پاس ہے اُس کے دُنیادار طلبگار نہیں۔ درویش تو اللہ کے راستے والے اور اُس پر چلانے والے ہوتے ہیں اور اُس راہ پر ہلکا پھُلکا ہو کر چلنا پڑتا ہے۔ جب اُس کی مال و دولت میں زیاں ہونے لگ جاتا ہے تو پھر وہ فقیر کو بے کرامت اور بے فیض سمجھے گا۔ جب درویش اور دُنیادار دونوں کی راہیں جُدا ہیں تو پھر مُلاقات کیسے ممکن ہو۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے لئے ناجنس ہیں۔

مجھے دُنیا والوں سے ملنے کی خواہش تو جب ہوگی جب میری کوئی ضروریات

Marfat.com

ہوں گی۔ الحمد للہ ایسی کوئی بات نہیں۔میں کسی سے نذرانہ، شکرانہ یا وظیفہ یا ہدیہ یا تحفہ قبول نہیں کرتا اگر کوئی تبرّک لاتا ہے تو کھجور تسبیح تک تو ٹھیک ہے مگر مصلّے اور قیمتی چیزیں یہ کہہ کر واپس کر دیتا ہوں کہ یہ بھی سرکاری رشوت ہے میں لینے سے معذور ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ضرورت کے مطابق معقول آمدنی عطا کرتا ہے۔اِس میں سے مَیں ایک حصّہ اپنے گھریلو اخراجات وغیرہ کے لئے نکالتا ہوں، ایک حصّہ اللہ تعالیٰ کے نام کا ہوتا ہے۔اس میں فلاحی کاموں کے لئے چندہ، خیرات اور صدقات (صدقات کے لئے زیادہ حصّہ رکھتا ہوں)۔ تیسرا حصّہ، اِس میں اپنے عزیز و اقارب کا حصّہ ہے۔چوتھا حصّہ فقراء کے عُرس اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ربیع الاوّل کے ختم اور پانچواں حصّہ شادی بیاہ یا دوسری اس قسم کی (صرف ضروری) تقریبات کے لئے۔اس طرح ہر ماہ حساب برابر ہو جاتا ہے۔

اللہ کے فضل سے کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہیں آتی اور نہ ہی کسی کا ایک پیسے کا مقروض ہوں۔ یہ اُس کی کریمی ہے۔

اِسی لئے میں اپنی مثال دے کر اپنے مسلمان بھائیوں سے عرض کرتا ہوں کہ انفرادی طور پر ہی اللہ اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے احکام کے مُطابق زندگی گزارو اور پھر اُس کے کرم کے تماشے دیکھو۔

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط امین ثم امین

Marfat.com

Marfat.com